إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ سورہ توبہ آیت نمبر ۲۸

رضاخانی مذہب

کامل

جس میں بریلویوں کے گمراہ کن عقائد کی نقاب کشائی کی گئی

ترجمانِ اہل سنت
علامہ سعید احمد قادری

ناشر:
راشدیہ اکیڈمی
اورنگی ٹاؤن سیکٹر نمبر ۱۱
جامع مسجد باب الاسلام کراچی

نام کتاب :رضا خانی مذہب

نام مصنف :علامہ سعید احمد قادری حنفی دیوبندی (سابقہ بریلوی)

ناشر : الحسنین اکیڈمی کراچی

اشاعت : اول

قیمت

کتاب حاصل کرنے کیلئے درج ذیل اداروں سے رابطہ کریں۔

1. احسنی کتب خانہ مدرسہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی۔
2. مکتبہ علی ومعاویہ سعید آباد کراچی
3. اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵
4. بیت الکتب گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی
5. قاری عبدالحلیم تاجران اسلامی کتب مدینہ مسجد فیڈرل بی ایریا نمبر ۱۰ کراچی
6. مکتبہ عمر فاروق مقابل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی
7. کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
8. کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

ا

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۵۷	پیر اور مرید کی بیوی	۱۳۷
۵۸	بریلوی ولی کی پہچان	۱۳۹
۵۹	بریلوی عارف کی پہچان نسے	"
۶۰	پیر کے وسیع اختیارات	۱۴۱
۶۱	ایک دوسرے کا چاٹنا	۱۴۴
۶۲	دُلہنوں کا دُلہا	"
۶۳	حضرت غوث کے سمندر	۱۴۸
۶۴	جو چاہو سو مانگو	۱۴۹

باب پنجم : رضاخانی مذہب کے فقہی مسائل

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۶۵	و۔ن۔ ٹو۔ تھری	۱۵۲
۶۶	جھوٹ کا نام قرآن	۱۵۴
۶۷	کتے کا گوشت اور پاخانہ پاک ہے	۱۵۶
۶۸	نماز میں احتلام	۱۵۷
۶۹	حقہ کے پانی سے وضو	۱۶۰
۷۰	آلۂ تناسل چھونے کا ثواب	۱۶۲
۷۱	ستر ہزار چھوہارے	۱۶۳
۷۲	ساس کی شلوار	۱۶۴
۷۳	کفر کا فتویٰ	۱۶۵
۷۴	بریلوی بندر	۱۶۸



انتساب

بخاری دوراں، جامع المعقولات والمنقولات

حضرت مولانا محمد شریف کشمیری صاحب مد ظلہ العالی

سابق استاذ الحدیث دار العلوم دیوبند وحال

شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس، ملتان

کے نام منسوب کرتا ہوں

جن کے قیمتی مشوروں اور دعاؤں نے

مجھے یہ کتاب لکھنے کا حوصلہ

دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ (القرآن الحکیم)

رضاخانی مذہب

جس میں بریلویوں کے گمراہ کن عقائد کی نقاب کشائی کی گئی ہے

جلد اول

تالیف

ترجمانِ اہلِ سُنّت علامہ سعید احمد قادری حنفی دیوبندی سابقہ بریلوی

ناشر

الحسنین اکیڈمی کراچی

رضا خانی مذہب کا شجرہ خبیثہ

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ - القرآن الکریم

غوث العلوم لاہور

گمراہی کے پھندے

پیٹ کے دھندے

مدرسہ حنفیہ قصور

مدرسہ نعمانیہ لاہور

مدرسہ حزب الاحناف لاہور

نعمانیہ رضویہ لیہ

یہ ہیں توحید و سنت کے خلاف شرک و بدعت کے اڈے

دار التکفیر مدرسہ منظر اسلام بریلی (بھارت)

جاہلیت

ہندومت ، یہودیت ، مجوسیت ، عیسائیت

یہ رضاخانی مذہب کا شجرہ مجاہد اسلام فاضل نوجوان مولانا قاری محمد افضل سرہندی مدرس جامعہ عثمانیہ (چشتیاں) اور فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ عبدالمنعم عابد جامع مسجد خضراء لاہور۔ اور خطیب اہلسنت حضرت مولانا قاری محمد سعید صاحب نواں کوٹ لاہور ان علماء کرام کے مشورہ سے مرتب کیا گیا۔

مقدمہ

از منا ظر اسلام، قاطع شرک و بدعت، فاتح رضاخانیت وکیل صحابہ رضی اللہ عنہم
پاسبانِ علماء دیوبند حضرت علامہ عبد الرؤف فاروقی
(خطیب اعظم کاموکے)

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم امابعد
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم،
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

فاضل نوجوان حضرت علامہ سعید احمد قادری کی تصنیف "رضاخانی مذہب" تقابلی کتب کے ذخیرے میں ایک قابلِ توجہ اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جناب مولوی احمد رضا خاں بریلوی برصغیر میں مسلمانوں کی تکفیری مہم کے مجددِ اعظم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ معاملہ ابھی تک کسی محقق کا منتظر ہے کہ فرنگی بابا یا کس اور غیر مسلم ایجنسی نے انہیں اس تکفیری مہم پر مامور کیا تاہم یہ بات اپنی جگہ مسلّم ہے کہ برصغیر میں جس فرد یا جماعت نے انگریزی اقتدار کے خلاف جہاد کیا وہی خان صاحب موصوف کی تکفیر کا نشانہ بنی ــــــ اس کے علاوہ خان صاحب امتِ مسلمہ میں چند ایسے مسائل کے موجد بنے جن کا قرآن و سنت، آثار صحابہ اور تعلیمات ائمہ مجتہدین میں کہیں نام و نشان نہیں ملتا۔ بلکہ انہوں نے ایسے اختلافات کا بیج بویا۔

جو پہلی بارہ صدیوں میں کسی دشمنِ اسلام کو بھی نہ سوجھا تھا۔ اس طرح "اُس غیر مسلم ایجنسی" کی مادّی اور پروپیگنڈہ قوت کے سہارے اسلام اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام پر ایک ایسا طبقہ معرضِ وجود میں آیا جس نے خانصاحب موصوف کے افکار و نظریات کو کتاب و سنت اور آثارِ صحابہؓ پر مقدم سمجھا اور انہی کی وصیت کے مطابق "ان کے دین و مذہب کو جو ان کی کتب سے ظاہر تھا" عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض سمجھا" ——— چنانچہ اس طبقے نے ایسی حماقتیں کیں کہ اُن سے اسلام کے مسلّمہ عقائد و نظریات پر اختلاف شروع ہو گیا۔ نیز یہ طبقہ حق تعالےٰ کی ذات، پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ گرامی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔ امہات المومنین، اولیاء امت اور بزرگانِ دین کی توہین کا مرتکب بھی ہوا۔ لیکن اپنے دل اور چہرے کی سیاہی کے چھینٹے دوسروں پر خصوصاً علمائے اہل سنت و جماعت (علمائے دیوبند) پر اڑانے کی ناپاک کوشش شروع کر دی ——— مولانا علامہ سعید احمد قادری نے اپنی اس تصنیف میں یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ "رضاخانی نظریات و عقائد اسلام کے بنیادی عقائد کے سراسر خلاف ہیں اور یہ طبقہ توہینِ انبیاء و اولیاء کا جو الزام اپنے سیاسی مخالفین پر لگاتا ہے دراصل وہ ان الزامات کا خود مجرم ہے ———

حضرت علامہ صاحب کی یہ کتاب اس سلسلے میں پہلی کتاب نہیں بلکہ بقول ان کے یہ ردِ عمل ہے تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر کے ایک رضاخانی مولوی غلام مہر علی بریلوی صاحب کی انتہائی بد دیانتی پر مبنی کتاب "دیوبندی مذہب" کا ———

جہاں تک مولوی غلام مہر علی صاحب کا تعلق ہے وہ ایک مشکوک النسب انسان ہیں اور ان کی خاندانی زندگی ایک مذہبی پیشوا کی تو کجا ایک عام مسلمان بلکہ

انسان کی زندگی سے بھی انتہادرجے گری ہوئی ہے اور انہیں مسلمانوں میں قطعاً کوئی وقار حاصل نہیں بلکہ ہماری قوم کی بدقسمتی ہے کہ اس طرح کے گھٹیا لوگ اس کی مذہبی قیادت کی مسند پر براجمان ہیں۔ ان کے عشق رسالت کا یہ عالم ہے کہ سنہ ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختم نبوّت میں جیل جانے کا اتفاق ہوا تو باقاعدہ معافی نامہ داخل کر کے رہائی حاصل کی اور اس معافی نامہ کا ثبوت بھی ہمارے قادری صاحب کے پاس موجود ہے۔ میرے خیال میں علامہ مہر علی صاحب اس قابل نہ تھے کہ ان کی کسی اس طرح کی تصنیفی حماقت و بد دیانتی کو کوئی اہمیت دی جاتی لیکن علامہ قادری جو خود تحصیل چشتیاں سے ہی تعلق رکھتے ہیں "قصۂ زمین بر سرِ زمین" چکا دینا چاہتے ہیں۔

انہوں نے کمال احتیاط اور دیانت داری کے ساتھ رضا خانی مذہب کی کتب سے یہ حوالے تلاش کئے ہیں اور یہ تمام کتب ان کے پاس موجود بھی ہیں۔ قارئین اس کے مطالعہ سے یہ فیصلہ کرنے میں بڑی آسانی محسوس کریں گے۔ کہ اس رضا خانی مذہب کے پیروکاروں کی سیاسی اور مذہبی وفاداریاں کس غیر مسلم طاقت کے ساتھ ہیں اور کیا یہ لوگ توحید و رسالت، ناموسِ صحابہؓ و امہات المومنین اور مقام اولیاءؒ دین کی توہین کے نتیجہ میں امتِ مسلمہ کے افراد کہلانے کے مستحق ہیں یا نہیں؟ ——

بہرحال اس کتاب کو جارحانہ کتاب سمجھنے کی بجائے ردِ عمل سمجھا جائے اور ردِ عمل کبھی کبھی شدید بھی ہو جاتا ہے۔ پھر بھی اس میں موردِ الزام اس فریق کو سمجھنا چاہیئے جو اس شدید ردِ عمل کا باعث بنا ہے —————— اس مذہب کی کتب کا میں نے خود بھی وسیع مطالعہ کیا ہے اور اس سلسلے میں میری اپنی رائے یہ ہے کہ اس طبقے کے مذہبی پیشوا اصل مجرم ہیں جو کسی غیر مسلم سازش کے آلۂ کار ہیں اور امتِ مسلمہ میں تفریق و گمراہی کے موجب ہیں۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے تو وہ محض

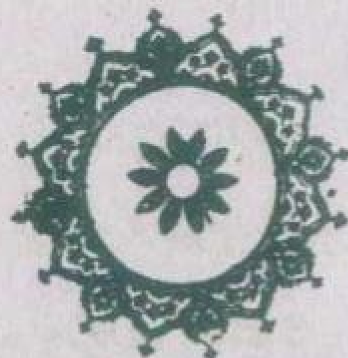
"اسلام کے نادان دوست ہیں" اور بس ! اگر انہیں ان مولویوں کا اصلی بھیانک روپ نظر آجائے تو عوام خود ہی ان کا دماغ درست کر دیں ۔ مولانا قادری کی یہ تصنیف اس سلسلے میں بھی معاون ثابت ہو گی ۔

اللہ تعالیٰ حق کی پیروی کی توفیق بخشیں ۔

عبدالرؤف فاروقی

خطیب مرکزی جامع مسجد کامونکے

گوجرانوالہ



عرضِ مصنّف

قارئین محترم! رضاخانی ملاں غلام مہر علی سود اللہ وجہہٗ نے اپنی کتاب "دیوبندی مذہب" میں انتہائی خیانت سے کام لیتے ہوئے عبارات میں تحریف اور قطع و برید سے کام لیا ہے اور بعض غیر دیوبندی لوگوں کے عقائد کو بھی علمائے دیوبند کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اس طرح کی کتابیں انتہائی فساد کا باعث بنتی ہیں لیکن ہم نے اپنے جذبات کو پوری طرح کنٹرول میں رکھتے ہوئے تحریری طور پر ہی اس کا جواب دینا مناسب سمجھا ہے۔ اس طرح ہم نے رضاخانی مذہب کا مکروہ چہرہ عوام کے سامنے بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ لوگ ان سے پوری طرح واقف ہو جائیں۔

میں نے انتہائی دیانت کے ساتھ حوالہ جات درج کیے ہیں اور میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ کوئی شخص اگر ان حوالوں کو غلط ثابت کر دے تو میں فی حوالہ مبلغ دو ہزار روپے انعام دینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ

؎

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

احقر:

سعید احمد قادری عفی عنہ



اظہارِ تشکر

میں شکر گزار ہوں عالم اجل، فاضل بے بدل، خطیبِ اہلسنت، فخر القراء

حضرت علامہ گلزار احمد طیب

مدرس جامعہ فضلیہ لاہور کا کہ انہوں نے مالی طور پر میرے ساتھ تعاون کیا۔ اور یہ کتاب درحقیقت انہی کے مخلصانہ تعاون کے نتیجہ میں آپ کے سامنے ہے۔

طبع دوم کا اہتمام

فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ غلام صدیق فاروقی دام فیضہ، فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور نے کیا۔

یکم محرم الحرام ۱۴۰۳ھ



توہین خدا تعالیٰ

جلّ جلالہٗ

رضاخانی مذہب میں خدا کی شادی

یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مریم طیبہ و طاہرہ سلام اللہ علیہا اللہ تعالیٰ کی بیوی ہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ قرآن مجید نے ان کے عقیدہ کو اس طرح ذکر کیا۔

وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ۔

اور یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت عزیر علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کی شہادت ہے۔ وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ۔

اور اسی طرح مشرکین مکہ کا عقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِکَۃَ اِنَاثًا۔

مگر بیوی کا تعین ان سے منقول نہیں۔ بریلویوں نے اس مشکل کو بھی حل کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے العیاذ باللہ بیویوں کا تعین بھی کر دیا۔ چنانچہ احمد رضا خاں بریلوی کہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ سہاگ مشہور بزرگ گزرے ہیں . . . . میں ان کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ زنانہ وضع رکھتے تھے۔ ایک بار شدید قحط پڑا۔ بادشاہ قاضی و اکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لیے گئے۔ آپ انکار فرماتے رہے۔ کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں۔ جب لوگوں کی التجا و زاری حد سے گذری تو ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر فرمایا "مینہ بھیجئے یا اپنا سہاگ واپس لیجئے" سہاگن بیوی کا یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں

پہاڑ کی طرح اٹھ گئیں اور جل تھل ہو گیا۔

(ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۲ ص ۹۴ مدینہ پبلشنگ کراچی)

اس قسم کے بے احتیاط لوگوں کے متعلق ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝

احمد رضا خاں بریلوی کتنی شرمناک بات کہہ گئے ہیں یعنی اللہ تعالےٰ کے لیے اس زنانہ صفت بزرگ کو خدا کی بیوی ثابت کر دیا۔ اعلیٰحضرت بریلوی کے دل میں اگر ذرا برابر بھی خدا کا خوف اور قرآن کریم پر ایمان کی معمولی رمق بھی ہوتی تو اس بزرگ کو اللہ کی بیوی اور سہاگن ہرگز نہ بناتے اور اس بزرگ کے اس جملہ" اپنا سہاگ واپس لیجئے" پر نکیر کرتے یا کوئی اچھی سی تاویل کرتے۔ جس سے بزرگ مذکور کا مطلب بھی اسلامی ہو جاتا۔ اور خدا تعالےٰ کی اہانت سے بھی بچ جاتے مگر کیا کہا؟ اسے بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔ فرماتے ہیں کہ:۔

حضرت موسیٰ سہاگ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے۔ ادھر سے قاضی شہر جامع مسجد کو جاتے تھے۔ انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے۔ مردانہ لباس پہنیے اور نماز کو چلیے۔ اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا۔ چوڑیاں زیور اور زنانہ لباس اتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لیے۔ خطبہ سنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی۔ فرمایا اللہ اکبر میرا خاوند حی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کئے دیتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں۔ (ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۲ صفحہ ۹۴)

بجائے تاویل و تردید کرنے کے الٹا خدا تعالیٰ کی بیوی ہونے پر ایک جھوٹا قصہ بیان کر دیا۔ آخر اس من گھڑت اور جھوٹی کہانی سے اعلیٰحضرت بریلوی کا مطلب ہی کیا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ احمد رضا خاں بریلوی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بھی بیویاں ہیں اور اس قصہ کو قرآنی آیت سمجھ کر بیان کر رہے ہیں۔ تاکہ ان کے مدعا کی دلیل بن جائے۔ اس کے علاوہ اور مطلب بھی کیا ہو سکتا ہے۔

سچ کہا ہے کسی اللہ والے نے۔

رب ٹرے عقل کھستے

مطلب یہ ہے کہ جس شخص سے خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے تو اس سے عقل چھین لیتا ہے۔

بریلوی مذہب سے توبہ ہزار بار توبہ



خدا کو چھوڑو!
پیر کو پکڑو

بریلوی مذہب کے مولوی احمد یار خان گجراتی اپنی مایہ ناز تفسیر جاءالحق میں لکھتے ہیں

"۱- پیر کا مرید کے پاس حاضر و ناظر ہونا۔
۲- مرید کا تصور شیخ میں رہنا۔
۳- پیر کا حاجت روا ہونا۔
۴- مرید خدا کو چھوڑ کر اپنے پیر سے مانگے۔
۵- پیر مرید کو القاء کرتا ہے۔
۶- پیر مرید کا دل جاری کر دیتا ہے۔

(تفسیر جاءالحق صہ ۱۵۷)

لیجیئے اب تو خدا سے بھی چھٹی ہوئی۔ جو کچھ لینا ہو بس پیر کی چوکھٹ سے مل جائیگا۔ العیاذ باللہ

بریلوی مذہب کی تفصیلات سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کو خداوند کریم کی ذات سے چڑ ہے۔ اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے وجود ہی سے لوگوں سے انکار کروانے پہ تلے ہوئے ہیں اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ جب مرید اپنے پیر کو ان چھ باتوں پر قادرِ مطلق سمجھے گا تو خدا کے پاس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

پیر بڑا، خدا چھوٹا

ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ

میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں ،،

فوائد فریدیہ صفحہ ۸۲

یہ عقیدہ کفریہ ہے کیونکہ باری تعالٰی کو حادث ماننا لازم آتا ہے۔ اللہ تعالٰی حدوث سے پاک ہے، باری تعالٰی قدیم سے ہے اور ہمیشہ رہیں گے۔ اس کو قرآن نے واضح کیا اور فرمایا ھو الاول و الاخر و الظاھر و الباطن الخ

نیز یہ عقیدہ کسی بدمذہب کا بھی نہیں ہے۔ پرانے فلاسفہ بھی ذات باری کے قدیم کے قائل ہیں حتٰی کہ ان فلاسفہ نے توصفات کا بھی انکار کردیا کہ اس میں شبہ حدوث لازم آتا ہے بہرحال اگر بالفرض والمحال اللہ تعالٰی ابوالحسن خرقانی سے دو سال بڑے ہیں۔

تو بتایا جائے کہ ابوالحسن خرقانی کے والد سے کتنے سال چھوٹے ہیں۔ نیز اس سے یہ لازم آئیگا کہ ابوالحسن خرقانی سے پہلے آدم علیہ السلام اور اس سے پہلے جتنی مخلوق پیدا ہوئی ہے اس کا خالق کوئی اور ہے، اللہ تعالٰی نہیں ہیں۔ نیز یہ بھی سوچنے والی بات ہے۔ آخر جب باری تعالٰی کو ابوالحسن خرقانی سے دو سال بڑا مانا جائے تو باری تعالٰی کی عمر معلوم ہوگئی کہ کتنی ہے۔ اب میں رضاخانی اُمت سے پوچھتا ہوں کہ تمہارے خدا کی اب کتنی عمر ہے، لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ

یہ بھی کوئی عقیدہ ہے کہ جو مرضی آئے کہہ دیا۔ نہ دیکھا کہ اس میں کسی کی توہین ہے یا تعظیم اور نہ دیکھا کہ اس سے ایمان باقی رہتا ہے یا چلا جاتا ہے۔ ہاں جس کا مزاج فطرتی بدمذہب ہو اس کو ایمان سے کیا تعلق،

حضرات: ایمان بہت بڑی نعمت ہے، ان خرافات کے ساتھ اس کو تباہ نہ کریں اور اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بنائیں۔ آیئے دین سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ دین وہ ہے جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے لے کر آئے اور پھر پاک و ہند میں اہلسنت والجماعت علماء دیوبند نے سمجھا اور سکھایا جو ان خرافات سے مبرا اور منزہ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ سچے علماء کا دامن ہمیشہ کے لیے پکڑے رکھیں، تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور ہمیں جنت نصیب ہو

پیر کی خدا سے کشتی

"حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا کہ صبح سویرے اللہ تعالےٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور ہمیں پچھاڑ دیا" (فوائد فریدیہ صہ ۸۳)

اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کفریہ عقیدہ ہے۔ کیونکہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے لیس کمثلہ شیء اللہ تعالیٰ کے مثل کوئی چیز نہیں۔ کشتی کے لیے میدان ضروری ہے آخر جب بڑے پہلوان کشتی کرتے ہیں تو تماشیں بین ضروری ہیں۔ قابل دریافت بات یہ ہے کہ یہ کشتی اتفاقاً ہو گئی یا پہلے سے ایک دوسرے کو چیلنج دیا ہوا تھا۔ ساتھ ساتھ اگر پہلے سے چیلنج تھا تو پھر یہ چیلنج اللہ تعالیٰ نے دیا تھا یا کہ پیر صاحب نے! نیز کشتی کے میدان میں ثالث بھی ہوا کرتا ہے کہ اس کشتی میں ثالثی کس نے کی۔ کیا پیر صاحب اولاً نیچے آگئے یا پہلے زور آزمائی کرتے رہے بعد

میں نیچے آگئے۔ ساتھ کی عبارت اس پر دال ہے کہ میں خدا سے دو سال چھوٹا ہوں ہے جو ہمکر دو سال کا کوئی فرق شمار نہیں کیا جاتا۔ عرف میں ہمسن ہی گنا جاتا ہے تو خوب زور آزمائی ہوئی ہو گئی کرنا اور جیتنے والے کو لوگ کندھوں پر اٹھاتے اور انعام واکرام سے نوازتے ہیں۔ یہاں کیا انعام نصیب ہوا۔ اور کس نے دیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ نظریہ ایسا غلط نظریہ ہے کہ یہود و نصاریٰ بھی اگر دیکھیں تو شرمائیں گے کہ ہم نے صرف اتنا کیا ہے انبیاء کو صرف خدا کا بیٹا تسلیم کیا ہے تو ہمارے حق میں قرآن نے کہا قالت الیہود عزیر ابن اللہ وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ ذلک قولہم بافواہہم الخ اور فرمایا لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ الخ بیٹا ماننا اس نظریہ سے کم درجہ کا کفر ہے، کیونکہ بیٹا کبھی باپ سے کشتی نہیں کرتا کشتی ہمیشہ ہمسروں میں ہوا کرتی ہے۔ ہمسر آجتک کسی مشرک نے نہیں مانا ماسوائے رضا خانی امت کے۔ مشرکین مکہ بھی ہمسر نہیں مانا کرتے تھے، وہ شرک کرتے تھے لیکن اتنا قبیح شرک نہیں ہوا کرتا تھا جیسا کہ انہوں نے کیا ہے طواف کرتے وقت تلبیہ میں لا شریک لک کے بعد الا شریکا تملکہ وما ملک کہتے تھے کہ وہ شریک تیرے شریک ہیں جن کا تو مالک ہے۔ اور جو کچھ ان کے ملک میں ہے ان کا بھی تو مالک ہے۔ لیکن یہاں تو حد ہو گئی کہ مقابلہ میں آکر کشتی شروع ہو گئی پھر بھی اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حق تعالیٰ نے پیر صاحب کو پچھاڑ دیا اور اگر مقابلہ برعکس ہوتا تو دنیا تباہ ہو جاتی۔ توحید توحید کرنے والے تو دنیا میں منہ دکھانے کے نہ ہوتے۔ ہاں ہاں یہ احمد رضا کا کوئی بناوٹی خدا ہو گا جس نے خدا تعالیٰ سے کشتی کی ہے۔ اہلسنت والجماعت علماء دیوبند ایسے خدا سے بری ہیں۔ جو کشتی کرتے پھریں۔ ہمارا خدا تو وہ خدا ہے جو ہر عیب سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق دے

خدا بھی پیر کا وظیفہ پڑھتا ہے

(نقل کفر کفر نہ باشد)

> ملک مشغول ہیں اس کی ثنا میں
> وہ تیرا ذاکر و شاغل ہے یا غوث[1]
>
> حدائق بخشش ج ۲ صہ

یعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ غوث اعظم کے ذکر میں لگے رہتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا کفر ہے۔ تمام امت محمدیہ کا عقیدہ ہے کہ جملہ کائنات خداوند کریم کا ذکر کرتی ہے۔ اور اسی کے ذکر سے دلوں کو جلا ملتی ہے۔ وہ کیوں کسی کا وظیفہ پڑھے مگر ایک اعلیحضرت بریلوی صاحب ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ یہ تصور غلط ہے۔ بلکہ ہر بات فرسودہ ہو گئی ہے پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت سے اپنی اخروی زندگی کے تحفظ کے سامان فراہم کرتے تھے۔ مگر اب قانون بدل گیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ شیخ عبدالقادر جیلانی کی عبادت کر کے اپنی خدائی کے بچانے کا حیلہ ڈھونڈتے ہیں۔ العیاذ باللہ

خدا نبی کا منشی ہے

بریلوی مذہب میں خدا تعالیٰ حضورؐ کے ماتحت ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم حکم دیتے جائیں اور خدا تعالیٰ آپ کا منشی بن کر قلم دان لیئے ساتھ ساتھ تعمیل حکم کرتا جائے۔ والعیاذ باللہ

---

[1] مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں :

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا (حدائق بخشش ج ۱ ص ۲۰)

احمد رضا خان بریلوی نے حدیث اِنّما انا قاسم واللّٰہ یعطی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ (حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم بانٹنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ دینے والے ہیں) فرماتے ہیں کہ حضورؐ نعمتیں بانٹتے ہیں مگر یہ نہیں کہتے کہ دینے والا خدا تعالیٰ ہے بلکہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا منشی لگا ہوا ہے ۔ معاذ اللہ

محدثین نے اس حدیث کو باب العلم میں روایت کرتے ہیں پس اس سے مراد اِن علمی فیوض وبرکات کی تقسیم ہے جن کے پھیلانے اور بانٹنے کے لیے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم مبعوث ہوئے تھے ۔

علماء اہلسنّت میں سے کسی نے اس حدیث سے کن فیکون کے اختیارات اور رزق دینا ، اولاد دینا ، شفا دینا اور زندگی دینا وغیرہ کی نعمتیں مراد نہیں لیں ۔ علمی فیوض وبرکات جو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرامؓ میں تقسیم فرمائے ان میں سے ہر ایک کو اتنا ہی بلا جتنا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر فرمایا اور وہی اِن کا دینے والا تھا ۔ آفتاب کا نور ہر جگہ برابر پھیلتا ہے ۔ لیکن ہر جگہ اور ہر چیز اپنی فطرت اور ظرف کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے ، حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے علمی فیوض وبرکات قولاً وعملاً عام پھیلائے ۔ لیکن ہر ایک نے اسے اپنے اپنے فہم اور استعداد کے مطابق حاصل کیا ۔ پس دینے

والا اللہ ہی ہے۔ جو فہم واستعداد عطا فرماتا ہے۔ اور فیض پالینے کے فیصلے کرتا ہے، بریلوی مذہب میں مارنا، زندہ کرنا، رزق دینا، اولاد دینا اور شفا دینا وغیرہ سب خدائی قدرتیں اور کن فیکون کے سب اختیارات بعطائے الٰہی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ ان سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو بھی حاصل ہیں۔

> احد سے احمد اور احمد سے تجھکو
> کن اور سب کن مکن حاصل ہے یاغوث
>
> (حدائق بخشش ج ۲ ص ۹۰)

اعلیحضرت بریلوی حدیث انما انا قاسم کا وہ معنی مراد نہیں لیتے جو علماء اہلسنت کا عقیدہ ہے بلکہ کہتے ہیں کہ ہر نعمت حضور صلے اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے ہیں اور خدائی طاقت انکو دی گئی ہے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں۔ زمین و آسمان اور دونوں جہان میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا تصرف جاری ہے۔ ہر نعمت آپؐ کے ہاتھ سے ملتی ہے



خُدا بے اختیار!

العیاذ باللہ

حامی بدعت ماحی سُنّت اعلیحضرت بریلوی ایک جگہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بے بسی بیان کرتے ہوئے ایک خالص جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے یوں لکھتے ہیں

"رَبّ عزّ و جل نے (غزوہ احزاب میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنی چاہی اور شمالی ہوا کو حکم دیا کہ جا میرے حبیب کی مدد فرما اور کافروں کو نیست و نابود کر دے ہوا نے انکار کر دیا۔ اور کہا اَلْحَلَائِلُ لَا یَخْرُجْنَ بِاللَّیْلِ (بیبیاں رات کو باہر نہیں نکلتیں) فاعقمہا اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے اس کو بانجھ کر دیا) اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا"

(ملفوظات احمد رضا خان ج ۴ صہ ۹۳) ہے

یہ بھی احمد رضا خان بریلوی کا جھوٹ ہے۔

۱۔ اس روایت کا کتب حدیث میں کہیں تذکرہ نہیں۔

۲۔ شمالی ہوا کو بانجھ کہنا اور اس سے بارش کا نہ ہونا یہ بھی لغو اور باطل ہے میرا اپنا تجربہ ہے کہ شمالی ہواؤں سے بھی بارش ہوتی ہے۔ یہ جھوٹ اعلیحضرت بریلوی نے اس لئے بولا تاکہ اپنی اُمت کو خدا کی بے بسی دکھا سکیں اور لوگوں کو باور کرا سکیں کہ خداوند کریم تو اب نعوذ باللہ ریٹائرمنٹ کی مدت گزار رہے ہیں ان کے اختیارات آپ ہیں تو کچھ ہے نہیں اسی لئے تو ہوا نے آپکے حکم سے انکار کر دیا۔ خدا تعالیٰ کے متعلق جب احمد رضا خان اور اسکے

متبعین کوئی بات کرتے ہیں تو وہاں بے اختیاری کی بو آتی ہے لیکن جب ولیوں اور نبیوں کا بیان آتا ہے تو ماشاء اللہ موت وحیات ریت کے ذرات درختوں کے پتے، بارش کی بوندیں اور انقلابات عالم وغیرہ کے اختیارات بڑی دلیری اور ڈھٹائی سے تفویض کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں تو آپ نے بریلوی مذہب میں ملاحظہ فرما لیا۔ اب ذرا اولیاء کرام کے بارے گوہر فشانی ملاحظہ فرمائیے۔ اور اس کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کہ خدا کون ہے اور ولی کون:

کُن اولیاء اللہ کی شان ہے اولیاء اللہ جس چیز کے لیے کُن کہتے ہیں وہ فوراً پیدا ہو جاتی ہے۔ اولیاء غیب دان ہیں۔ اور مشکل کے وقت تشریف لا کر دستگیری فرماتے ہیں۔ اور ہر جگہ موجود ہوتے ہیں

الجنۃ لاہل السنۃ صہ ۵۰۲

دیکھا اولیاء اللہ کے اختیارات کس وسعت بے ایمانی سے دیئے جا رہے ہیں۔ اور ایک عبارت اللہ تعالیٰ کے اختیارات کے بارے میں بھی دیکھ چکے ہیں۔ میں نے اس عبارت کو استشہاد کے لیے پیش کیا ہے کہ بریلویوں کے نزدیک اولیاء اللہ کے اختیارات اللہ تعالیٰ کے اختیارات سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو تھوڑا سا تبصرہ عرض کروں۔

اس عبارت میں یہ دو جملے پھر سے پڑھیں۔

۱۔ مشکل کے وقت تشریف لا کر دستگیری فرماتے ہیں۔

۲۔ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں،

اگر پہلا جملہ صحیح ہے تو دوسرا غلط اور اگر دوسرا صحیح ہے تو پہلا غلط جو ہر جگہ موجود ہو اس کا تشریف لانا کیسے ممکن؟ اور جو تشریف لائے اس

کا ہر جگہ ہونا چہ معنی دارد ؟

اِس عبارت کو پڑھتے جایئے اور ملّتِ رضاخانیہ کے عقل کا ماتم کرتے جایئے۔

اللہ کو پکارنا شیطانی وسوسہ ہے

العیاذ باللہ

ایک مرتبہ حضرت سیدی جُنید بغدادی دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کے مثل چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اسوقت موجود نہیں تھی، جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا، عرض کی میں کس طرح آؤں، فرمایا یا جُنید یا جُنید کہتا چلا آ، اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب بیچ دریا میں پہنچا شیطانِ لعین نے دِل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جُنید یا جُنید کہلواتے ہیں۔ میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں۔ اِس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا۔ پکارا حضرت میں چلا، فرمایا وہی کہہ یا جُنید یا جُنید جب کہا دریا سے پار ہوا"

(ملفوظات احمد رضا خان بریلوی ج ا صـ۱۱۷)

احمد رضا خان بریلوی نے اپنے ملفوظات میں اِس جھوٹی اور من گھڑت کہانی کا سہارا لیتے ہوئے اولیاء کرام کو مصیبت کے وقت پکارنے اور ندائے غیر اللہ کا جواز نکالا ہے یہ بھی اعلیٰحضرت بریلوی کا جھوٹ ہے۔ اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

پھر دلیری اور جہالت ملاحظہ فرمایئے کہ خدا تعالیٰ کو پکارنے پر شیطان لعین کا وسوسہ کہہ رہے ہیں۔ یہ ہے بریلوی مذہب کی تعلیم یہ لوگ اسی لئے غیروں کو پکارنے اور اِن سے مصیبت کے وقت اِمداد مانگتے ہیں کیوں کہ خدا تعالےٰ سے مانگنے اور اسے مصیبت کے وقت پکارنے کو شیطان لعین کے وساوس اور دھوکوں سے ایک وسوسہ اور دھوکہ تصور کرتے ہیں۔ ۔

بتوں سے تجھکو امیدیں خدا سے ناامیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

علاوہ ازیں قرآن نے مشرکین کے بحری سفر کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا اذا رکبوا فی الفلک دعوا اللّٰہ مخلصین لہ الدین

جب مشرک لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں لیکن آج کا یہ ملحد اور زندیق اپنے آپکو محبّ رسول کہتا ہے اور حضور علیہ السلام کے پروگرام کو محض چند باطل نظریات کے مقابلہ میں رد کر دیتا ہے، کیا حضور علیہ السلام نے ۱۳ سال مکہ میں سختی کے ساتھ اِس لئے گذارے تھے کہ میری امت یا جنید یا جنید پکارتی ہوئی دریا سے پار ہوا کرے اور آپ کی مدنی زندگی اور مشکلات کہ اپنے گھر کئی کئی ماہ آگ نہ جلی، بھوکے پیٹ جنگیں کیں اور مسئلہ توحید واضح کیا کہ بعد والے لوگ آکر صرف بدعات اور خرافات

کی وجہ سے میرے پروگرام کو رد کر دے گی؟ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان خرافات سے محفوظ رکھے اور اپنے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

یہ بندگی خدائی وہ بندگی گدائی
یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ

خدا بشریت کے پردے میں؟

اللہ و محمد میں جب ہے فرق تو اتنا
واں پردہ نشینی ہے یہاں پردہ دری ہے

ہفت اقطاب صہ ۱۵۱

بریلوی امت کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام خدا کے نور ہیں ٹکڑا تھے جو بشریت کے پردے میں زمین پر اترا تھا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی حضور علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے

حدائقِ بخشش ج ۱ صہ ۸۰

بشریت کے پردے میں آپ باری تعالیٰ کا نور ہیں۔ پردہ اٹھا دیں تو واضح ہو جائیگا کہ آپ خود خدا ہیں۔

شکل بشر میں نورِ الٰہی اگر نہ ہو
کیا اس قدر خمیرہ پادر گل ہے

حدائقِ بخشش ج ۱ صہ ۹۲

یہ خدا کا اپنا نور ہے جو بشر کی شکل میں ظاہر ہوا اور نہ اس خمیرے کی کیا قدر تھی جو پانی اور مٹی سے تیار ہوا۔

احمد رضا خُدا

> یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا
> تیرا اور سب کا خدا احمد رضا
>
> نغمۃ الروح صـ ۴۳

گویا رضاخانی امّت کا خدا احمد رضا ہے۔ جب کہ مسلمانوں کا خدا ایک ہے۔ اور وہ زمین و آسمان اور ساری کائنات کا خالق و مالک ہے اس کے علاوہ کسی پیغمبر کو بھی الوہیت اور خدائی کی کرسی پر نہیں بٹھایا جا سکتا۔ چہ جائیکہ انگریزوں کے ٹاؤٹ اور یہودیوں کے روحانی فرزند احمد رضا کو سب کا خدا بنا دیا جائے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ رضا خانی امّت کے نزدیک شرافت، دین مذہب عقیدہ اور ایمان نام کی کوئی چیز موجود نہیں اس لیے وہ اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں اور پھر بھی اپنے آپکو اسلام کے ٹھیکیدار سمجھتے ہیں۔



یہ بندہ کمینہ شاگرد ہے خُدا کا؟

> مُولانا بریلوی تلمیذِ رحمٰن تھے انہوں نے کسی سے شرفِ تلمذ حاصل نہیں کیا۔" حیاتِ احمد رضا خان بریلوی صہ ۵۲

مذکورہ عبارت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ احمد رضا خان بریلوی کا کوئی اُستاذ نہیں اور انہوں نے کسی سے تعلیم حاصل نہیں کی، حالانکہ حیات احمد رضا خان صہ ۹۲ پر بایں الفاظ مرقوم ہے مولانا بریلوی نے اپنے والدِ ماجد اور دوسرے اساتذہ سے تحصیلِ علوم کی ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے مولانا بریلوی کہتے ہیں میرے استاذ جن سے میں ابتدائی کتب پڑھتا تھا۔ جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا۔ جب سبق سنتے تو حرف بحرف لفظ بلفظ سُنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے ایک دن مجھ سے فرمانے لگے احمد میاں یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جن"

اس کے علاوہ ملفوظات احمد رضا خان جلد اوّل میں بھی یہ لکھا ہوا ہے کہ اعلیحضرت بریلوی نے ابتدائی تعلیم مرزا غلام قادر سے حاصل کی۔ اس سے تو اعلیٰ حضرت بریلوی کا شاگرد ہونا ثابت ہو رہا ہے اور رضاخانی اعلیحضرت بریلوی کو خدا کو شاگرد ثابت کر رہے ہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی بھی خدا کا شاگرد نہیں ہوتا۔ تلمیذِ رحمٰن ہونا صرف اور صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان ہے۔

اور جو نام و نہاد اُمتی دعوہ کرے وہ مُلحد اور زندیق ہے۔
پس کہ ہے کہ جس کھوپڑی سے عقل بستر بوریا اٹھا کر رخصت ہو جائے وہ کھوپڑی
شیطان کا مسکن ہوتی ہے جتنا بہتر ہے کہ عوام خود فیصلہ کریں حیاتِ احمد رضا کا
مصنف جھوٹا ہے یا خود اعلیحضرت بریلوی جھوٹے ہیں۔

لعنت اللہ علی الکاذبین



خُدا جھوٹ بولتا ہے

نقلِ کفر کفر نہ باشد

> اللہ نے خبر دی کہ فلاں بات ہوگی یا نہ ہوگی اب اس کا خلاف
> ممکن ہے یا محال ممکن تو ہے نہیں اور محال بالذات ہو نہیں
> سکتا کہ نفس ذات میں امکان ہے" ملفوظات احمد رضا ج ۴
>
> ملفوظات احمد رضا خان ج ۴ ص ۳۲

ربّا قدرت کا بیان، اللہ کریم نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّ اللہ لا یغفر ان یشرک
(شرک کی بخشش ہرگز نہ ہوگی) لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا خدا ذوالکریم کو بخشنے
کی طاقت ہے یا کہ نہیں؟ اس سلسلے میں اعلیحضرت بریلوی کا عقیدہ بھی
ملاحظہ فرمائیں۔

"الوہیت ہی وہ کمال ہے کہ زیرِ قدرت ربانی نہیں باقی تمام کمالات
قدرتِ الٰہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اکرم الاکرمین ہر جواد سے بڑھ کر جواد"۔

یہ عقیدہ کہ خدا اس کے بخشنے پر قادر ہے گو وہ نہ بخشنے گا خبر خداوندی کے خلاف نہیں کیونکہ یہ عدم وقوع کی خبر تھی عدم قدرت کی نہیں مگر دشمنانِ اسلام رضاخانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خبر خداوندی کے اُلٹ ہونے میں نقص ذات میں امکانی ہے۔

رضاخانی توحید

ایک رضاخانی پیروکار "نوبہار طقانی" کی تعریف کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:۔

فریدہ باصفا ہستی   محمد مصطفےٰ ہستی

چہا گویم چہا ہستی   خدا ہستی خدا ہستی (دیوان محمدی ص ۹۱)

اہلِ اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ ازل سے لے کر ابد تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ کسی ماں نے جنا ہے اور نہ ہی باری تعالےٰ نے پیدا کیا ہے۔ نہ نبی علیہ السلام جیسا کوئی حسن و جمال میں برابر ہے۔ اور نہ کمال و مرتبہ میں۔ جب شعر اول میری نظر سے گذرا۔ تو اولاً تو میرا ذہن اس طرف گیا کہ یہ شعر کسی مخالفِ دین کا ہوگا۔ اتنا سنگ دل کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا کہ کسی کو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسا مانے۔ پھر معلوم ہوا کہ رضاخانی فرقہ کے مولوی صاحب کا یہ شعر ہے تو بہت افسوس ہوا کہ کیا ایسا عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو سکتا ہے کہ یہ کہے (محمد مصطفےٰ ہستی) قابلِ دریافت بات یہ ہے کہ فریدہ باصفا کو شکل صورت میں اور حسن و جمال میں آپ جیسا سمجھتے ہیں یا شان و رتبہ میں۔ قارئین کرام یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو محب رسول کہتے ہیں۔ اور دین کے ٹھیکیدار بنتے ہیں۔ اور اپنی جماعت کے علاوہ بقیہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ کیا یہی محبت ہے کہ ہر ایرے غیرے

نعوذ باللہ خیر سے کو محمد مصطفیٰ ہستی کہتے ہیں۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

آئیے اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ سنیئے کہ ساری دنیا کے ابدال قطب ولی بزرگ۔ پیر۔ مولوی صوفی جمع ہو جائیں تو ایک صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ تمام مخلوق بغیر انبیاء کرام کے جمع ہو جائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ تمام مخلوق مع ابوبکر صدیق رضؓ کے جمع ہو جائے تو ایک نبی کے برابر نہیں ہو سکتے۔ تمام مخلوق انبیاء، ملائکہ جمع ہو جائیں تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ اور ہر مسلمان کو ایسا عقیدہ رکھنا چاہیے۔

دوسرے شعر میں تو غضب ہی کر دیا کہ (خدا ہستی خدا ہستی) نقل کفر کفر نباشد۔

سمجھ نہیں آتی یہ کیسی آٹومیٹک مشین رکھتے ہیں کہ ایک بٹن دبانے سے محمد مصطفیٰ بنا دیتے ہیں اور اسی ہی وقت میں خدا بنا دیتے ہیں۔ یہ مذہب ہے یا کوئی تماشہ ہے جس کو دیکھ کر ہندو بھی شرما جائیں کہ جس حد کو یہ پہنچ گئے ہیں۔

حضرات! میں اولیاء اللہ کا منکر نہیں ہوں۔ اولیاء اللہ کو اپنی آنکھوں میں جگہ دینے کو تیار ہوں۔ ولی وہ جو خدا اور رسول کا راستہ بتلائے۔ یہ نہ ہو کہ کبھی خدا بن بیٹھے اور کبھی محمد مصطفیٰ بن بیٹھے۔ میرے نزدیک مذکورہ بالا شعر کہنے والا کوئی آدم نما ابلیس ہے یا اپنے وقت کے ملحدوں میں سے ایک ملحد اور زندیق ہے۔ نیز انتہائی درجے کا بے دین و بدکار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے شیطانوں کے پنجے سے بچنے کی توفیق دے اور دین حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

خدا کا عورتوں کے ساتھ جماع کرنا۔ لواطت کرنا اور مفعول بننا ممکن ہے۔ (نقل کفر کفر نباشد)

حامیٔ شرک و بدعت، ماحیٔ توحید و سنت مولوی احمد رضا خاں بریلوی سوّد اللہ وجہہٗ اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے یہ عقیدہ قاطع شرک و بدعت حامیٔ توحید و سنت امام المجاہدین حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی طرف منسوب کیا۔ حالانکہ اپنے عقیدہ کے اظہار کا محض ایک ذریعہ تھا۔ ایک ملحد اور زندیق مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے فتاویٰ رضویہ کی ناپاک عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"ایسے کو خدا کہنا ہے جسے مکان، زمان، جہت، ماہیت، ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے ہے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے۔ اس کا سچا ہونا کچھ ضرور نہیں۔ جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے کو کہ جس کی بات پر اعتبار نہیں۔ نہ اس کی کتاب قابلِ استناد، نہ اس کا دین لائق اعتماد، ایسے کو کہ جس میں ہر عیب و نقص کی گنجائش ہے جو اپنی مشیخیت (بڑائی اور بیری) بنی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہو جائے۔ ایسے کو جس کا علم حاصل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے۔ ایسے کو جس کا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل ہونا، ظالم ہونا حتیٰ کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے۔ کھانا، پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت (لونڈے بازی) جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا، حتیٰ کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا کوئی

خباثت کوئی فضیحت (رسوائی) اس کی شان کے خلاف نہیں، وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردی اور زنی کی علامتیں (یعنی آلۂ تناسل اور شرم گاہ) بالفعل رکھتا ہے۔ صمد صمد کے معنی بے نیاز کے بھی ہوتے ہیں نہیں جوفدار کھکل (کھوکھلا) ہے سبوح وقدوس نہیں خنثیٰ مشکل (کھسرا اور ہیجڑا) ہے یا کم ہے کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے اور یہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو جلا بھی سکتا ہے۔ ڈبو بھی سکتا ہے۔ زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر، بندوق مار کر خودکشی بھی کر سکتا ہے۔ اس کے ماں باپ، جورو (بیوی) بیٹا سب ممکن ہیں بلکہ ماں باپ ہی سے پیدا ہوا ہے۔ ربڑ کی طرح پھیلتا اور سمٹتا ہے، برچھا کی طرح چبھتا ہے۔ ایسے کو جس کا کلام فنا ہو سکتا ہے۔ جو بندوں کے خلاف کے باعث جھوٹ سے بچتا ہے کہ کہیں مجھے جھوٹا نہ سمجھ لیں۔ بندوں سے چہرا چھپا کر، پیٹ بھر کر جھوٹ بک سکتا ہے۔

[العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ج ۱ ص ۷۹۱
مطبوعہ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ، فیصل آباد]

ہر شریف اور باحیا انسان اس گندی اور اغلظ عبارت کو دیکھ کر اندازہ لگا سکتا ہے کہ کیا دنیا کی کوئی غلیظ گالی ایسی رہ جاتی ہے جو مجسم شیطان، خبطی دوراں، احمق زماں، بزعم زمانہ عبداللہ ابن سبا یہودی کی اولاد مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے رب ذوالجلال کو نہ دی ہو۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

اور ملاحظہ کیجیے کہ شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کر کس دریدہ دہنی کا ثبوت اعلیٰحضرت بریلوی نے دیا ہے اور اس گندی اور ناپاک عبارت کے حاشیہ پر قاطع شرک وبدعت حامی توحید وسنت حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی کتاب یک روزی وغیرہ کے جھوٹے حوالے دیے ہیں اور بعض دیگر حضرات کی بعض کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ مگر ان مذکورہ بالا ناپاک اور خبیث باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی ان بزرگوں کی کسی ایک کتاب میں موجود نہیں ہے۔ یہ سب کچھ آدم نما ابلیس رسوائے زمانہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی صاحب کی طبیعت اور پیٹ کی پیداوار ہے اور خالق و مخلوق کے شرم و حیاء سے بے پروا ہو کر انہوں نے یہ سب گندی باتیں لکھی ہیں۔ پروردگار کی بلند ذات پاک کو (معاذ اللہ) گالیاں خود دی ہیں اور دوسروں پر یہ تھوپنے کی ناکام اور بیجا سعی کی ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں حالانکہ وہ بزرگ خود بھی اور ان کی کتابیں بھی ان ناپاک عقائد و نظریات سے قطعاً مبرا اور یقیناً منزہ ہیں۔ اس سے خود اندازہ لگالیں کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے کس حد تک خدا خوفی، دیانت، شرافت، صداقت اور افتاء کی صلاحیت موجود ہے کہ خواہ مخواہ بجبر دوسروں کے ذمہ از خود گندے عقائد و نظریات تھوپتے ہیں اور پھر فتویٰ صادر کرتے ہیں گویا کہ مستفتی بھی خود ہیں اور مفتی بھی خود ہیں۔ جب پیر و مرشد کا یہ عالم ہو تو ان کے ماننے والوں میں دیانت، صداقت اور خدا خوفی کہاں سے آئے گی۔

سچ ہے۔ وزیرے چنیں شہر یارے چنیں

ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان سب باتوں سے پاک ہے اور اس قسم کا کفریہ عقیدہ کوئی شخص تصور میں بھی نہیں لا سکتا۔ لیکن اس قسم کی نجس عبارت لکھنا، اور عقیدہ رکھنا یہ احمد رضا خاں بریلوی کو ہی شرف حاصل ہے اور ایسے ملعون شخص کے متعلق رضا خانی امت جلد از جلد فتویٰ صادر فرمائے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان ہے یا کافر۔

نوٹ:۔ فتاویٰ رضویہ کی درج شدہ عبارت کی تفصیل بندہ ناچیز کی کتاب "اہل سنت و اہل بدعت کی پہچان" میں ملاحظہ فرمائیں۔

اِسلام کے خلاف، خُدا کے حریف ہیں
یہ لوگ یادگارِ وصایاؔ شریف ہیں

اِسلام ان کے دشنۂ الحاد کا شکار
مذہب کے اعتبار سے عقلِ ضعیف ہیں

فِطرت کے اعتبار سے دُشنام واشگاف
پیشہ کی رُو سے تاجرِ دینِ حنیف ہیں

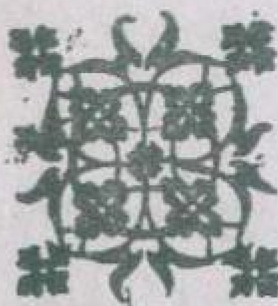
اقصائے چین سے تا بہ سوادِ طرابلس
برطانیہ کی فصلِ ربیع و خریف ہیں

اربابِ دُوں نہاد کی تصویرِ خانہ ساز
یارانِ بدزبان کے سیاسی حلیف ہیں

دو سو برس سے شرک نوازی میں بے مثال
طُرّوں کے پیچ و خم کی بنا پر شریف ہیں

مُفتی نہیں، فقیہہ نہیں، پیشوا نہیں
یہ خانزادگانِ بریلی شریف ہیں

(مولانا ظفر علی خان)





توہینِ انبیاء

علیہم السلام



نبی کو انسان کہنے والا کافر ہے؟

احمد رضا بریلوی کی تفسیر کنزالایمان کا اقتباس ملاحظہ فرمایئے۔
"قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کرام کو بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا" کنزالایمان مع تفسیر نعیم الدین صہ ۵ حمبر ۱۳ [1]

یہ کتنا بڑا بہتان اور صریح الزام ہے اللہ کے کلام پر اور دراصل یہ الزام خود ذات خداوندی پر ہے کہ خود اپنے کلام میں اپنی تمام مخلوقات میں انسان کو صاحب شرف و فضیلت فرمایا اور پھر خود ہی اپنے انبیاء کے برگزیدہ گروہ کو اشرف المخلوقات کی فہرست سے خارج فرما دیا۔ ھذا بہتان عظیم اور مسئلہ بشریت انبیاء آیات قطعیہ سے ثابت ہے۔ قرآن پاک نے بیشمار مقامات پر یہ بیان فرمایا۔

نصوص قطعیہ اس پر دال ہیں، قل انما انا بشر مثلکم الخ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ربنا وابعث فیہم رسولا من انفسہم الخ اور قرآن کریم میں ہے لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم الخ نیز فرمایا ھل کنت الا بشرا رسولا، اور احادیث مبارکہ تقریباً درجہ تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں، جن میں آپ نے اپنے آپ کو بشر کہا ہے اور صحابہ کرام بھی اس بات کے قائل ہیں کہ آپ بشر ہیں۔ مثلاً جب مشرکین نے

---

[1] مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ نہ سنی اور مارنا شروع کر دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آکر فرمایا اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب پوچھا کہ آپ جب گھر میں ہوتے تو کیا حالت ہوا کرتی تھی تو فرمایا کان بشرا من البشر آپ بشروں میں سے بشر تھے اپنا کپڑا آپ سی لیا کرتے تھے اور بکری کا دودھ خود نکال لیا کرتے تھے، بعد کے علماء میں سے بھی کوئی بشریت کا منکر نہیں ہے بلکہ علماء عقائد نے نبی کی جو تعریف کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ہوتا ہی انسان ہے۔ مثلاً شرح عقائد نسفی میں ہے۔ النبی ھو انسان بعث اللہ تعالیٰ الی الخلق لتبلیغ الاحکام اور یہی تعریف خیالی نے کی ہے اور یہی تعریف علامہ عبد الغفور مدامی نے کی اور یہی تعریف باقی کتب میں موجود ہے کسی صاحب فن نے رسول و نبی کی تعریف نور سے نہیں کی بلکہ تمام اس بات پر متفق ہیں کہ نبی اور رسول دونوں انسان ہوا کرتے ہیں۔ ہاں نبی اور رسول میں فرق لکھتے ہیں کہ نبی عام ہے اور رسول خاص ہے۔ بہر حال کارخانہ تکفیر رضاخانی امت سے پہلے کوئی ایسا انسان نہیں گزرا جس نے بشریت کا انکار کیا ہو۔ یہ مختصر دلائل بطور نمونہ ذکر کیے ہیں۔ ورنہ بشریت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں بہت کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ اور لکھی جا سکتی ہیں۔

---

۱ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات ۲ آپ فرما دیجئے میں تمہاری مثل ایک انسان ہوں ۳ اے ہمارے رب بھیج ایک رسول جو انہیں میں سے ہو ۴ بے شک اللہ نے احسان فرمایا ایمان والوں پر کہ بھیجا ایک رسول کو جو انہیں میں سے ہے ۵ ہوں میں ایک انسان رسول

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والے کافر؟

> حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو دیکھنے سے تمام ایمان والے کافر ہو گئے کسی کو اس کی خبر نہیں
>
> فوائد فریدیہ صفحہ ۸۲

اس عبارت کو دیکھنے سے پہلے میرا خیال یہ تھا کہ اہلِ بدعت کا بغض صرف اہلسنت والجماعت علماء دیوبند سے ہے جب میری نظر سے یہ عبارت گزری تو میرے پاؤں سے زمین نکل گئی اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا کہ خدا معاف کرے کہ یہ زد کن لوگوں پر پڑ رہی ہے، ظاہر بات ہے کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ایمان والے صحابہ کرام رضؓ تھے اور نور سے مراد ضرور نور ہدایت و نور رسالت ہو سکتا ہے، افسوس صد افسوس کہ صحابہ کرام کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا بہت بڑی بدبختی ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس قسم کے گمراہوں سے بچائے۔

نیز یہ کہنا کہ اس کی خبر بھی کسی کو نہ ہوئی۔ خیر اس زمانے میں تو کسی کو پتہ نہ چلا اب چودہ سال گزرنے بعد بریلویوں کو کیسے خبر ہو گئی کہ سب کے سب کافر ہو گئے۔

یہ سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد

میرے گمان میں دراصل یہ لوگ شیعوں کی طرح دین کے دشمن ہیں۔ جیسا کہ شیعہ صحابہ کرام جو کہ دین محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے شاہد اول ہیں کو مرتد و کافر کہتے ہیں۔ یہ بھی ان کی طرح دین کے دشمن ہیں۔ صحابہ کرام کے متعلق ایسا غلیظ عقیدہ رکھتے ہیں ایسا غلط عقیدہ رکھنے والا میرے نزدیک بے دین اور بدمذہب ہے بلکہ بریلوی مذہب والے شیعوں سے بھی بڑھ گئے ہیں کیونکہ وہ پھر بھی کچھ صحابہ رضؓ

کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ لیکن میرا مخاطب کے کیا کہنے ایک کو بھی باقی نہ رکھا۔
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صحابہ کرام کے ساتھ دلی محبت پیدا فرمائے اور رضاخانیت کی
تمام سازشوں سے امتِ مسلمہ کو بچائے آمین۔

نورانی کو دیکھنے والے صحابی؟

جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ شاہ احمد نورانی فیصل آباد تشریف لائے اور اپنے والد ماجد شاہ عبد العلیم صدیقی کی یاد میں منعقدہ ایک جلسہ سے خطاب کیا تو اس جلسہ میں فرقہ وارانہ تعصبات کو ابھارنے کا خاص اہتمام کیا گیا جیسا کہ اخبث الکائنات بریلوی ملاؤں کا وطیرہ ہے۔ اس مقصد کے لیے اسٹیج سیکرٹری نے پروفیسر سعید احمد کو دعوت دی کہ وہ ایک قرارداد پیش کریں مگر موصوف نے قرارداد پیش کرنے کی بجائے ایک طویل تقریر کر ڈالی جس میں اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کے خلاف زبان درازی کی گئی، اور اہلِ حق کے خلاف زہر اُگلا گیا جب پروفیسر سعید کی زبان علماء دیوبند کو گالی گلوچ دینے سے بند ہوئی تو اسٹیج سیکرٹری نے شاہ احمد نورانی کو دعوتِ خطاب دیتے ہوئے ایسے الفاظ کہے کہ جس سے شاہ احمد نورانی کی تعریف کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کر بیٹھا۔ اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

"شاہ احمد نورانی اپنے عظیم باپ کے عظیم فرزند ہیں اور میں یہ کہنے میں باک محسوس نہیں کرتا کہ شاہ احمد نورانی صدیقی کا نورانی چہرہ دیکھنا موجودہ دور میں حضور پُر نور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کرنے کے برابر ہے۔"

(اسلامی جمہوریہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء لاہور)

میرے سُنّی حنفی بھائیو! اسٹیج سیکرٹری نے نورانی صاحب کے حق میں وہ الفاظ کہے

ہیں جن سے واضح طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کا ثبوت ملتا ہے، کیوں کہ مذہب اسلام کا اصول ہے کہ جو شخص ایمان کی حالت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرلے تو وہ صحابی کہلاتا ہے، تو جب نورانی صاحب کی زیارت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے برابر ہے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اور جلسہ گاہ میں بیٹھے والے بھی مسلمان تھے، گویا یہ سب صحابی ہوئے؟ تف ہے ایسے بدعتی ملعون پر کہ جس نے اپنی زبان سے ایسے الفاظ نکالے ہیں۔ اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ ایسے ناپاک الفاظ نکالنے والی زبان منہ میں رہنے کے قابل نہیں، ایسی گستاخ زبان کو منہ سے نکال کر گندگی کے ڈھیر پر پھینکنا چاہیے تھا کیونکہ کوئی مسلمان بھی ایسی ناپاک جسارت نہیں کرسکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی یہ بریلویوں کا ہی طرۂ امتیاز ہے۔ تمام مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے انا خاتم النبیین لانبی بعدی (الحدیث) اور جس شخص نے یہ کہا کہ ہمارے نبیؐ کے بعد کوئی نبی ہے وہ کافر ہے۔ جیسا کہ تفسیر جلالین میں تصریح ہے، اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں کی

زیارت کرنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے برابر ہے اور جس کے متعلق ایسی بات کہی جائے وہ زندہ ہو، موجود ہو، اس کے منبر پر یہ توہین آمیز جملہ کوئی عقل سے عاری عقیدتمند کہے اور وہ گونگا شیطان بن کر اس کو نہ ٹوکے تو وہ کون ہوگا؟ عقل و دانش اور دین و مذہب کا فتویٰ تو بڑا واضح ہے کہ نبی علیہ السلام تو کجا کسی غیر صحابی کو صحابیؓ کے برابر سمجھنا بھی صریح گستاخی بے ادبی بلکہ کافرانہ طرزِ عمل ہے، لیکن اس اس موقع پر ہم ان مدعیانِ سنیت اصد عویداران عشق رسالت سے سوال کریں گے کہ وہ ایسے شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

یہ بات جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ نورانی میاں کے متعلق اُن کے ایک غالی عقیدتمند نے فیصل آباد کے ایک جلسہ میں بر سر منبر ان کی موجودگی میں کہی، نورانی صاحب مطمئن و مسرور کرسی پر بیٹھے رہے، اس گستاخ و بے ادب کو نہ ٹوکا نہ بعد میں اپنی تقریر میں تردید کی، نہ اب تک ان کی طرف سے ایسی تردید سامنے آئی ہے۔

دنیا بھر کے علماء و صلحاء، محدثین و مفسرین اور مجاہدین و ارباب تحقیق پر گستاخیٔ رسول کا طعن دھرنے والے اس سوال کا جواب دیں ورنہ صبحِ قیامت ذلت و خواری کے سوا پلے کچھ نہ پڑے گا۔

شانِ رسالت کو بازیچۂ اطفال بنانے والوں کا یومِ حساب قریب ہے ؎

کسے خبر تھی کہ لے کے چراغِ مصطفویؐ
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بُولہبی

(اقبالؒ)



شرم تم کو مگر نہیں آتی

حضرات! رضا خانیوں کے عشق رسولؐ کا اندازہ لگائیں کہ شاہ احمد نورانی اور مولوی احمد رضا خان بریلوی وغیرہ کی فضیلت ظاہر کرنے کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کیسا توہین آمیز من گھڑت واقعہ بیان کیا ہے۔

از مولوی محمد یونس صاحب متعلم جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ

بتاریخ ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳ھ مطابق ۶ جون بروز بدھ دوپہر کے وقت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی کی تقریر سننے اور استقبال کرنے کے سلسلے میں دوسرے حضرات کے ساتھ میں بھی ریلوے اسٹیشن پر گیا اور وہاں کے پر امن ماحول میں پیپلز پارٹی کے ہنگامہ اور اور فائرنگ و پتھراؤ کا میرے دل میں گہرا اثر ہوا، اس وقت سے رات کو سونے سے پہلے تک طبیعت سخت پریشان رہی، مولانا شاہ احمد نورانی کا چہرہ بار بار میری نظروں میں گھومتا اور میرے دل کو زیادہ بے چین کرتا رہا۔ انہی خیالات میں محو ہو کر سو گیا، تقریباً سحری کا وقت ہوگا کہ میں نے یہ خواب دیکھا۔

خواب میں ایک باغ میں کھڑا ہوں، باغ کچھ ایسا عجیب و غریب ہے کہ ظاہر میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا، باغ میں بے انتہا مخلوق جمع ہے، درختوں میں بیشمار پھل ہی پھل نظر آ رہے ہیں اور بہت نزدیک مگر کسی کو توڑنے کی مجال نہیں، باغ کے اجتماع میں علماء میں سے مجھے حضرت مولانا محمد عمر صاحب اچھروی، مولانا محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی، مولانا محمد شریف صاحب نوری قصوری، مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب اور ان سب کے درمیان حضرت مولانا شاہ احمد نورانی کھڑے نظر آئے۔

نزولِ تخت

اچانک ایک منور درخشاں تخت آسمانوں سے اس باغ میں اُترتا ہوا نظر آیا۔ تخت پر ایک نورانی بزرگ تشریف فرما ہیں اور اُن کی دونوں جانب چار اور حضرات بھی ہیں، مجمع نے تخت آتا دیکھ کر یا محمدؐ یا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) پکارنا شروع کر دیا، میں نے ایک قریب کھڑے صاحب سے پوچھا یہ کون شخصیتیں ہیں تو اُس نے بتایا نادان تجھے معلوم نہیں کہ غریبوں کے والی، یتیموں کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور یہ دوسرے چار حضرات حضورؐ کے چاروں یار و خلفاء اربعہ (رضی اللہ عنہم) ہیں، جب میں نے ایک گروہ بزرگان کی بابت استفسار کیا تو اس نے بتایا کہ یہ اولیاء اللہ اقطاب وابدال حضرات کا اجتماع ہے، اور درمیان میں حضرت غوث الاعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تشریف فرما ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کے بعد اُس باغ میں ہر جانب ایسا نور ہی نور نظر آنے لگا جس کے بیان کرنے سے میں عاجز ہوں، میں نے اس نور میں ایسے پرندے بھی دیکھے جو زمین و آسمان کے درمیان بغیر سہارا کے موجود ہیں اور حرکت بھی نہیں کر رہے، جملہ حاضرین بھی کھڑے ہیں کوئی بھی بیٹھا ہوا نہیں۔

استقبال و قدم بوسی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری پر مولانا نورانی اور دیگر علماء کرام استقبال اور قدم بوسی کے لیے بڑھتے نظر آئے اس دوران نورانی میاں کا عمامہ سر سے گر گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اٹھا کر دوبارہ ان کے سر پر رکھ دیا اور اپنے دستِ مبارک سے اُن کو شاباش دی۔

اور علماء سے فرمایا مجاہد و کھڑے ہو جاؤ، پھر مجمع کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ میری اُمت کے مجاہد ہیں جن کے متعلق میں نے فرمایا کہ وہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں۔

پھر آپؐ کے ارشاد پر حضرت نورانی صاحب نے اس اجتماع میں تقریر فرمائی۔

دورانِ تقریر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "ٹھیک ہے، ٹھیک ہے" کے جملے بھی ارشاد

فرمائے، نورانی صاحب نے اپنی تقریر میں ایک جملہ یہ بھی کہا، اے میرے آقا کیا آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت ملنا ہے اور کیا کوئی اور بھی نبی بن سکتا ہے؟ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ ابی و امی نے ارشاد فرمایا:۔

"نہیں جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر اور جھوٹا ہے"

نورانی صاحب نے عرض کیا ہم اسی لیے ایسے لوگوں کی علیحدگی و اقلیت قرار دینے کی جدو جہد کر رہے ہیں، نورانی صاحب نے آخر میں کہا کہ یہ میرے وہ آقا ہیں کہ جب مدینہ منورہ جلوہ گر ہوئے تو اہلِ مدینہ نے اس طرح خیر مقدم کیا ؎

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعیٰ للّٰہ داع

مجدد مائۃ حاضرہ ان کی تقریر کے بعد حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک نحیف سے بدن مگر بڑی پیاری سی شکل کے ایک بزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا، یہ احمد رضا خاں بریلوی ہیں جو چودہویں صدی میں میری امت کے مجدد ہیں اور انہوں نے ہماری شان میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے ایک عربی نعت شریف پڑھی۔

بعد ازیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب نے یہ نعت شریف سنائی ؎

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے
سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

اس کے بعد حضرت نورانی صاحب نے سلام پڑھایا اور چند اشعار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے پڑھے، بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشارہ فرمانے

پر مولانا شاہ احمد نورانی نے سرکار کے وسیلہ سے دعا کی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے رہے، اس کے بعد وہ نورانی تخت اور نظارہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ (کتابچہ شاہ احمد نورانی صفحہ ۱۵۱ تا صفحہ ۱۵۲) مطبوعہ گوجرانوالہ

قارئین کرام:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تقریر کرنا تو درکنار آپ کی موجودگی میں اونچی آواز سے بولتے بھی نہیں تھے بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ پست آواز سے بات چیت کرتے تھے اور رب ذوالجلال کا حکم یہ ہے کہ پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے نہ بولو۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ (سورۃ الحجرات پ ۲۶)

(ترجمہ) "اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے مت بلند کیا کرو اور اور نہ اُن سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔"

رضاخانیوں نے اپنے نام نہاد مجدد اور مکروہ چہرے والی سرکار (نورانی) کو ممتاز کرنے کے لیے یہ حرکت کی اور افسانوی خواب گھڑا تاکہ لوگوں کو باور کرا سکیں کہ ہمارے ملاؤں کی شان بہت اونچی ہے اور ان دشمنانِ اسلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے میں قبر و حشر کا کوئی نقشہ سامنے نہیں رکھا ورنہ کوئی عام مسلمان بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ایسا ناپاک واقعہ تحریر نہیں کر سکتا۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب رضاخانیوں نے کوئی بات کی تو ان کی ہر بات سے گستاخی کی بُو ہی آئی۔

طرفہ تماشہ دیکھیے کہ رضاخانی لکھتے ہیں کہ نورانی میاں کے سر سے عمامہ گر گیا تو حضور نبی کریم نے اٹھا کر نورانی کے سر پر رکھ دیا، اس میں سراسر پیغمبر علیہ السلام کی سخت توہین ہے اور

اس کے ساتھ یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نورانی تقریر کرتے رہے اور نبی علیہ السلام ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، کے الفاظ سے تصدیق فرماتے رہے، یہ بہت بڑی گستاخی ہے کہ کوئی نام نہاد امتی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں تقریر کرے یہ بہت بڑی بدبختی کی بات ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے عظیم المرتبت صحابی آپ کی موجودگی میں مصلّی پر جانے کی آپ کے فرمانے کے باوجود جرأت نہ کریں اور یہاں تقریریں ہوں؟ شرم...... شرم..... ع

حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

اس کے ساتھ ہی رضاخانیوں سے سوال ہے کہ حضور علیہ السلام کے متعلق تمہارا خود ساختہ عقیدہ حاضر و ناظر کہاں گیا؟ جب پی، پی، پی (پیپلز پارٹی) والے نورانی صاحب کو پتھر مار رہے تھے اس وقت حضورؐ کہاں تھے اور آپؐ نے نورانی میاں کا دفاع کیوں نہ کیا؟

علاوہ ازیں اس من گھڑت خواب کے مقابلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:- من سبّ الانبیاء قُتِلَ..... الخ (الحدیث) جو شخص انبیاء کرام کی توہین کرے اُسے قتل کیا جائے۔

خدا تعالیٰ ایسی ناپاک جسارت سے ہر مسلمان کو بچائے، آمین ثم آمین۔



عیسیٰ مسیح فیل ہو گئے؟

> سوال: مسیح علیہ السلام لوگوں کی ہدایت کے لیے اتریں گے، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئینگے پس افضل کون؟
>
> جواب: دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے، امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سرانجام نہ دے سکے۔ اس لیے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے

(الفاروقی انوار شریعت ص ۲۳ مطبوعہ [illegible])

قارئین کرام: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمانوں پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں آپ کا واپس تشریف لانا ایک قطعی اور یقینی مسئلہ ہے۔ عنداللہ اس کی ہزاروں مصلحتیں اور حکمتیں ہیں جن کا علم اللہ رب العزت کے سوا کسی کو نہیں مگر اس سب کچھ کے باوجود مذہب اسلام اس قسم کی سنگین گستاخی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ کوئی بریلوی ملا اللہ رب العزت کے برگزیدہ نبی کو ناکامیاب اور بزدل یا فیل قرار دینے لگے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

کوئی نبی نہ تو اپنی نبوت میں ناکام ہوتا ہے نہ ہی فریضہ رسالت کی ادائیگی

مطبوعہ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

میں کسی طرح کی کوتاہی کرتا ہے ۔ اور نہ ہی کسی دنیوی طاقت، گروہ یا جماعت سے ڈر کر تبلیغ دین کو سر انجام دینے سے کسی لمحے رکتا ہے ۔ کیوں کہ اس طرح تو حق تعالیٰ کے علم، انتخاب یا قدرت پر اعتراض لازم آتا ہے کہ وہ کیسا خدا ہے جس نے فریضۂ رسالت جیسے اہم منصب کے لیئے ان لوگوں کا انتخاب کیا جو اتنے نااہل، کم ہمت اور معاذ اللہ بزدل تھے جو اپنا کام بخیر و خوبی سر انجام نہ دے سکے اور ذلیل ہو گئے ۔

پھر یہ کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ احمد رضا خاں صاحب اپنے آپکو تو بڑا کامیاب اور انگریز کی طرف سے سپرد کیئے گئے اپنے فریضۂ تکفیر میں بڑے سرخرو سمجھتے ہیں لیکن حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں اس طرح کی گھٹیا زبان استعمال کرتے ہوئے انہیں ذرہ برابر بھی شرم و حیا محسوس نہیں ہوئی پھر ذرا یہ نکتہ بھی قابلِ غور ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام مسلمانوں کے نزدیک تو قابلِ احترام اور فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں ان کی مساعی بھی قابلِ تعریف ہیں ۔ البتہ یہودیوں کے ہاں حضرت عیسٰی علیہ السلام کا کوئی مرتبہ و مقام نہیں بلکہ یہودی تو آپ کی توہین کا ارتکاب کرتے ہیں تو احمد رضا کا روحانی علمی اور نظریاتی سلسلہ نسب کہیں یہودیوں سے تو نہیں ملتا کہ انہوں نے اتنی بڑی جسارت کا مظاہرہ کر لیا ورنہ کوئی مسلمان تو اس قسم کی بات سوچ بھی نہیں سکتا ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بھی ہے ۔

مَن سَبَّ الانبیاء قُتِلَ ومَن سَبَّ الصحابہ جُلِدَ ۔ الحدیث

جو شخص انبیاء ؑ کی توہین کرے اسے قتل کیا جائے اور جو صحابہ کرام رض کی توہین کرے اسے درے مارے جائیں

نوٹ :۔ درج شدہ عبارت جامع الفتاوٰی المعروف انوارِ شریعت کے بارے میں بندہ ناچیز کی کتاب "اہل سنت و اہل بدعت کی پہچان" کا مطالعہ فرمائیں ۔

نبی سے زیادہ پیر کا حُسن

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے
پشت آئینہ نہ ہو انباز روئے آئینہ

حدائق بخشش ج ۳ ص ۱۴۳

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی زیادہ حسین ہیں آئینہ کی پشت آئینہ کے چہرے کی کیسے ہمسر ہو سکتی ہے۔

یہاں پر اعلٰے حضرت بریلوی نے آئینہ کی پشت کو حضرت یوسف علیہ السلام کا چہرہ قرار دیا ہے۔ اور آئینہ کے چہرہ کو حضرت عبدالقادر جیلانی کا چہرہ کہا ہے اسلامی عقائد کے مطابق یہ بات بڑی واضح ہے کہ کوئی ولی اپنی تمام تر ولایت اور فضیلت کے باوجود کسی درجے اور کسی پہلو کے اعتبار سے کسی نبی سے افضل تو کجا کسی نبی کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ حضرت یوسف علیہ السلام جلیل القدر نبی ہیں اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ ایک ولی اور اُمتی ؛ حضرت شیخ کی ولایت فضیلت اور مرتبہ و مقام بہت بلند ہے لیکن آپ کو کسی نبی کے برابر قرار دینا یہ بہت بڑا ظلم ہے چہ جائیکہ اُن کے حسن کو حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن سے فزوں تر (بہت زیادہ) قرار دیا جائے۔ ولی کی تعریف کرتے ہوئے نبی کی توہین کا پہلو اختیار کرنا یہ رضاخانی فلسفے میں تو کوئی مستحسن فعل ہو سکتا ہے۔ لیکن اسلام

مطبوعہ کتب خانہ اہلسنت جامع مسجد ریاست پٹیالہ

اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

چونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے فلما رأینہ اکبرنہ وقطعن ایدیھن

اس آیت میں اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کے حُسن و جمال کی تعریف فرما رہے ہیں کہ مصر کی عورتوں نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو ان کے حسن وجمال پر ایسی مست ہوئیں کہ انہوں نے پھلوں کو کاٹنے کی بجائے چھریوں سے اپنے ہی ہاتھوں کو کاٹنا شروع کر دیا اور اس کے برعکس اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ حسین وجمیل تھے۔ اب قارئین کرام خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ توہین انبیاء علیہم السلام اور گستاخیٔ رُسل کا مرتکب کون ہو رہا ہے؟

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

نبی پیر کا سوالی ہے؟

بریلوں کے مجدد صاحب شیخ عبد القادر جیلانی کی مدح سرائی کرتے ہوئے یوں ہذیان کے مرتکب ہوتے ہیں۔

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو اتیرا سائل ہے یا غوث

حدائق بخشش ج ۲ ص ۷

اس شعر میں پہلے آپ دو لفظوں کا مفہوم ذہن نشین فرمائیں۔ اس کے
بعد مراد شاعر کا تعین خود بخود ہو جائے گا۔ پہلے لفظ ہے سالک جو صوفیائے
کرام کی اصطلاح میں زاہد و عابد اور مجاہدہ و ریاضت کرنے والے پر بولا جاتا ہے
اور مراد اس سے اولیاء کرام ہوتے ہیں۔ اسی لئے طریقِ ولایت کو سلوک اور
اسے اپنانے والوں کو اہلِ سلوک کہتے ہیں۔

دوسرا لفظ واصل: پہنچا ہوا یا پہنچنے والا مگر صوفیائے کرام کی اصطلاح میں
ان لوگوں کو واصل کہتے ہیں۔ جو خداوند کریم کی قربتوں تک پہنچ چکے ہوں یعنی
انبیاء کرام۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سالک سے اولیاء کرام اور واصل سے انبیاء عظام
مراد ہوتے ہیں۔ اب اعلیٰ حضرت بریلوی کے شعر کا ترجمہ کیجیے جو یوں ہوگا کہ
اے غوث انبیاء کرام ہوں یا اولیاء کرام وہ سب کے سب آپ کے در کے سوالی اور
بھکاری ہیں۔ اب آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ کیا اس ایک ہی شعر میں بریلویوں
کی فرضی محبت کا بھرم ختم نہیں ہو جاتا؟

پیر نبی سے بلند ہے؟

بریلوی مذہب کے بانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی مدح و منقبت میں
اتنا غلو کرتے ہیں کہ آپکو آسمانِ معرفت کا چاند بنا کر بقیہ تمام مخلوق کو بشمول
فخرِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم آپکی ضیا پاشیوں سے فیض یافتہ یقین کرتے ہیں۔
فرماتے ہیں:

ہم تو ئی قطب جنوب و ہم تو ئی قطب شمال
نے غلط کردم محیط عالم عرفاں تو ئی

حدائق بخشش ج ۲ ص ۸۱

یعنی اے شیخ عبدالقادر جیلانی آپ شمال و جنوب کے قطب ہیں اور اگلے مصرعہ میں کہتے ہیں کہ نہیں۔ میں نے آپکو صرف شمال و جنوب کے قطب کہہ کر غلط حرکت کی ہے بلکہ آپ تو معرفت و خداشناسی کی تمام دنیا کو گھیرے ہوئے ہیں۔

ناظرین اگر آپ تھوڑی سی غور و فکر فرمائیں گے تو آپ پر واضح ہو جائے گا کہ اس شعر میں خبطی اعلیٰ حضرت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کا ارتکاب کیا ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے وہ دنیا ہے اور اسی دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں۔ اور اعلیحضرت بریلوی نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ آپ تمام دنیا کو معرفت و خداشناسی میں گھیرے ہوئے ہیں۔ یعنی تمام دنیا سے معرفت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ تو گویا حامی بدعت ماحی سنت اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شیخ عبدالقادر جیلانی کو معرفت و خداشناسی میں بڑھا ہوا کہا ہے جو سخت کفر ہے نیز اس شعر کے آخری مصرعہ میں اعلیٰ حضرت بریلوی کی علمی بساط بھی واضح ہو گئی کیوں کہ نے غلط کردم، خود غلط ہے، بلکہ اس جگہ غلط گفتم ہونا چاہیے تھا۔ اس شعر میں آپ نے دیکھ لیا کہ بریلویوں کے خبطی ملّاں اعلیٰ حضرت بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانی کی تعریف کرتے ہوئے اتنے آگے نکل گئے کہ خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر بیٹھے اور ایک مقام پر رضاخانی امت کا مولوی اہلسنت

والجماعت علماء دیوبند کی تردید میں اپنی اندھی قلم اس طرح چلاتے ہیں کہ جنہیں ان کے پیرو مرشد معرفت میں نبی علیہ السلام سے بھی فائق مانتے ہیں وہ انہیں کو بے دین قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فطرتی مشرک احمد یار خان گجراتی لکھتے ہیں کہ:۔

خدا تعالیٰ کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن۔ لہٰذا خدا کے لیے سکتا کہنا بے دینی ہے۔ جاء الحق صہ ۸۹

ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر باپ کے پیدا فرما دیں اور ہو سکتا ہے کہ باپ کے ہوتے ہوئے بھی کسی کو بیٹا نہ دیں اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ایک گنہگار کو بغیر عذاب دیئے جنت میں داخل فرما دیں۔ رضاخانی امت کے مولوی فطرتی مشرک احمد یار خاں کہتے ہیں کہ ایسے تمام جملے بے دینی پر مبنی ہیں اور شیخ عبدالقادر جیلانی فطرتی مشرک احمد یار خاں کے فتوے کے برعکس یوں فرماتے ہیں کہ

"اگر وہ چاہتا ہے تو اس کو ترک کر دیتا ہے اور ایسا کرنا اس کی قدرت میں ہے اور ممکنات و موجودات سب چیزوں پر اپنی عام قدرت سے اختیار رکھتا ہے۔" غنیۃ الطالبین صہ ۱۲۵

تو رضاخانی امت کے مولوی فطرتی مشرک احمد یار خاں کے فتوے سے شیخ جیلانی معاذ باللہ بے دین ٹھہرے اب آپ ہی بتائیں کہ ان لوگوں کو پاگل احمق کہوں یا کافر؟

بیچارہ اعلیٰ حضرت بریلوی مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناآشنا! تمام زندگی مختلف امراض میں مبتلا رہے اور اہل حق کے خلاف سازشوں کی جکڑ بندیوں میں الجھے رہنے کے سبب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعتوں کو بغور مطالعہ نہ کر سکا اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ کو عالم معرفت کے اوج وارتقاء تک یوں پہنچا دیتا

ہے جس سے نبی علیہ السلام کی واضح اہانت کا یقین ہو جاتا ہے اگر وہ اس نبی
اور معرفت و خدا شناسی کے تاجدار صلے اللہ علیہ وسلم کو بنظرِ عمیق دیکھ پاتا تو اسے
یہ کہنا پڑتا کہ آپ کی ذات کو زیر بحث لانا ہی فضول ہے۔ آپ کی ذات جب
جہاں سے گذر گئی وہ مقامات بھی معرفت خداوندی کے شاہکار بن گئے۔ آپ
جس پانی سے اپنے موئے مبارک دھولیں وہ زبانِ حال سے یوں کہنے پر مجبور

برق ہر موج میں ہے زلف ہی کا مزاج

جب سے وہ دریا پہ آکر بال اپنے دھو گیا

اور سورج کے پجاری جو اس کی شعاعوں اور کرنوں کو دیکھ کر اس کے
گرویدہ ہو چکے ہیں۔ اگر ایک نظر ہمارے آقا مدنی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیں

پھر آفتاب کو دیکھیں نہ آفتاب پرست

برق جو یار کے رخسار آتشیں کو تکیں

پیر کے پاس حضور کی حاضری

اعلیٰ حضرت بریلوی اپنی مایہ ناز کتاب میں لکھتے ہیں۔

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں

وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث حدائق بخشش حصہ ۲

خوباں چو گل بوعظ عبد القادر

اعیان رسل بوعظ عبد القادر

حدائق بخشش ج ۲ صفحہ

ولی کا کیا مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آئے غوث پاک آپ کی وعظ کی مجلس میں حاضری دیتے ہیں۔

اس شعر میں تو احمد رضا بریلوی نے حد ہی کر دی۔ تمام دنیا کا مرکز حضرت عبدالقادر جیلانی کو قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ تمام دنیا کا مرکز تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہے۔ احمد رضا خان بریلوی دراصل نبی علیہ السلام کی ختم نبوت کے قائل نہ تھے۔ اس شعر میں اسی اجرائے نبوت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ بندہ خدا کو ذرا بھی شرم و حیا نہ آئی، اتنی بڑی دلیری بغیر دلیل کے کیسے کی جا سکتی ہے۔ مسئلہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کا ہے کسی اور کے بارے میں کہتے تو ہم گرفت بھی نہ کرتے۔ کجا منشائے کائنات کی رفعت اور کجا شیخ عبدالقادر جیلانی۔ کروڑوں شیخ عبدالقادر جیلانی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کے تسمے پر قربان کیے جا سکتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی تو آپ کے غلاموں کے غلام تھے۔ ان کی محفل وعظ کو عظمت دینے کے لیے، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کا ذرا برابر بھی خیال نہ کیا۔



شکاری نبی؟

بریلوی مذہب کے مشہور مولوی احمد یار گجراتی اپنی مایہ ناز تفسیر جاءالحق میں لکھتے ہیں۔

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ: اے محبوب فرما دو کہ تم جیسا بشر ہوں، نیز اس آیت میں کفار سے خطاب ہے، چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہٰذا فرمایا گیا کہ اے کفار تم مجھ سے گھبراؤ نہیں میں تمہاری جنس سے ہوں یعنی بشر ہوں۔ شکاری جانوروں کی سی آواز نکال کر شکار کرتا ہے،، تفسیر جاءالحق صفحہ ۱۷۶

یہ بات کہ جنس غیر جنس سے نفرت کرتی ہے۔ اس لئے آپنے اپنے آپکو بشر کہا ہے۔ مشرکین مکہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی جنس سے مانتے تھے جھگڑا صرف مسئلہ توحید میں تھا۔ وہ بھی آپکی طرح اس بات کے قائل تھے کہ بشر نبی نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے قرآن نے ان کی بات کو نقل کرتے ہوئے فرمایا:-

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ

اگر قرآن بشر پر نازل ہوتا کسی اور مکہ اور طائف کے امیر آدمی پر نازل ہوتا تو غریب تیرے اوپر قرآن کیسے نازل ہو گیا۔ باقی رہی یہ بات کہ شکاری کے ساتھ تشبیہ دینا اوّلاً تو میرے نزدیک یہ کفریہ الفاظ ہیں۔ ایسی غلط تشبیہ کوئی محب رسول نہیں دے سکتا۔ ہاں منافق ذلیل سے توقع ہو سکتی ہے، مگر صحیح العقیدہ مسلمان ایسے

قبیح الفاظ نبی علیہ السلام کی شان میں استعمال کرنے کے لیئے تیار نہیں ہو سکتا سیرت کی کتابوں میں صحابی رسول حضرت خبیب رضؓ کے متعلق لکھا ہے کہ جب حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مشرکین مکہ سولی پر چڑھانے لگے تو کسی نے کہہ دیا کہ آج تیرا جی چاہتا ہوگا کہ کاش کہ میری جگہ پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے تو حضرت خبیب رضؓ نے آنکھیں سرخ کر کے شوخ الفاظ کے ساتھ فرمایا کہ اے بدبخت کیا کہہ رہے ہو حضرت خبیب رضؓ نے کہا کہ میری لاکھوں دفعہ جان نکلے تو مجھے اس میں کوئی تکلیف نہیں لیکن اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک کانٹا بھی لگے تو مجھے وہ بھی برداشت نہیں ہو سکتا،

ثانیاً بالفرض والمحال کسی دور دراز کی تاویل کر کے تشبیہ جائز ہو، لیکن پھر بھی تشبیہ غلط ہے، کیونکہ کوئی شکاری شکار کرنے سے پہلے شکار کو مطلع نہیں کرتا بلکہ دھوکہ دے کر شکار کرتا ہے العیاذ باللہ تمام عمر حضور صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دھوکہ دیتے رہے۔ ؟

بریلوی مذہب والوں سے چند سوالات

۱۔ انبیاء کے ماسوٰی کسی اور نوری نے بھی اپنے آپکو کبھی بشر کہا ہے یا نہیں؟

۲۔ انبیاء کی پیدائش ہوتی ہے تو یہ کیا کسی اور نوری کے ماں باپ ہیں یا نہیں؟

۳۔ کوئی نوری جنت میں مخدوم ہو کر رہے گا یا نہیں؟

۴۔ آجتک کسی نوری کی موت آئی ہے کہ نہیں؟

۵۔ نور تمام انبیاء ہیں یا صرف حضور علیہ السلام ہیں۔؟

۶۔ آدم علیہ السلام نوری مخلوق ہیں یا بشر؟

۷۔ حضور علیہ السلام کے والد حضرت عبداللہ اور والدہ حضرت آمنہ نور ہیں یا بشر؟

۸۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد نور تھی یا بشر؟

۹۔ آپ کی ازواج مطہرات نور تھیں یا بشر ؟

۱۰۔ کیا آجتک کسی نوری کی شادی ہوئی ہے یا نہیں ؟

۱۱۔ کیا نوری نیند کیا کرتے ہیں ؟

۱۲۔ کیا نوری مخلوق کھایا پیا کرتی رہے ؟

۱۳۔ جس وقت آدم علیہ السلام کو نوریوں نے سجدہ کیا تو اس وقت آپ کا شمار ساجدین میں ہوا یا مسجودین میں ہوا ؟

پڑا دل جلوں سے فلک کو کام نہیں
جلا کے راکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں

نوٹ : کتاب جاء الحق بیرون بدعت روڈ اندرون شرک روڈ (یعنی نوری کتب خانہ بازار علی ہجویری) سے بھی دستیاب ہے۔

جماع کے وقت نبی کی حاضری

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم زوجین کے جفت (ہمبستری) ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں"

مقیاس حنفیت صہ ۲۸۲

بریلوی مذہب کے مشہور مولوی محمد عمر اچھروی اپنی مایہ ناز تصنیف مقیاس حنفیت میں یوں لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میاں بیوی کے جماع کے وقت موجود ہوتے ہیں اور سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ حضور علیہ السلام کے حاضر و

ناظر ہونے کی کھلی دلیل ہے، محمد عمر اچھروی بریلوی نے مسلم شریف کی ایک حدیث کو نہایت غلط معنی پہنانے کی کوشش کی ہے اور اپنی جہالت کا کھلم کھلا ثبوت دیا ہے۔ فطرتی مشرک منکر اعظم محمد عمر اچھروی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے یہ واضح کر دیا ہے کہ جہالت اور خرافات و بدعت کا نام بریلوی مذہب ہے اور فطرتی مشرک مذکور یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ زوجین کے خلوت کے وقت بھی حضور علیہ السلام حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔

اس عقل کے اندھے نے اس قدر دلیری کی کہ حدیث شریف کا مفہوم تبدیل کرنے میں کوئی خوف خدا محسوس نہیں کیا اور نہ ہی دنیا کے کسی خطہ میں اہلسنت والجماعت کے کسی عالم نے یہ شرح بیان کی ہے۔

حدیث شریف کی شرح میں خیانت کرنا یہ بریلوی مذہب کے ملاؤں کا وطیرہ ہے۔ حدیث شریف کی یہ شرح جس میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جو سفر سے واپس آئے ان کا بچہ فوت ہو چکا تھا۔ سوائے بیوی کے کسی اور کو علم نہیں تھا۔ نیک بخت بیوی نے بچہ پر کپڑا ڈال دیا۔ صحابی کے پوچھنے پر جواب دیا کہ بچہ کو سکون ہے۔ رات کا وقت تھا۔ کھانا کھانے کے بعد پھر بیوی ہمکپاس جانے کی رغبت ہوئی۔ اور پھر سو گئے۔ اور صبح کی نماز پڑھ کر جب گھر واپس آئے تو بیوی نے اطلاع دی کہ بیٹا اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو چکا ہے تو بیٹے کی موت کا افسوس ہوا۔ صبح جب خدمت اقدس میں حاضری ہوئی تو بقول رضا خانی محمد عمر اچھروی کے حضرت ابو طلحہ کو حضور علیہ السلام نے اعرستم البیلۃ فرمایا حقیقت یہ ہے کہ ان الفاظ کا حاضر و ناظر کے ساتھ قطعاً تعلق نہیں۔

اس حدیث سے بریلوی طالطیاں۔ل

بیوی کے پاس رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا ثابت

کرتا ہے۔ میں اس مسئلے کے فیصلے کو ناظرین کی رائے پر چھوڑتا ہوں کہ آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے یا تعظیم۔ اور اگر رضاخانی امت اس مسئلہ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر قیاس کریں تو آپ جواب میں اتنا فرمادیں کہ یہ عجیب منطق ہے کہ تمہارا جی چاہے تو حضورؐ کے مقام سے شیخ عبدالقادر جیلانی کا مقام بڑھادو کبھی احمد رضا خان بریلوی کو ساقیٔ کوثر کہدو اور جب کہیں پھنس جاؤ تو خدا پر قیاس کرنے لگ جاؤ۔

خدا تعالیٰ پر قیاس کرنے کا معنیٰ تو یہ ہوگا کہ پھر تم نبی کریم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرح مانتے ہو،

درحقیقت بریلوی مذہب میں نبی علیہ السلام کو اور اولیاء کرام حتّٰی کہ کرشن کنہیا کافر ان سب کو حاضر و ناظر مانتے ہیں۔

اعلیحضرت بریلوی کی یہی تعلیم ہے کہ خدا تعالٰے کو حاضر و ناظر ماننے والے کو کافر مرتد اور بے دین کہو۔ بریلوی کتب میں یہ عبارت موجود ہے کہ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر ماننا بے دینی ہے اور خدا تعالیٰ کو ہر جگہ موجود ماننا کفر ہے

علاوہ ازیں امام فقیہ و حافظ، محدث، مفسر، محقق، فاضل، مناظر اور زاہد علیؒ بن ابی بکرؒ (المتوفی ۵۹۳ھ) صاحب ہدایہ اپنی کتاب التجنیس ص ۲۹۷ میں اور علامہ، عدیم النظیر، فرید الدہر، مجتہد فی المسائل طاہر بن احمدؒ (المتوفی ۵۴۲ھ) خلاصۃ الفتاوی ج ۴ ص ۳۵۴ میں اور فقیہ وقت جامع علوم امام عبد الرحیم (المتوفی ۶۱۰ھ) فصولِ عمادیہ ص ۶۴ میں اور امام محمدؒ بن محمد الخوارزمی المشہور بالبزازیؒ (المتوفی ۸۲۷ھ) فتاوی بزازیہ ص ۳۲۵ میں اور المحدث الکامل اور فقیہ وقت علامہ بدر الدین عینیؒ (المتوفی ۸۵۵ھ) عمدۃ القاری جلد ۱۱ ص ۵۲۰ میں اور محقق کامل حافظ ابن الہمام محمدؒ بن عبد الواحدؒ (المتوفی ۸۶۱ھ) مسایرہ

مع المسامرہ ج ۲ ص ۸۸ میں اور فقیہہ و محدث علیؒ بن سلطان رحمۃ اللہ المتوفی ۱۰۱۴ھ المعروف بملا علی قاری الحنفی شرح فقہ اکبر ص ۱۸۵ میں اور علامہ ابن عابدین الحنفی رحمۃ اللہ المتوفی ۱۲۵۲ھ) شامی ج ۲ ص ۳۰۶ اور اسیطرح دیگر معتبر اور مستند حضرات فقہاء احناف رحمۃ اللہ اس کی تصریح کرتے ہیں کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضور علیہ السلام کو علم غیب حاصل تھا یا آپ حاضر و ناظر ہیں تو وہ قطعاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

حضرات! آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ حضرات فقہاء احناف کے نزدیک یہ مسئلہ اتنا واضح اور بے غبار ہے کہ وہ بغیر کسی خوف اور لومۃ لائم کے ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں۔ جو حضور علیہ السلام کو ہر جگہ حاضر و ناظر اور عالم الغیب تسلیم کرتا ہے۔

تمام ذمہ دار اور محقق علماء احناف سو فیصدی اس پر متفق ہیں اور یہی اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے اب رضاخانی امت ہی سینہ پر ہاتھ رکھ کر اور ٹھنڈے دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر اور دل میں قبر اور آخرت کا خوف رکھ کر انصاف سے بتائے کہ حنفی کون ہے؟

علماء دیوبند یا بریلوی؟

اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کو وہابی کہنے والو ذرا غور تو کرو!

شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پر حماقت تو دیکھیے!!

مندرجہ بالا حوالہ جات اس حنفیت کی تفصیل بندہ ناچیز کی کتاب "اہل سنت و اہل بدعت کی پہچان" میں تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں۔

قبروں میں شب باشی!

> انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ ملفوظات احمد رضا خان بریلوی حصہ ۳ ص ۳۲

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی تو یہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

واخرج البیہقی فی کتاب حیوۃ الانبیاء عن انس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون

(رواہ البیہقی)

ترجمہ: اور کہا بیہقی نے حیاۃ انبیاء میں روایت ہے حضرت انس رض سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں۔

وذکر عینی البخاری لان الانبیاء علیہم السلام احیاء عند ربھم یرزقون فلا مانع ان یحجوا فی ھذا الحال کما ثبت فی صحیح مسلم من حدیث انس ان علیہ السلام رأی موسیٰ قائماً فی قبرہ یصلی۔ عینی البخاری جلد رابع صفحہ ۴۳

ترجمہ: اور ذکر کیا عینی بخاری نے کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اپنے

مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

رب سے رزق ملتا ہے۔ پس کہا ہے کہ ہم حجت پکڑیں اس حال میں جیسا کہ ثابت ہے صحیح مسلم سے حدیث انس رضؓ میں کہ تحقیق نبی علیہ السلام نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے

عن انس رضؓ عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال ان الانبیاء لایترکون فی قبورھم بعد اربعین لیلۃ ولکن ھم یصلّون بین یدی اللّٰہ حتّٰی ینفخ فی الصور -

حاوی الفتاوٰی المجلد الثانی صـ ۲۶۵

ترجمہ: حضرت انس رضؓ سے ایک دوسری روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بیشک انبیاء نہیں چھوڑے جاتے اپنی قبور میں چالیس رات کے بعد ولیکن وہ اللّٰہ کے لیے نماز پڑھیں گے قیامت تک ''

لیکن مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنے ملفوظات میں لکھا ہے کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں شب باشی فرماتے ہیں۔ مرزائیوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام پر الزام تراشی کی ہے لیکن احمد رضا مرزا قادیانی سے بھی بڑھ گئے کہ انہوں نے تمام انبیاء کو الزام کا نشانہ بنا کر مرزائیوں سے نمبر لے گئے۔

حضور علیہ السلام اپنے روضہ مبارکہ میں زندہ ہیں اور عالم برزخ کے مناسب وہاں نمازیں پڑھتے ہیں۔ ذکر الٰہی اور عبادت میں مشغول ہیں۔ لیکن رضاخانی مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں ازواجِ مطہرات کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ یہ کتنا غلیظ اور گمراہ کن عقیدہ ہے، احمد رضا خان بریلوی نے اپنے غلیظ عقیدے کی حمایت میں محمد بن عبدالباقی کو بھی شامل کرتے ہیں۔

علماء دیوبند اہلسنت والجماعت ہر اس شخص سے بیزار ہیں جو ایسی لغویات
کہے پھر اس کی بھی تحقیق چاہیئے کہ محمد بن عبدالباقی نے یہ لغویات کہاں کہی ہیں۔
ہو سکتا ہے کہ اس بیچارے پر جھوٹ ہی باندھا گیا۔ ہمیں بہرحال اعلیحضرت
بریلوی نے نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی شدید
توہین کی ہے۔ احمد رضا خان نے انبیاء علیہم السلام کی شان میں بڑی لغو اور
بے حیائی کی بات کہہ کر کفر کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ شب باشی کا لفظ فاحشہ
عورتوں پر بولا جاتا ہے اور یہ نہایت قبیح لفظ ہے جو اعلیحضرت نے انبیاء
علیہم السلام کے لیے استعمال کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کی اس قسم کی
گندی عبارات کو پڑھنے سے انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ احمد رضا خان
انگریز حکومت کا رجسٹرڈ شدہ بدبخت تھا۔ ورنہ عام مسلمان بھی انبیاء
علیہم السلام کی شان میں شب باشی کا لفظ بالکل استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ
اس لفظ میں انبیاء علیہم السلام کی سراسر توہین ہے مگر جو شخص انبیاء علیہم السلام
کی شان میں اپنی زبان کو گندگی سے آلودہ کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں
کرتا اور اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھتا ہے اور اس آدم نما ابلیس نے انبیاء علیہم السلام
کی شان میں زہر اگلنے میں کوئی خوفِ خدا محسوس نہیں کیا۔ اور جس بدبخت
کا دماغ شیطانی چالوں کا مرکز ہو اس سے اس قسم کے افعالِ شنیعہ اور حرکات
قبیحہ کی امید رکھی جا سکتی ہے۔ مگر جنہیں شریعت کا پاس نہ ہو، قرآن پر
عمل کرنے کو تیار نہ ہوں اور جنکی بچپن ہی سے عادات بگڑ چکی ہوں وہ
کب کوئی عقلمندی اور ہوش و حواس کو قائم رکھتے ہوئے بات کرے گا!
جب رضا خانی مذہب اوّل تا آخر مذہب اسلام سے متصادم و متضاد نظریات
و خرافات اور بدعات کا نام ہے جس کا شریعت محمدی کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں۔

رضاخانی سلام

امامِ برحق احمد رضا سلام علیک
جنابِ نائبِ غوث الوریٰ سلام علیک
ستائے حشر میں گر مہر کی تپش ہمکو
چھپائے ہم کو زیرِ ردا سلام علیک
ہمیشہ سر پہ غلاموں کے یہ رہیں قائم
جنابِ مصطفیٰ احمد رضا سلام علیک

مدائح اعلیٰ حضرت صد ۲۹

ان اشعار سے صاف ظاہر ہے کہ احمد رضا خان بریلوی نے اپنے نبی ہونے کی صراحت کردی اور اس کی امت نے اسے نبی مان کر اس پر درود بھی بھیجا اور سلام بھی پڑھا۔ نیز رضاخانی اُمت نے اپنے مختلف کلمے گھڑ لیے ہیں جو رضاخانی کتُب میں موجود ہیں۔ اب بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ رضاخانیت ایک جدید دین اور نئے احکام کا نام ہے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب رضاخانی مذہب ایک مستقل غیر سماوی مذہب کا نام ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح دینِ اسلام ایک مستقل ملّت ہے جو مشتمل ہے پانچ ارکان پر اور انہیں ارکانِ خمسہ کی تفسیر کا نام اسلام ہے تو رضاخانی مذہب بھی کچھ ارکان پر مشتمل ہوگا۔ آپ تعجب کیے بغیر یقین ملنیے کہ میں نے ان کی تمام کتب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا اور اس کوشش میں رہا کہ اس رضاخانی مذہب کے ارکان کیا ہیں۔ تو بڑی محنت کے بعد بالآخر میں ان کے مذہب کے ارکان تلاش

کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

رضاخانی مذہب کے لرزہ خیز ارکانِ خمسہ

نمبر۱: جب تک دنیا میں رہو جھوٹ بولتے رہو۔

نمبر۲: اپنی جماعت کے علاوہ سب کو کافر کہو۔

نمبر۳: خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر ماننے والے کو کافر اور بے دین کہو اور انبیاء اور اولیاء اللہ حتیٰ کہ کرشن کنہیا کافر کو حاضر و ناظر مانو۔

نمبر۴: مکہ اور مدینہ کے آئمہ کرام کو کافر کہو۔

نمبر۵: طوائف اور رنڈیوں کا مال و شیرینی خوب دل کھول کر کھاؤ اور ان سے تعلقات وابستہ رکھو۔

کسی مذہب کی خوبی اور سچائی کا اندازہ اس کے منشور سے کیا جاتا ہے آپ رضاخانی مذہب کی حقانیت اور حسن و خوبی کا اندازہ اس کے ارکان (منشور) سے لگالیں۔ نیز ان کے عقل کی داد دیں کہ اصول و ارکان کیسے ڈھونڈے اور وضع کیے ہیں۔ دراصل جس سینہ سے قرآن و حدیث کی عظمت اٹھ چکی ہو تو وہ سینہ شرک و بدعت کا مرکز بن جاتا ہے

بریلویوں کے کلمے

چشتی رسول اللہ

(۱) ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں فرمایا پڑھو۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ چشتی رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں چشتی اللہ کا رسول ہے۔

(فوائد فریدیہ صـ۸۳ مطبوعہ ڈیرہ غازی خاں)

۲۔ محکم دین رسول اللہ

پیر محکم دین کے پاس ایک شخص مرید ہونے کے لیے آیا بعد بیعت اس سے کہا پڑھو۔

لا الٰہ الا اللہ محکم دین رسول اللہ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محکم دین اللہ کا رسول ہے۔

(تذکرۂ غوثیہ صـ ۱۱۰ مطبوعہ گنج شکر اکیڈمی لاہور)

۳۔ شبلی رسول اللہ

حضرت ابوبکر شبلیؒ کی خدمت میں دو شخص بارادہ بیعت حاضر ہوئے فرمایا کہو۔

لا الٰہ الا اللہ شبلی رسول اللہ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں شبلی اللہ کا رسول ہے۔

(تذکرۂ غوثیہ صـ ۳۲۳ مطبوعہ گنج شکر اکیڈمی لاہور)

۴۔ معین الدین رسول اللہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ المتوفی ۶۲۵ھ کی سوانحعمری ملقب بہ "انوارِ خواجہ" میں مذکور ہے کہ ایک شخص حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے حاضر ہوا آپ نے اس کے سامنے وہی شرط پیش کی جو حضرت شبلیؒ نے اپنے مرید کے سامنے پیش کی تھی اس شخص نے وہ شرط قبول کی، تو آپ نے فرمایا کہ پڑھو۔

لا الٰہ الا اللہ معین الدین رسول اللہ
(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں معین الدین اللہ کا رسول ہے)

۵؎ جو وقت اخیر میں ہو تیاری | نظر میں صورت رہے تمہاری
زبان پر کلمہ یہی ہو جاری | کہ یا محمد معین خواجہ

(ہفت اقطاب ص ۱۶۷ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آخری وقت مومن کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو جو انسان پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے اور آخری کلام یہی ہو تو پھر وہ جنتی ہے اور ہر مسلمان یہی خواہش کرتا ہے کہ جب میں اس فانی دنیا سے رخصت ہوں تو میری زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو۔ لیکن اہل بدعت کا عقیدہ شریعت محمدی سے بالکل الگ ہے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ مرتے وقت زبان پر کلمہ یا محمد معین خواجہ ہو۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی نبی ہے؟

ناظرین کرام! اب میں آپ کو بتلاؤں گا کہ رضا خانی اپنے نام نہاد مجدد احمد رضا خان بریلوی کو نبی مانتے ہیں۔ ہم سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتے ہیں بلکہ امام الانبیاء تسلیم کرتے ہیں، اس لیے ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بایں الفاظ درود شریف پڑھتے ہیں:۔

مسلمانوں کا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

مسلمانوں کے درود شریف کے مقابلہ میں آپ رضا خانیوں کا درود ملاحظہ فرمائیں جو رضا خانی شجرہ طریقت میں بایں الفاظ مرقوم ہے۔

بریلویوں کے درود

۱۔ مولوی احمد رضا خاں بریلوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلٰى الْمُلْهَمِ إِمَامِ أَهْلِ السُّنَّةِ مُجَدِّدِ الشَّرِيْعَةِ الْعَاطِرَةِ مُؤَيِّدِ الْمِلَّةِ الطَّاهِرَةِ حَضْرَتِ الشَّيْخِ أَحْمَدْ رِضَا خَانْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالرِّضَا السَّرْمَدِيِّ ۔

(شجرہ طیبہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ ص ۱۳)

۲۔ مولوی احمد رضا پر درود

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا وَسَنَدِنَا وَحَبِيْبِنَا وَشَفِيْعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَابْنِهِ الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ وَشَهِيْدِ مَحَبَّتِهِ الْإِمَامِ الْأَكْرَمِ وَوَارِثِ عُلُوْمِ وَسَالِكِ الطَّرِيْقَتِهٖ مَوْلَانَا وَمَاْوٰنَا أَحْمَدْ رِضَا الْبَرِيْلَوِيْ وَعَلٰى جَمِيْعِ مُحِبَّتِهٖ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

(بہارِ عقیدت ص ۳۲ مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

قارئینِ کرام! یہی وہ درود ہے کہ جس کو اہلسنت والجماعت مردود سمجھتے ہیں ۔

اور اسی نام نہاد نبی پر مذکور بالا درود نہ پڑھنے والے شخص کو وہابی قرار دیتے ہیں۔

ہم اس درود کو پڑھتے ہیں اور پڑھیں گے کہ جس کا ثبوت شریعت محمدی میں موجود ہے اور رضاخانیوں کے خود ساختہ درود کو اہلسنت والجماعت باطل سمجھتے ہیں علاوہ ازیں رضاخانیوں کو چاہیئے کہ نماز میں درود ابراہیمی کی بجائے رضاخانی درود پڑھا کریں جو بریلوی شجرۂ طریقت میں لکھا ہوا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ رضاخانی نماز کے اندر احمد رضا بریلوی پر درود بھیجتے ہوں، میرے سادہ لوح مسلمان بھائیو! رسوائے زمانہ مولوی احمد رضاخاں بریلوی پر درود پڑھنا چہ معنی دارد؟

نوٹ:۔ مذہب اسلام کا اصول یہ ہے۔

والذی انہ یفرق بین وبین الصلوۃ ..... الخ

فالصلوۃ مخصوصۃ علی المذہب الصحیح بالانبیاء والملئکۃ۔

(فصول شرح اصول مشج ص۳)

۳۔ مولوی حامد رضاخاں بریلوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَّعَلَی الشَّیْخِ حُجَّۃِ الْاِسْلَامِ مَوْلَانَا حَامِدُ رَضَاخَاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرۂ طریقت قادریہ رضویہ ص۱۳)

۴۔ مولوی محمد مصطفےٰ رضا بریلوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَّعَلَی الشَّیْخِ زُبْدَۃِ الْاَتْقِیَاءِ الْمُفْتِی الْاَعْظَمِ بِالْھِنْدِ مَوْلَانَا مُحَمَّد مُصْطَفٰی رَضَا الْقَادِرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (شجرۂ طریقت ص۱۳)

۵۔ مولوی ابراہیم رضا بریلوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَّعَلَی الشَّیْخِ الْمُفَسِّرِ الْاَعْظَمِ مَوْلَانَا اِبْرَاھِیْمَ رَضَا الْقَادِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرہ طریقت قادریہ رضویہ ص۱۴)

۶۔ مولوی محمد ریحان رضا بریلوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَّعَلَی الشَّیْخِ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ رَیْحَانْ رَضَا الْقَادِرِیِّ مَدَّ اللّٰہُ ظِلَّہٗ ــــ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْفَقِیْرِ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ جَمِیْعًا وَّعَلٰی سَائِرِ اَوْلِیَائِکَ وَعَلَیْنَا وَبِھِمْ وَلَھُمْ وَفِیْھِمْ وَمَعَھُمْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اٰمین۔ (شجرہ طریقت ص۱۴)

۷۔ اچھے میاں بریلوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ الشَّاہْ اَبِی الْفَضْلِ شَمْسِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ آلِ اَحْمَدْ اچھے میاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (شجرہ طریقت ص۱۲)

۸۔ شاہ آل رسول احمد مارہروی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ

الکریمِ الشاہ آلِ رسولِ الاحمدیِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(شجرۂ طریقت رضویہ قادریہ ص۱۲)

۹ ابو الحسین احمد نوری مارہروی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الْکَرِیْمِ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ نُوْرِ الْعَارِفِیْنَ سَیِّدِیْ اَبِی الْحُسَیْنِ اَحْمَدَ النُّوْرِیِّ الْمَارَھْرَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا۔

(شجرہ طریقت ص۱۲)

۱۰ شیخ سید احمد کالپوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی السَّیِّدِ اَحْمَدَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (شجرۂ طریقت ص۱۱تا۱۱)

۱۱ سید فضل اللہ کالپوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی السَّیِّدِ فَضْلِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (شجرۂ طریقت ص۱۱)

۱۲ شاہ برکت اللہ مارہروی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی السَّیِّدِ الشَّاہ بَرَکَۃِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرہ طریقت ص۱۱)

۱۳ شاہ آل محمد مارہروی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ الشَّاہ آلِ مُحَمَّدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرہ طریقت ص۱۱)

۱۴ شاہ حمزہ مارہروی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ الشَّاہ حَمْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (شجرہ طریقت ص۱۱)

۱۵ شیخ محمد بھکاری کاکوروی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی الشَّیْخ مُحَمَّدٍ بھکاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرہ طریقت ص۹تا۱۰)

۱۶ قاضی ضیاء الدین لکھنوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی الْقَاضِی ضِیَاءُ الدِّیْنِ الْمَعْرُوْفِ بِالشَّیْخ جِیا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرہ طریقت صفحہ ۱۰)

۱۷۔ شیخ جمال الاولیاء فتحپوری پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی الشَّیْخِ جَمَالِ الْاَوْلِیَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔ (شجرہ طریقت ص۱)

۱۸۔ شیخ سید محمدؒ کالپوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ مُحَمَّدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔ (شجرہ طریقت ص۱)

۱۹۔ شیخ سید حسن بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ حَسَنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔ (شجرہ طریقت ص۸تا۹)

۲۰۔ شیخ سید احمد جیلانی بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ اَحْمَدَ الْجِیْلَانِیْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔ (شجرہ طریقت ص۹)

۲۱۔ شیخ بہاؤ الدین دولت آبادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی الشَّیْخِ بَهَاءِ الدِّیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(شجرہ طریقت صفحہ ۹)

۲۲۔ شیخ سید ابراہیم دہلوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ اِبْرَاھِیْمَ الْاِیْرِجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرۂ طریقت ص۹)

۲۳۔ شیخ سید موسیٰ بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (شجرۂ طریقت ص۸)

۲۴۔ شیخ سید علی بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (شجرۂ طریقت ص۸)

۲۵۔ شیخ محی الدین ابونصر بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ مُحْیِ الدِّیْنِ اَبِیْ نَصْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرۂ طریقت ص۸)

۲۶۔ شیخ ابوصالح نصر بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی

السَّیِّدِ اَبِیْ صَالِحٍ نَصْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (شجرۂ طریقت ص۸تا۸)

۲۷۔ شیخ تاج الدین عبد الرزاق بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ اَبِیْ بَکْرٍ تَاجِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (شجرۂ طریقت ص۷)

۲۸۔ شیخ عبد القادر جیلانی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ غَوْثِ الثَّقَلَیْنِ وَغَیْثِ الْکَوْنَیْنِ الْاِمَامِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْحَسَنِیِّ الْحُسَیْنِیِّ الْجِیْلَانِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی جَدِّہِ الْکَرِیْمِ وَعَلَیْہِ وَعَلٰی مَشَائِخِہِ الْعِظَامِ وَاُصُوْلِہِ الْکِرَامِ وَفُرُوْعِہِ الْفِخَامِ وَمُحِبِّیْہِ وَالْمُنْتَمِیْنَ اِلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَبَدًا۔

(شجرۂ طریقت ص۶تا۷)

۲۹۔ شیخ ابو سعید مخزومی بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الشَّیْخِ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْمَخْزُوْمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ (شجرۂ طریقت ص۶)

۳۰۔ شیخ ابو الحسن علی ھکاری پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الشَّیْخِ

اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ الْقُرَشِیِّ الْھَکَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرہ طریقت ص۶)

۳۱۔ الشیخ ابو الفرح الطرطوسی بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی الشَّیْخِ اَبِی الْفَرَحِ الطَّرْطُوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرہ طریقت ص۶)

۳۲۔ شیخ عبد الواحد تمیمی بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی الشَّیْخِ اَبِی الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِیْمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرہ طریقت ص۵)

۳۳۔ شیخ ابوبکر شبلی بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی الشَّیْخِ اَبِی بَكْرِ نِ الشِّبْلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (شجرہ طریقت ص۵)

۳۴۔ شیخ جنید بغدادی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی الشَّیْخِ جُنَیْدِ نِ الْبَغْدَادِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرہ طریقت ص۵)

۳۵۔ شیخ سری سقطی بغدادی پر درود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلٰى الشَّيْخِ سَرِيِّ بْنِ السَّقَطِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ (شجرہ طریقت ص۵)

۳۶۔ شیخ معروف کرخی بغدادی پر درود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلٰى الشَّيْخِ مَعْرُوْفِ بْنِ الْكَرْخِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ (شجرہ طریقت ص۵،۶)

۳۷۔ امام علی بن موسیٰ رضا پر درود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلٰى السَّيِّدِ الْإِمَامِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

(شجرہ طریقت ص۶)

۳۸۔ امام موسیٰ کاظم بن جعفر پر درود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلٰى السَّيِّدِ الْإِمَامِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ نِ الْكَاظِمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

(شجرہ طریقت ص۶)

۳۹۔ امام جعفر صادق بن محمد پر درود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى الْمَوْلٰى السَّيِّدِ الْإِمَامِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الصَّادِقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

(شجرہ طریقت ص۶)

۴۰ امام محمد باقر بن علی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ الْاِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ نِ الْبَاقِرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔

(شجرۂ طریقت ص۳)

۴۱ امام علی بن حسین زین العابدین پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ الْاِمَامِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔ (شجرۂ طریقت ص۳)

۴۲ امام حسینؓ پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ الْاِمَامِ حُسَیْنِ الشَّھِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(شجرۂ طریقت ص۳)

۴۳ حضرت علیؓ پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلٰی السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہٗ۔

(شجرۂ طریقت ص۲)

۴۴ مولوی حشمت علی بریلوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلٰی مَوْلَانَا عَبْدِکَ الْفَقِیْرِ اَبِی عُبَیْدِ الرِّضَا مُحَمَّدْ حَشْمَتْ عَلِی لَکْھْنَوِی غفر اللہ تعالیٰ۔ (بحوالہ رضاخانی دین)

۴۵ پیر جماعت علی شاہ پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَیِّدِنَا وَھَادِیْنَا وَمُرْشِدِنَا وَمَخْدُوْمِنَا حَافِظ سَیِّد جماعت علی شاہ صاحب۔

(از فیضانِ علی پور المعروف انوار تیرا شاہ ص۶ بحوالہ رضا خانی دین)

قارئین کرام! آپ نے رضا خانیوں کے عشق و محبت کا اندازہ لگا لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی حقارت کے ساتھ یعنی صرف علی محمد اور ایک رضا خانی پیر جماعت علی کا نام لیتے وقت بڑی فراخدلی کے ساتھ بڑے بڑے القابات لگا کر اور نہایت ادب و احترام سے یعنی کہ سید و ہادی و مرشد و مخدوم و حافظ و سید وغیرہ ذکر کیے ہیں مگر ان آدم نما ابلیسوں کے دلوں میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا عزت ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ رضا خانیوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ اقدس کو صرف اپنے لیے ڈھال بنایا ہوا ہے، حقیقت یہ ہے کہ بریلویوں نے شریعتِ محمدی کو نامکمل سمجھ کر رضا خانی شریعت پر بڑی مضبوطی سے عمل پیرا ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جاہل عوام کو بھی گمراہی کی طرف دعوت دیتے ہیں کیونکہ اعلیٰحضرت بریلوی کی یوں وصیت ہے کہ "میرے دین و مذہب پر چلو اور لوگوں کو بھی چلنے کی دعوت دو، یہ ہر فرض سے اہم فرض ہے۔" اس لیے بریلویوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے دین کو پس پشت ڈال کر رضا خانی دین پر عمل پیرا ہیں اور بریلوی ملاؤں نے رضا خانی دین کو اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھا ہوا ہے۔

۴۶ عارف اللہ قادری بریلوی پر درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ جَمِيْعًا وَعَلٰى

عَبۡدِكَ الضَّعِيۡفِ مُحَمَّدۡ عَارِفِ اللّٰهِ الۡقَادِرِیۡ غُفِرَلَهٗ، وَ بَارِكۡ عَلَيۡهِ وَ عَلَيۡهِمۡ جَمِيۡعًا وَّ عَلٰى سَائِرِ اَوۡلِيَائِكَ وَ عَلَيۡنَا بِهِمۡ وَ لَهُمۡ وَ فِيۡهِمۡ وَ مَعَهُمۡ يَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِيۡنَ ۔

(شجرہ طیبہ از عارف اللہ قادری بریلوی ایڈیٹر ماہنامہ "سالک" راولپنڈی منقول از ہفت روزہ "پاکستانی" فیصل آباد ۷ رفروری ۱۹۵۷ء بحوالہ "سیفِ رحمانی")

قارئین کرام : الحمد للہ بندہ نے مختصر طور پر رضا خانی کتب سے ثابت کر دیا ہے کہ اہلِ بدعت رضا خانی ملاؤں کا خدا، رسول، کلمہ، درود، مکہ، مدینہ، مشکل کشا، رحمۃ للعالمین تمام امتِ محمدیہ سے الگ ہے، مبتدعین یعنی دو پاؤں والے جانور لباس خضری میں جاہل عوام کو اپنے شرک و بدعت کے جال میں پھنسا کر مذہب اسلام سے دور کر رہے ہیں۔ حضرات! ایمان بہت بڑی نعمت ہے اس کی حفاظت کریں کیونکہ ایک سامان کا ڈاکو ہوتا ہے اور ایک ایمان کا ڈاکو ہوتا ہے، یہ اہلِ بدعت رضا خانی ٹولہ آپ کے ایمان کا ڈاکو ہے، خدارا ان آدم نما شیاطین کے پنجے سے اپنے آپ کو بچائیں۔

میرے پیارے سُنّی حنفی بھائیو! اجنبُ الکائنات رضا خانی فرقہ آپ کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے دھندے میں لگا رہتا ہے کیونکہ رضا خانی دین میں گمراہی پھیلانا اور شریعت محمدی کو مٹانا کارِ ثواب ہے اور بریلویوں نے اس مشن کو اپنے لیے ذریعۂ کاروبار بنا یا ہوا ہے، علاوہ ازیں رضا خانی امت کے نام نہاد مفتیانِ شرع نے اہلسنت والجماعت علماء دیوبند پر وہابیت کا فتویٰ لگا کر جاہل عوام کو متنفر کر رہے ہیں حالانکہ یہی علماء دیوبند ہی صحیح معنوں میں قرآن و سنّت پر عمل کرنے والے ہیں، اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو شرک و بدعت کی دلدل سے بچائے، آمین ثم آمین ○

بہت سے ابلیس بھی ہیں بھیس میں انسان کے
لوٹنے والے ہیں لاکھوں دولتِ ایمان کے

نوٹ :۔ ہم نے رضاخانیوں کے جتنے درود اور کلمے نقل کیے ہیں سب کے سب رضاخانی شجرۂ طریقت اور بریلوی کتب میں موجود ہیں ، اور بریلویوں کی کتب اور شجرۂ طریقت بھی بندہ کے پاس موجود ہے ، اگر کسی شخص نے تسلی کرنی ہو تو بڑے شوق سے ملاحظہ کر سکتا ہے۔

نوٹ :۔ درج شدہ درود شریف کا شجرۂ منحوسہ جو کوئی رضاخانی فی الارض دیکھنا چاہے وہ بندہ کے پاس آکر دیکھ کر اپنی آنکھوں کا دھندلا دور کر سکتا ہے۔

فرمانِ نبویؐ سے تصادم

حامئ شرک و بدعت ماحئ توحید و سنت آدم نما ابلیس مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنی تصنیف "عرفانِ شریعت" میں اپنی جہالت اور حماقت کا یوں ثبوت دیتے ہیں ، اصل عبارت ملاحظہ ہو :۔

"اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالٰے عنہ نبی ہوتے"۔

(عرفانِ شریعت جلد ۳ صٓ۸۳ مطبوعہ مکتبہ علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد)

لیکن صحاح ستہ کی کتب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعزاز کا مستحق صرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰے عنہ کو قرار دیا ہے جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے : لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔ (الحدیث) نیز جن کی شان یہ تھی کہ جس راستے سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰے عنہ تشریف لے جاتے تو شیطان وہ راستہ چھوڑ کر بھاگ جاتا تھا۔

علاوہ ازیں ایک بریلوی مذہب کا پیروکار اعلٰحضرت ملعون کی تقلید کرنے والا خواجہ محمد سلیمان تونسوی بھی اپنی عدم بصیرت اور غفلت کا یوں اظہار کرتے ہیں :۔

"حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت مل سکتی تو قاضی محمد عاقل کو ملتی "

(مقابیس المجالس ص)

خدا تعالیٰ نے مخالفتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے رضاخانی امت کی عقلیں ایسی سلب کی ہیں کہ آپس میں بھی ان کے اقوال ایک دوسرے سے متصادم ہیں۔ احمقِ زماں مجسمۂ شیطان مولوی احمد رضا خاں بریلوی تو رقمطراز ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو شیخ عبد القادر جیلانی ہوتا۔ لیکن خواجہ محمد سلیمان تونسوی کہتے ہیں کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کوئی نبی ہوتا تو قاضی محمد عاقل ہوتا۔ اب بریلوی اُمت کو خود فیصلہ کرنا چاہیئے کہ وہ ان دونوں میں سے کس کی اتباع کریں؟ جبکہ اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ساتھ جس کی بات بھی ٹکرائے گی وہ باطل اور مردود ہے۔

باطل روایت

عرض! یہ صحیح ہے کہ شبِ معراج مبارک جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عرشِ بریں پر پہنچے، نعلین مبارک اتارنا چاہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وادیٔ ایمن میں نعلین شریف اتارنے کا حکم ہوا، فوراً غیب سے ندا آئی اے حبیب! تمہارے مع نعلین شریف رونق افروز ہونے سے عرش کی زینت و عزت زیادہ ہوگی۔

ارشاد: یہ روایت محض باطل و موضوع ہے۔

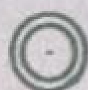
(ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۲ ص ۱۰۶ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

امام الانبیاء خاتم المرسلین سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور گستاخ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین مبارک کی روایت کیسے درست نظر آتی؟

احمد رضا ساقیٔ کوثر ؟

> جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے
> جامِ کوثر کا پلا احمد رضا !
> حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو
> اپنے سایہ میں چلا احمد رضا !
>
> مدائح اعلیٰ حضرت صے ۴۷ - ۴۸ ؎

تمام مسلمانوں کا مشترکہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن حضور علیہ السلام حوضِ کوثر پر کھڑے ہوں گے اور اپنی امت کے پیاسوں کو پانی پلائیں گے اور قرآن مجید سے بھی یہی عقیدہ ملتا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو حوضِ کوثر کا مالک بنایا ہے (اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَر) اسی طرح تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حشر کے میدان میں یا تو حق تعالیٰ کے عرش کا سایہ ہوگا یا پھر حضور علیہ السلام کو ملنے والے لواء الحمد کا، اس کے علاوہ کہیں کوئی سایہ نہ ہوگا، لیکن رضاخانی امت کی یہ کتنی بڑی ناپاک جسارت ہے دلیری اور گستاخی ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کو ساقیٔ کوثر سمجھنے کی بجائے بریلی کے "بڑے حضرت" خان صاحب کو ساقیٔ کوثر ٹھہرا رہے ہیں۔ جو خود بھی اپنے کفریہ، شرکیہ اور تکفیری عقائد کی وجہ سے انشاء اللہ کوثر کے پانی اور ہر قسم کے سائے سے محروم ہوں گے



؎ مطبوعہ رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی

شیطان رسول ہم مرتبہ؟

> در مذہبِ عاشقاں یک رنگ
> ابلیس و محمد ہست ہم سنگ
>
> تذکرہ غوثیہ صفحہ ۲۵۵ ؎

(یعنی ابلیس لعین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم سنگ و ہم وزن ہیں)

مذکورہ بالا شعر اور اس کا ترجمہ بعینہٖ تذکرہ غوثیہ کے مذکورہ صفحہ پر موجود ہے جو ہم نے من وعن نقل کر دیا ہے۔ ہمارے خیال میں نہ تو اس کی تشریح کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس پر کسی لمبے چوڑے تبصرے کی! کیونکہ یہ اپنے مفہوم میں بڑا واضح اور عام فہم ہے۔ ہر شخص اس کو پڑھ کر یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس سے بریلویوں کے کس عقیدے کا اظہار ہوتا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ بریلویوں کا وہ کون عشقِ رسالت، اور کونسا عاشقوں کا یہ مذہب ہے کہ جس میں ابلیس لعین کو افضل الخلائق، امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مرتبہ اور ہم وزن سمجھا جاتا ہے؟ جب کہ علماء دیوبند اہلسنت والجماعت کا عقیدہ تو یہ ہے کہ تمام انبیاء و رسل، جن و ملائک، صحابہ و اولیاء، شہداء اور اتقیاء مل کر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ و مقام کو نہیں چھو سکتے۔ بس صرف اتنی بات ہم کہتے ہیں کہ اگر بریلویوں کا یہی عقیدہ ہے یہی عشق رسالت ہے اور یہی محبت رسول ہے تو ایسے عقیدہ محبت اور عشق پر ہم لعنت بھیجتے ہیں۔ ہزار بار لعنت،

؎ مطبوعہ گنج شکر اکیڈمی لاہور

شیطان کی وسعت

> اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک و ناپاک مجالس مذہبی اور غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعوٰی کرتے، ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے زیادہ تر مقامات میں پایا جاتا ہے، انوار ساطعہ صفحہ ۱۷۷[1]

اعلیحضرت بریلوی نے بھی شیطان کے علم کے وسیع ہونے سے انکار نہیں کیا صرف وسیع تر ہونے سے انکار کیا ہے۔ معلوم نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنے میں بریلوی مذہب والوں کو شیطان کی یاد کیوں آجاتی ہے۔ احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں۔

ابلیس کا علم علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔ معاذ اللہ

خالص الاعتقاد صفحہ ۶[2]

اس عبارت کے معنی اس کے سوا کیا ہے کہ ابلیس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وسیع ہے مگر وسیع تر نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے مقابلے میں شیطان کے علم کو لانا کونسی تعظیم و تکریم ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بریلویوں کے پاس کوئی ترازو ہوگا

---

[1] مطبوعہ اشرفی کتب خانہ اندرون دہلی گیٹ لاہور [2] مکتبہ رضویہ گلبرگ کالونی پشاور

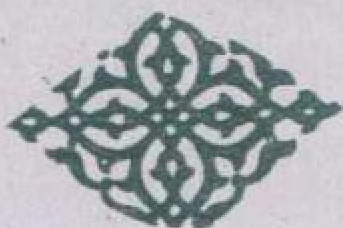
کہ جس سے حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کے علم کا وزن کرتے ہوں گے، اہلسنت والجماعت علماء دیوبند ایسے جہلا سے بیزار ہیں جو حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کے علم کا ناپ تول کریں حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کے علم کو وزن کرنے کا پیمانہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے ایجاد کیا ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کے علم سے ابلیس ملعون کے علم کو وسیع سمجھنا یہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے گمراہ ہونے کی واضح دلیل ہے اور یہ گمراہ فرقے کا عقیدہ ہے۔

جبکہ علماء اہلسنّت وجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ یہ ہے کہ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات دیگر ہر اعتبار سے بے مثل ہے اسیطرح آپ کے علم کا احاطہ کرنا بھی کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ کیوں کہ :۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سرکارِ دوجہان کی توہین

اعلیحضرت بریلوی کے ایک مریدِ خاص آپ کی مدح میں ایک کتاب "مدائح اعلیحضرت" کے عنوان سے لکھی ہے اور آجتک کسی بریلوی مولوی نے اس کی تردید میں ایک لفظ تک نہیں لکھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس کتاب کے جملہ مندرجات بریلویوں کے نزدیک مُسلّم اور ناقابلِ تردید ہیں۔ اس کتاب میں ایک شعر یوں ہے :۔



تیری تعظیم ہے سرکارِ عرب کی تعظیم
تو ہے اللہ کا اللہ تعالیٰ تیرا

مدائح اعلیٰحضرت صہ ۲۸ !

کہاں مقامِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور کہاں آشوبِ چشم کا دائمی مریض حامیٔ بدعت ماحیٔ سنّت خبطی مُلّا احمد رضا خان بریلویؒ کیا پدی کیا پدی کا شوربا"

چہ نسبت خاک را بعالمِ پاک

جس کے جن اور انسان ہونے کا ابھی تک بریلویوں کو علم نہیں ہو سکا۔ اس کی تعظیم کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے برابر کہنا حضور علیہ السلام کی کون عقلمند تعریف کہہ سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہر مسلمان کو ایسی جرأت سے بچائے آمین

احمد صلے اللہ علیہ وسلم کو احمد رضا کا انتظار؟

"اعلیٰحضرت بریلوی کے وصال کے وقت بیت المقدس میں ایک شامی بزرگ کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ پُرانوار میں حاضری نصیب ہوئی۔ تمام صحابہ کرام رضی اور اولیاء اللہ دربارِ اقدس میں حاضر تھے۔ لیکن مجلس پر سکوت کا عالم طاری تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے۔ شامی بزرگ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا انتظار ہے، سیّد عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ احمد رضا بریلوی کا انتظار ہے"

الشاہ احمد رضا صہ ۱۲۲ !

تقویٰ کا امام ثابت کرنے سے پیشتر کاش وہ واقعہ یاد کر لیا جاتا جس میں موصوف کے بچپن کا وہ واقعہ ہے جس میں لبسا کرتا اور بازاری عورتوں کا ذکر ہے، العیاذ باللہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اسی کمینے اور بد طینت کے انتظار کا کیا معنے؟ جبکہ تمام عشاق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضورؐ کا انتظار فرمایا کرتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی، احمد رضا امام

مولوی برکات احمد کے انتقال کے بعد مولوی سید امیر احمد خواب میں زیارتِ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں، عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے جاتے ہیں، فرمایا برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے، الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء واللہ ذو الفضل العظیم" ملفوظات احمد رضا خان بریلوی، حصہ ۲ ص ۲۷

یہ تمام خواب احمد رضا خان نے صرف آخری جملے کی عظمت ظاہر کرنے کیلئے گھڑا ہے تاکہ لوگ مجھے بزرگ تصور کریں اور اس کے ماننے والوں نے اس دعویٰ کے خلاف ایک جملہ بھی نہیں لکھا۔ اس سے بڑھکر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا توہین ہوگی کہ جن کی امامت میں تمام انبیاء کرام مقتدی ہونے پر فخر

کریں۔ اور آپ کی موجودگی میں کوئی نبی بھی امامت کے فرائض انجام نہ دے سکے۔ اعلیحضرت بریلوی یوں کہتے ہیں کہ "وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرا مقتدی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے وہ عطا کرے"۔

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد رضا خان کو ایک باہوش آدمی بھی تصور نہیں کیا جا سکتا۔ چہ جائیکہ مجدد مانا جائے۔ کیونکہ اس قسم کی لغویات کہنا ایک باہوش آدمی کا کام نہیں۔ بندہ خدا نے مذکورہ بات کہتے وقت عالم آخرت کو فراموش کر دیا۔

اعلیحضرت بریلوی کی جرأتوں اور جسارتوں کی داد دیجئے کہ ایک جگہ جذبۂ نمائش اور خودنمائی کے پیش نظر اپنے مذہبی تشخص یا بالفاظ دیگر اپنے ذاتی تعصب کا اظہار کس حسین پیرایہ میں فرماتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے مولوی امیر احمد ناقل واقعہ کو مرحوم قرار دے کر اصل مدعا ہی ختم کر دیا۔ تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری، ورنہ مولوی امیر احمد کے حیات ہونے کی صورت میں احتمال تھا کہ کوئی واقعہ کی چھان بین کرے اور نتائج نہ معلوم کیا نکلیں۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا اور لے جانا احمد رضا بریلوی کے مسئلہ حاضر و ناظر کی خوب قلعی کھول رہا ہے۔

چونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جو حاضر و ناظر ہوتا ہے وہ جایا نہیں کرتا اور جو جایا کرتا ہے وہ حاضر و ناظر نہیں ہوتا، حضرت سلطان باہو فرماتے ہیں ؎

نال یقین کمال مکمل ایہہ گل ثابت ہوئی۔
دو ہیں جہانیں حاضر ناظر اللہ باجھ نہ کوئی

دیوان باہو پنجابی صد۱ ۔

بہرحال اعلیحضرت بریلوی کا یہ کہنا کہ الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا، یہ کتنا

ناپاک اور غلط فقرہ ہے جو اعلیٰحضرت نے نبی کریم علیہ السلام کی شان میں کہہ کر گستاخی کی انتہا کر دی۔ اس پر الحمد للہ نہیں بلکہ نعوذ باللہ پڑھنا چاہیئے تھا۔ نیز اس جنازہ کو مبارک نہیں منحوس قرار دینا چاہیئے تھا۔ کیونکہ امام الانبیاء پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں امامت فضیلت نہیں اہانت ہے، ادب نہیں بے ادبی ہے،

یہی وجہ ہے کہ معراج کی رات ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک نبی کو بھی اس کی جرأت نہ ہوئی اور نہ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے حکم کے باوجود آپکی موجودگی میں مصلّٰے امامت پر نہ ٹھہر سکے، مگر لف ہے ایسے بدعتی ملعون پر کہ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں امامت کرانے کو فخر سمجھا یہ یقیناً بہت بڑی بدبختی اور سنگین گستاخی ہے، مگر جو ازلی بدبخت ہو اس کا کیا علاج ہے،

نوٹ:- اگر کوئی شخص دیوان باہو پنجابی دیکھنے کا شوق رکھتا ہو تو وہ بندہ کے پاس دیکھ کر اپنے عقیدے کی اصلاح کر سکتا ہے۔

نبی شاگرد، پیر استاذ

اعلیٰ حضرت بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانی کی تعریف کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بایں الفاظ توہین کرتے ہیں۔

قمر پہ جیسے خود کا لوں تیرا قرض
سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث
غلط کر دم تو واہب ہے نہ مقترض
تیری بخشش تیرا نائل ہے یا غوث

(حدائق بخشش حصہ ۱، ص ۱۱)

یعنی جس طرح چاند سورج سے روشنی حاصل کر کے سورج کا مقروض ہے اسی طرح سب نور والے حضرت عبدالقادر جیلانی سے فیض حاصل کر کے آپ کے مقروض ہیں۔ اگلے شعر میں اپنی ہذیانی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس کیفیت میں ایک اور ہذیان ہو جاتا ہے یعنی غلط گفتم کی جگہ پھر غلط کردم کہہ رہے ہیں۔ اور ہذیان در ہذیان کے بعد کہتے ہیں کہ آپ مقروض نہیں بلکہ واہب ہیں یعنی قرض دینے والے تو پھر اپنی دی ہوئی چیز واپس لے لیتا ہے اور آپ تو سب نور والوں کو اپنا فیض ہبہ کر دیتے ہیں اور ظاہر ہے بریلوی عقیدہ کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ جیسا کہ احمد رضا خان ایک جگہ کہتے ہیں۔

ع تو عین نور ہے تیرا سب گھرانہ نور کا

اب ذرا صغریٰ کبریٰ ملاحظہ فرمایئے اور بریلوی امت سے نتیجہ نکلوا لیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ اور نور والے حضرت عبدالقادر جیلانی سے فیض پاتے ہیں اگر کوئی بریلوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات سے اعلیٰ اور ارفع کہتا ہے تو وہ تقیہ بازی ہوتی ہے اور اصل عقیدہ آپ نے خود ہی ملاحظہ فرما لیا۔

نبی پیر کے مرید بن گئے

> ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے ہیں پیر
> تو شیخ عالی وسافل ہے یا غوث
>
> حدائق بخشش ج ۲ ص ۳

یعنی پیروں کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ فرشتوں کے پیر جیسے جبرئیل، یہ بھی جھوٹ ہے، اس لیئے کہ آج تک کسی نے بھی جبرئیل کو فرشتوں کا پیر نہ ہی لکھا اور نہ ہی کہا ہے۔ یہ صرف احمد رضا بریلوی کی اپنی ایجاد و اختراع ہے جو اسلام کے سراسر خلاف ہے۔

۲۔ کچھ انسانوں کے بھی پیر ہیں جیسے نبی علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام جو اپنی اپنی امتوں کے پیر ہیں۔ اور تمام امتیں اپنے اپنے نبیوں کی مرید ہیں۔

۳۔ تیسری قسم کے پیر وہ ہیں جن کے جنات اور شیاطین مرید ہوتے ہیں جیسے اعلیٰ حضرت بریلوی خود جو شیاطین کے پیر ہیں۔ اس تقسیم کے بعد اب ان تینوں قسموں کے پیروں کو پھر دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ایک پیر عالی یعنی آسمانوں کے پیر اور دوسرے پیر سافل یعنی زمین کے پیر،

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اے عبد القادر جیلانی آپ ان کے پیر ہیں۔ عالی کے بھی اور سافل کے بھی۔

عالی میں جبرئیل علیہ السلام اور سافل میں تمام انبیاء کرام داخل ہیں۔

یعنی آئے شیخ عبد القادر جیلانی آپ جبریل اور تمام نبیوں کے پیر ہیں۔ یہ تمام انبیاء کرام کی سخت توہین ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ سب کائنات نبی علیہ السلام کی مرید ہے اور احمد رضا بریلوی کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام عبد القادر جیلانی کے مرید ہیں۔ اس سے بڑھکر کیا کفر ہو گا۔

بریلوی مذہب میں خالصاحب کے الفاظ اگرچہ عمومی ہیں مگر آپ کی مراد تمام انبیاء کرام مراد نہیں اس لیئے یہ کہنا بیجا ہے کہ آپ نے اس شعر میں تمام انبیاء کرام کی توہین کی ہے۔

الجواب: آپ کا یہ کہنا کہ اس شعر میں انبیاء کرام مراد نہیں تو ہم تھوڑی دیر کیلئے تسلیم کر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی یہ شعر کفر یہ ہی رہتا ہے۔ اس

لئے پھر مراد یہ ہوگی کہ شیخ عبدالقادر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پیر ہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی علیہ السلام کے مرید ہیں۔ جن پر قرآنی نص موجود ہے۔ جس نے بیعت ہونے والوں کو رضا اور رضوان کی خوشخبری دے دی۔ اگر اس شعر میں انبیاء کرام مراد نہیں تو پھر اعلیٰ حضرت کے اس شعر کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔

پہلا مطلب تو یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اس وقت نبی علیہ السلام کے روپ میں تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ کی نبی علیہ السلام سے بیعت دراصل شیخ عبدالقادر جیلانی ہی کے ہاتھ پر بیعت تھی۔ یہ بھی مطلب بھی کفریہ ہے۔

دوسرا مطلب: یہ ہو سکتا ہے کہ نبی علیہ السلام اور عبدالقادر جیلانی دو علیحدہ علیحدہ ہستیاں ہیں پھر اس کے یہ معنی ہوں گے:۔

شیخ عبدالقادر جیلانی ماسوائے انبیاء کرام کے جملہ انسانوں کے پیر ہیں۔ جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی داخل ہیں۔ یعنی وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بھی پیر ہیں۔ تو یہ مضمون بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین پر مشتمل ہونے کے باعث کفریہ ہے

نبی خالق یا مخلوق؟

بریلوی مذہب والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ممکن الوجود یعنی مخلوق نہیں نہیں مانتے نہ واجب الوجود کہہ سکتے ہیں کہ اعلانیہ آپکو خدا ماننا پڑتا ہے۔ ان کے ہاں آپ نہ خالق ہیں نہ مخلوق ایک درمیانی اور برزخی مخلوق ہیں۔



معدن اسرار علام الغیوب
برزخ بحرین امکان و وجوب

حدائق بخشش ج ۲ صہ ۸۹ ؎

جب آپ خالق بھی نہیں مخلوق بھی نہیں تو آخر کیا ہیں؟ یہ وہ حیرت ہے جس سے بریلوی حضرات قیامت تک نہیں نکل سکتے۔ دوسروں کی حیرت تو ایک طرف خود بانی مذہب بریلوی کی حیرت ملاحظہ ہو :۔

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حدائق بخشش ج ا صہ ۴۹

ممکن الوجود کلا بالکل ابتدائی درجہ ہو یا اعلیٰ آپ دائرہ امکان و خلق سے بالکل اوپر ہیں۔ کمانِ امکان کے دونوں کناروں کی یہاں نفی ہے۔ آپ خود ہی ذاتِ اول تھے۔ اور خود ہی آخر ہیں، معراج کی رات خود اپنے آپ کو ہی ملنے گئے تھے۔ ملاحظہ ہو :۔

کمان امکان کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اسکی طرف گئے تھے

حدائق بخشش ج ا صہ ۱۱۴ ؎

؎ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

یہ وہ مقام ہے جہاں بریلوی واضح طور پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تسلیم کر رہے ہیں۔ اس سے بچنے کے لیے وہ کچھ پیچھے ہٹتے ہیں تو وہاں بھی جگہ نہیں ملتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلوق اور حادث ہونے کی وہ پہلے نفی کر آئے ہیں۔ کہاں امکان کے دونوں کناروں کو انہوں نے ویسے ہی چھوڑ دیا تھا۔ اب نہ وہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ توحید و رسالت کے اعتقاد میں تذبذب کا شکار ہوئے نہ توحید کا صحیح اقرار رہا نہ رسالت کو وہ صحیح طور پر تسلیم کر سکے، اعلیٰ حضرت بریلوی نے دین اسلام کی سرے سے تعبیر ہی بدل ڈالی اور خداوند کریم کی ذات و صفات کے جملہ اختیارات کو تانے بانے کا سوت سمجھ کر غیر اللہ میں بانٹ دیا۔ اور خدائے مالک الملک کو العیاذ باللہ بے اختیار و بے بس بنا کر عرش پر بٹھا دیا۔ جو تصور خدا کی ذات کے بارے میں تواتر سے چلا آ رہا تھا اس تصور کو لوگوں کے اذہان سے محو کرنے کی انتھک کوشش کی۔ اگر خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا براہ راست انکار کرتے تو لوگ اس تصور کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیتے اور یہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی حسن کارکردگی نہ ہوتی۔ چنانچہ خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے تصور کو لوگوں کے ذہنوں کے گوشوں سے نکالنے کے لئے کبھی تو خدا اور رسول دونوں کو ایک بنا کر دکھایا۔ اور کبھی کہا کہ جو آسمان پر ہے یہ وہی ہے جو زمین پر ہے یہ وہی ہے جو آسمان پر ہے۔ اور کبھی کہا کہ مجھے بھی معلوم نہیں کہ خدا کون ہے اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کون ہے۔ اعلیحضرت بریلوی کے صاحبزادے اپنے اس اضطراب کو یوں بیان کرتے ہیں:

هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن

بکل شيء علیم لوح محفوظ خدا تم ہو!

نہ ہو سکتے ہیں دو اول نہ ہو سکتے تھے دو آخر

تم اوّل اور آخر ابتدا تم ہو، انتہا تم ہو !
خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی
خدا پر اس کو چھوڑا ہے وہی جانے کیا تم ہو
حدائقِ بخشش ج ۱ صہ ۱۰۴

قرآن کریم کی آیت ھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن وھو بکل شیٔ علیم پ ۲۷ الحدید، اللہ تعالیٰ کی شان میں ہے۔

مولوی حامد رضا خان نے اُسے حضور صلے اللہ علیہ وسلّم پر چسپاں کرتے ہوئے اس کے الفاظ بھی بڑھا دیئے ہیں۔ آپ نے یہ عقیدہ اپنے باپ سے ہی لیا ہے احمد رضا خان نے وسوسوں کے دفع کے لیے یہ وظیفہ تجویز کیا ہے۔

"امنت باللہ ورسولہ ھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن وھو بکلّ شیٔ علیم، ملفوظات اعلیحضرت بریلوی صہ ۸۸ ج ۱

خان صاحب بریلوی نرے شاعر ہوتے تو اسے مبالغہ قرار دے کر ہم آگے نکل جاتے، نرے صوفی ہوتے تو اسے شطحیات صوفیہ میں جگہ مل جاتی مگر یہاں ان دونوں تاویلوں کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ بریلوی جماعت اعلےحضرت کو مجدّد مانتی ہے اور مجدّد بھی وہ جو اپنے دین ومذہب پر چلنے کی دوسروں کو دعوت دیتا ہے۔ اتنے بڑے دعوے کے ہوتے ہوئے توحید ورسالت میں یہ تذبذب بہت عبرتناک ہے۔ بریلوی مذہب والوں کا اعتراف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے بارے میں وہ کسی قطعی اور یقینی عقیدے پر نہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کو وہ مخلوق اور حادث بھی نہیں مانتے جو جملہ اہل حق کا اعتقاد تھا اور خدا کہتے ہوئے اہلسنت والجماعت علماء دیوبند سے ڈرتے ہیں مگر پھر بھی دبے لفظوں میں کہہ جاتے ہیں۔

مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

اُٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ ہی نہ تھے ارے تھے

حدائق بخشش ج ۱ ص ۱۱۳

معراج کی رات جب دنیٰ فتدلّٰی کے پردے اٹھے کوئی نہیں سکتا کہ حقیقت کیا کھلی یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہاں دو ہستیاں تھیں۔ خدا اور اس کا رسول نہیں دو نہ کہہ یہ نہ کہہ آپ ہی وہ نہ تھے (یعنی خدا نہ تھے) ارے حقیقت یہ ہے کہ آپ ہی وہ تھے۔ بریلوی مذہب میں توحید کا یہی تصور ہے وہ الوہیت کے سوا اللہ تعالےٰ کی تمام صفات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت مانتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں۔

"اگر الوہیت عطا فرمانا بھی زیرِ قدرت ہوتا تو ضرور یہ بھی عطا فرماتا،، ملفوظات اعلیحضرت ص۴۹ ج ۲

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی اجازت نہیں دی تو یہ خدا کے اختیار میں ہی نہ تھا وہ اس پر قادر نہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کی اجازت دے یہ بات زیرِ قدرت ہوتی تو وہ اس کی بھی اجازت دے دیتا۔ معاذ اللہ

اعلیحضرت بریلوی کے مرید بریلویوں کے مشہور نعت خواں نور محمد امین آبادی آبادی بریلوی اپنے مجموعہ کلام میں لکھتے ہیں۔

؎ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلّ علیٰ کہتے کہتے
حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے
خدا مل گیا مصطفیٰ کہتے کہتے

نعت مقبول نور محمد ص ۲۵
مطبوعہ جہانگیر بک ڈپو، لاہور

توحید و رسالت میں یہ وحدت بریلوی مذہب میں اس قدر جاری ہے کہ ان کے نعت خواں برملا پڑھتے ہیں :-

جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر   اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

اعلیٰ حضرت بریلوی اللہ تعالیٰ کی صفت استوا علی العرش کا معنیٰ لکھتے ہوئے اسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان قرار دیتے ہیں۔

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

حدائق بخشش ج ا ص ۸۴ ؎

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہر چیز کو وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ مگر بریلوی مذہب یہ ہے کہ ہر چیز کو وجود حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

محترم قارئین! انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق رضاخانی گستاخانہ نظریات آپ کی نظر سے گزر چکے ہیں۔ آئیے ہم حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کے چند نعتیہ اشعار سے آپ کے ایمان کو تازگی دے دیں تاکہ آپ کو یہ اندازہ بھی ہو جائے کہ علماء دیوبند کے سرخیل حضرت نانوتوی عشقِ مصطفےٰ علیہ السلام میں کس قدر ڈوبے ہوئے تھے۔

نعت

کرے ہے ذرہ کوئے محمدی سے خجل!! — فلک کے شمس و قمر کو زمین لیل و نہار

فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی — زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمدِ مختار

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیٔ احمد — زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار

ثنا کر اس کی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ — کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی! — کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار

جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو — نصیب ہوتی نہ دولتِ وجود کی زنہار

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی — بجا ہے کہیے اگر تم کو مبدا الآثار

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں — ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی! — ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار

جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے! — کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار

خدا کے طالبِ دیدار حضرتِ موسیٰ — تمہارا لیجیے خدا آپ طالبِ دیدار

کہاں بلندیٔ طور اور کہاں تری معراج — کہیں ہوئے ہیں زمیں آسمان بھی ہموار

جمال کو ترے کب پہونچے حسنِ یوسف کا — وہ دلربائے زلیخا تو شاہدِ ستار

جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا — بنے گا کون ہمارا ترے سوا غمخوار

اڑا کے باد مری مشتِ خاک کو پسِ مرگ — کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار

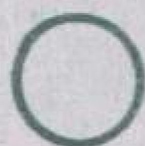
تمہارے عشق میں رو رو کے ہوں نحیف اتنا — کہ آنکھیں چشمۂ آبی سے ہوں درونِ غبار

بس اب درود پڑھ اس پر اور اس کی آل پہ تو — جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عترتِ اطہار

الٰہی اس پر اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار



توہین صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم



صحابہ کرام رضؓ سے افضل

(احمد رضا خاں بریلوی کے) زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا ہے کہ ان کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہوگیا۔ وصایا شریف صہ ۲۴ مطبوعہ بریلی

مذہب اسلام کی رو سے کوئی بڑے سے بڑا ولی چھوٹے سے چھوٹے صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ جن کی آنکھیں مشافہۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے منور ہوئیں۔ اُن کی برابری کون کر سکتا ہے۔ صحابہ کرام رضؓ کی صفات کسی شخص میں پورے طور پر جلوہ گر نہیں ہو سکتیں۔ چہ جائیکہ ماحیُ سنت حامیُ بدعت امیر المکفرین خلیفۂ عزازیل، فطرتی مشرک، انگریز کا خود کاشتہ پودا صحابہ کرام سے بھی اکمل و اتم ہو۔ یہ کہنا کہ احمد رضا خان بریلوی کی زیارت کرنے سے صحابہ کرام رضؓ کی زیارت کا شوق کم ہوگیا۔ اس میں کونسی تعظیم و تکریم ہے۔ اس میں سراسر صحابہ کرام کی شان میں گستاخی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ رضاخانی امت کے امام مولوی احمد رضا خان کا مرتبہ یہ ہے کہ ان کے نام کے ساتھ ان کی اُمت رضی اللہ عنہ لکھتی ہے۔ حالانکہ عام مسلمان بھی یہ بات جانتے ہیں کہ یہ الفاظ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کیلئے مخصوص ہیں۔ مگر جنہیں شریعت کا کوئی پاس نہ ہو۔ قرآن کریم پر عمل کرنے کو تیار

نہ ہوں اور احمد رضا خاں کے اکاذیب کو حق سمجھتے ہوں ان کا ہمارے پاس کیا علاج ہے۔

اس رضا خانی امت نے آدم نما ابلیس کو رضی اللہ عنہ کہہ کر صحابی کا مرتبہ دیا ہے۔ یہیں تک بس نہیں کیا۔ اس کے بعد احمد رضا کو ساقیٔ کوثر بھی کہا۔ اور ایک مستقل نبی مان کر سلام بھی پڑھا۔ پھر ایک اور قدم اٹھایا تو اعلیٰ حضرت بریلوی کو خدا بنا دیا۔ یہ الزام نہیں بلکہ حقیقت بیان کر رہا ہوں۔

رضا خانی امت انبیاء علیہم السلام، ازواج مطہرات، اور صحابہ کرام اور اولیاء امت کی توہین اور علماء دین کی تکفیر سے باز آئیں۔ دوسروں پر الزام عائد کرنے سے بیشتر اپنے گریبان میں جھانکنے کی کوشش کریں۔ اور پاکستان میں مذہبی انتشار کا دروازہ نہ کھولیں۔ ہم یہ حقیقت بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم نے جو حقائق پیش کیے ہیں وہ سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمارے سامنے اس قسم کے چند ایک نہیں بلکہ ہزاروں حوالے موجود ہیں۔ لیکن ہم نہیں چاہتے کہ جوابی طور پر کوئی ایسا قدم اٹھائیں جو محسوسات کے اعتبار سے سخت اور نتائج کے اعتبار سے خوفناک ہو۔ ہم رضا خانیوں کو کہتے ہیں کہ وہ اپنے پیروکاروں کو کہیں کہ وہ اپنی زبانوں کو قابو میں رکھیں اور اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کے متعلق زہر مت اگلیں ورنہ صورتِ حال بگڑ جائے گی۔



صحابیؓ رسولؐ پر کفر کا فتویٰ

مکفر المسلمین و مکفر الصحابہ انگریز سرکار کی معنوی اولاد مولوی احمد رضا خان بریلوی سوّد اللہ وجہہٗ اپنی عدمِ بصیرت کا یوں ثبوت دیتے ہیں۔

ایک بار عبد الرحمٰن قاری کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر آ پڑا۔ چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا۔ اسے قرأت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے (تھا) ملفوظات احمد رضا ج ۲ صفحہ ۵۱

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے صحابی رسولؐ کو کافر کہنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ صحابیؓ کو شیطان بھی کہا ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

اس نے کشتی مانگی انہوں نے قبول فرمائی۔ اس محمدی شیر (سلمہ بن الاکوعؓ) نے خوک شیطان (عبد الرحمٰن قاری) کو دے مارا۔

ملفوظات احمد رضا ج ۲ صفحہ ۵۲

حضرات: مذکورہ عبارت پڑھنے سے بریلویوں کے اعلیٰحضرت کی تکفیر صحابہ کی جرأت کا اندازہ فرمائیے۔

خانصاحب بریلوی نے صحابی رسول کو کافر کہنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اونٹ چوری کرنے کا الزام بھی لگا دیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ صحابی کو شیطان بھی کہہ دیا اور نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ جُلِدَ۔

جو شخص میرے کسی صحابی کو گالی دے اسے دُرّے مارے جائیں

قارئین کرام: غور فرمائیں کہ عبد الرحمٰن القاریؓ عروہ بن زبیرؓ کے استاذ

متوفی سنہ ۸۰ھ رضی اللہ عنہ صحابی تھے ۔ سنہ ۲ھ میں پیدا ہوئے ۔ آپ کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث سننا ثابت نہیں ۔ صغار صحابہ میں سے تھے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشہور عامل تھے ۔ نیز آپ کا علماء مدینہ میں نہایت اونچا مقام تھا ۔ حضرت علامہ بدر الدین عینی یوں رقمطراز ہیں ۔

قال ابن معین ھو ثقۃ وقیل لہ صحبۃ : عینی علی البخاری ج ۱۱ صفحہ ۱۲۶

یعنی ابن معین کہتے ہیں کہ وہ ثقہ تھے ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ صحابی ہیں بخاری شریف صفحہ ۲۶۹ پر آپکی ایک روایت پیش خدمت ہے ۔ ویسے حضرت عبد الرحمٰن القاری رضؓ کی اکابر صحابہ رضؓ سے روایات کتب حدیث میں موجود ہیں ۔

عن عروۃ ابن زبیر رضؓ عن عبد الرحمٰن بن عبد القاری انہ قال خرجت مع عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیلۃ فی رمضان الی المسجد الخ

عروہ بن زبیر رضؓ حضرت عبد الرحمٰن بن عبد القاری سے روایت کرتے ہیں کہ میں رمضان کی ایک رات حضرت عمر رضؓ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا الخ

علاوہ ازیں حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی نے بھی عبد الرحمٰن بن عبد القاری کو صحابی شمار کیا ہے ۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں ۔

عبد الرحمن بن عبد بغیر اضافۃ القاری بتشدید الیاء یقال لہ رؤیۃ وذکرہ العجلی فی ثقات التابعین واختلف قول الواقدی فیہ قال تارۃ لہ صحبۃ وتارۃ تابعی مات سنۃ ثمان وثمانین

تقریب التہذیب صفحہ ۲۰۹ مطبوعہ گوجرانوالہ

حضرات یہ بات اظہر من الشمس ہے حضرت عبد الرحمٰن بن عبد القاری صحابی رسول ہیں - اور امام بخاری کی روایت بھی ہماری مؤید ہے۔

علاوہ ازیں جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اونٹ چوری کر کے لے گیا اور ساتھ چرانے والے کو قتل کیا وہ عبد الرحمٰن فزاری تھا - جس کو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا - اور بریلویوں کے مجدد کی علمیت ملاحظہ فرمایئے کہ جس کو حدیث کے عمومی واقعات کا علم بھی نہیں - لیکن یہ بھی عین ممکن ہے کہ انہوں نے قصداً صحابی رسول کو کافر بنایا ہو اور اسی پر بس نہیں بلکہ شیطان تک کہہ دیا - اور چوری کا الزام بھی لگا دیا -

عبد الرحمٰن فزاری والی جس روایت کا مندرجہ بالا سطور میں بار بار ذکر آیا ہے - صاحب مشکوٰۃ نے مسلم شریف کے حوالہ سے نقل کی ہے ملاحظہ فرمایئے -

عن سلمۃ ابن الاکوع قال بعث رسول اللہ علیہ وسلم بظہرہ مع رباح غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فلما اصبحنا اذا عبد الرحمٰن الفزاری قد اغار علی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقمت علی اکمۃ فاستقبلت المدینۃ فنادیت ثلاثاً یاصباحاہ ثم خرجت فی اثار القوم ارمیہم بالنبل وارتجز اقول انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع فما زلت ارمیہم واعقربہم حتی ما خلق اللہ من بعیر من ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا خلفتہ وراء ظہری ثم اتبعتہم ارمیہم حتی القوا اکثر من ثلثین بردۃ وثلثین

رمحا یستخفون ولا یطرحون شیئا الا جعلته علیہ آراما من الحجارۃ یعرف بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ حتی رأیت فوارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولحق ابوقتادہ فارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعبد الرحمن فقتلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر فرساننا الیوم ابوقتادۃ وخیر رجالتنا سلمۃ قال ثم اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہمین سہم الفارس وسہم الراجل فجمعہما لی جمیعا ثم اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وراءہ علی العضباء راجعین الی المدینۃ۔ (رواہ مسلم)

سلمہ رض بن الاکوع سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام رباح کے ساتھ سواری کے اونٹ بھیجے میں اس کے ساتھ تھا۔ جب ہم نے صبح کی اچانک عبدالرحمن فزاری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کر دیا۔ میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا مدینہ کی طرف منہ کیا اور تین مرتبہ کہا یاصباحاہ پھر میں لوگوں کے پیچھے نکل کھڑا ہوا میں ان کو تیر مارتا تھا۔ اور یہ رجز پڑھتا تھا میں ابن الاکوع ہوں۔ آج کا دن برے لوگوں کے لیئے ہلاکت کا ہے۔ میں ان کو تیر مارتا رہا۔ اور ان کے اونٹوں کی کونچیں کاٹتا رہا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں میں سے جن کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ میں نے اپنے پیچھے چھوڑ دیا۔ پھر میں ان کے پیچھے تیر مارتا تھا یہاں تک کہ انہوں نے تیس سے زیادہ چادریں اور تیس نیزے پھینک دیئے۔ ہلکے ہوتے تھے۔ وہ

کوئی چیز نہ پھینکتے تھے۔ مگر میں اس پر پتھر کی نشانی رکھتا تھا۔ تاکہ اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ دیکھ لیں۔ یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سواروں کو دیکھا۔ ابو قتادہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوار ہیں۔ عبد الرحمٰن کو آملا۔ اس کو قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا بہترین سوار آج ابو قتادہ ہے۔ اور ہمارے پیادوں کا بہترین سلمہ بن اکوعؓ ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دو حصے دیئے۔ ایک سوار کا ایک پیادہ کا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مدینہ واپس آتے ہوئے اپنی عضباء اونٹنی پر پیچھے بٹھایا۔

حضرات:۔ جب میں نے مذکورہ بالا ملفوظ پڑھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ تکفیری کام میں اپنے آپ کو کامیاب سمجھنے والے احمد رضا بریلوی کا ہی طرہ امتیاز ہے کہ جو اپنے دور کے امیر المکفرین کہلاتے ہیں۔ یہ انہی کا کام ہے کوئی مسلمان ایسی حرکت بالکل نہیں کر سکتا۔ اور جنہوں نے گمراہی پھیلانے میں ابلیس کو بھی مات کر دیا۔

انگریز بدبخت نے دو مجدد پیدا کیے۔ ایک غلام احمد قادیانی کہ جس سے ختم نبوت کے خلاف کروایا۔ دوسرا مجدد احمد رضا بریلوی کہ جس سے توحید وسنت کے خلاف کفر و شرک کو تقویت دلوائی اور پھر ایسا فریضہ سرانجام دیا کہ غلام احمد قادیانی سے بھی سبقت لے گیا۔ بریلویوں کے مجدد اعلیٰ حضرت بریلوی کہ جس نے رب ذوالجلال کی شان میں گستاخی اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں اور ازواج مطہرات کی شان میں نہایت غلیظ زبان استعمال

کی تو ایسا شخص صحابہ کرام رض کو کیسے معاف کرے گا۔ اور اسی لیئے احمد رضا خاں نے اہلسنت والجماعت علماء دیوبند اور دیگر قائدین حضرات پر کفر کے فتوے لگائے۔ کیونکہ کفر کی مشین چلانا یہ احمد رضا کا محبوب مشغلہ تھا۔ اب آپ فیصلہ کریں کہ احمد رضا خاں بریلوی کی اپنی تصنیفات میں مرقوم ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے تو اعلیٰ حضرت بریلوی نے حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کے صحابی کو کافر کہا ہے تو اب رضاخانی خود فیصلہ کریں کہ احمد رضا مسلمان تھے یا کافر ؟

آپ خود ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن القاری صحابی ہیں اور اونٹ چوری کرنے کے الزام سے بالکل بری ہیں۔ صحابی رسول پر چوری کا الزام اور کفر کا فتویٰ یہ مذہب رضاخانی میں کوئی فعل مستحسن ہو سکتا ہے لیکن مذہب اہلسنت میں اس حرکت کی قطعاً کوئی اجازت نہیں بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

مسلمانوں کی ماں اور بریلویوں کا باپ

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

حدائق بخشش ج ۳ صہ ۳۷

ترجمہ: ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا ایسا تنگ اور چست لباس اور پھر اس پر مستزاد سینہ کا ابھار ایسا تھا کہ آپ کا پیراہن سر سے کمر تک پھٹنے کے قریب ہے ان کی جوانی کا ابھار مرے دل کی مانند پھٹتا جا رہا ہے اور سینہ اور جسم لباس کی تنگی کی وجہ سے کپڑوں سے باہر ہوتے جا رہے تھے (العیاذ باللہ)

نوٹ اگر کوئی بریلوی ہی یہ کہہ دے کہ میں نے احمد رضا خاں بریلوی کی بیوی کو بازار حسن میں مذکورہ صورت میں دیکھا اور مست ہو گیا یا سردار احمد کی والدہ یا امجد علی اعظمی کی ہمشیرہ یا حشمت علی کی والدہ یا ابو البرکات وابو الحسنات کی ماں یا نعیم الدین مراد آبادی کی بیٹی یا عبد الحامد بدایونی کی بیوی یا احمد سعید کاظمی کی بیٹی یا احمد یار گجراتی، محمد عمر اچھروی، فیض الحسن، عنایت اللہ سانگلہ ہل، شاہ احمد نورانی، محمد حسین نعیمی وغیر ھم کے گھر کی تمام بہو، بیٹیاں، مائیں اور بہنیں سینہ تان کر بازار حسن میں گھومتے دیکھا اور میں عاشق ہو گیا۔ تو کیا بریلوی حضرات یہ برداشت کریں گے، چہ جائیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی لخت جگر اور تمام امت محمدیہ کی روحانی والدہ کو سب وشتم پھر عاشق رسول ہونے کا دعویٰ

مولوی امجد علی اعظمی بریلوی کا فتویٰ

ام المومنین حضرت صدیقہ بنت صدیق محبوبہ محبوب العالمین جل وعلا و صلی اللہ علیہا وسلم پر معاذ اللہ تہمت ملعونہ افک سے اپنے ناپاک زبان کو آلودہ کرنے والا قطعاً کافر مرتد ہے اور اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی تبرائی

بد دین جہنمی ہے۔ بہار شریعت ج۱ صہ ۶۲

مذکورہ بالا فتوے سے معلوم ہو گیا کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کافر مرتد بد دین جہنمی ہے۔ اب رضا خانی امت کے اولیاء کو چاہیئے کہ کشف سے معلوم کریں کہ احمد رضا خاں بریلوی جہنم کے کس طبقہ میں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

پر ایک الزام

اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں۔

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کر گئی ہیں دوسرا کہے تو گردن ماری جائے

ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی ج۳ صہ ۸۷

قارئین کرام:۔ یہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا پر صریح الزام ہے کہ انہوں نے شانِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے نامناسب الفاظ استعمال فرمائے ہیں کہ اگر کوئی دوسرا کہے تو اس کی گردن ماری جائے۔ اب اعلیٰ حضرت بریلوی تو موجود نہیں ہیں تو رضا خانی امت ہی بتا دے کہ وہ ناجائز اور نامناسب الفاظ کونسے ہیں۔ جو شانِ اقدس کے منافی تھے۔ نیز اس سے تو اعلیٰ حضرت کے رافضی ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ احمد رضا کے شجرہ نسب میں جتنے نام آتے ہیں سب کے سب شیعہ طرز پر ہیں۔ ورنہ کوئی عام مسلمان بھی حضرت عائشہ رضؓ کی شان میں گستاخی نہیں کر سکتا۔ اور ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کی شان میں اپنی زبان کو گندگی سے آلود کرنے اور زبان درازی کرنا یہ احمد رضا خاں بریلوی کا ہی ذوقِ خبیث ہے

قارئین کرام! رضاخانی مذہب کے صحابہ کرام کے متعلق گستاخانہ عقائد آپ نے پڑھ لیے ہیں۔ اب ہم آپ کا ایمان تازہ کرنے کے لیے مدحِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ایک دعائیہ نظم پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

دُعا

کوئی صدیقؓ سا پھر صاحبِ ایمان پیدا کر!
عمرؓ سا پھر کوئی یارب جری انسان پیدا کر

رگِ اسلام میں خونِ حمیت کاش پھر دوڑے
کہیں بارِ الٰہا پھر کوئی عثمانؓ پیدا کر

سمجھ بیٹھے ہیں دشمن کند ہیں مومن کی تلواریں
الٰہی ذوالفقارِ حیدری کی شان پیدا کر

الٰہی جمع ہو بکھرا ہوا شیرازۂ ملت
حسنؓ کا مثل کوئی صلح کل انسان پیدا کر

الٰہی پھر وہی شوکت ملے دینِ پیمبرؐ کو
الٰہی پھر کوئی ابن ابو سفیان پیدا کر

غلامانِ نبی پھر سے وہی قربانیاں سیکھیں!
حسینؓ آسا کوئی ذبحِ عظیم الشان پیدا کر

مسلماں پھر لہو سے سینچ دیں باغِ محمدؐ کو
بہارِ بے خزاں کا پھر کوئی سامان پیدا کر

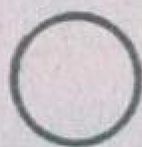


بشیر کرسوی



توہین اولیاء کرام

رحمۃ اللہ علیہم



کمینوں کا اصیل مرغ

حامی شرک و بدعت ماحی توحید و سنت امیر المکفرین احمد رضا خان بریلوی سود اللہ وجہہ اپنی تصنیف "حدائق بخشش" میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح کی یا ایں الفاظ تو ہین کرتے ہیں ے

مُرغ سب بولتے ہیں بول کر چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نواسنج رہے گا تیرا

("حدائق بخشش" جلد اول مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

اعلحضرت بریلوی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ چمنِ ولایت میں سب مرغانِ چمن اپنے اپنے وقت میں بول کر چپ ہو گئے لیکن آپ (عبد القادر جیلانی رح) ایک ایسے اصیل مُرغ ہیں جو چمنستانِ ولایت میں ہمیشہ نواسنجی کرتا رہے گا۔

قارئینِ کرام: غور کریں کہ یہ الفاظ شیخ عبد القادر جیلانی رح کی شان میں سخت بے ادبی اور گستاخی پر مبنی ہیں کیونکہ شیخ عبد القادر جیلانی رح کو اصیل مُرغ کہنا یہ کون سی تعظیم و تکریم ہے، مگر جاہل عوام سے ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو چندہ وصول کر کے عیاشیاں کرنے والے رضا خانی فرقہ کے افراد کیونکر اولیاء کرام کے محبت ہو سکتے ہیں۔ شیخ عبد القادر جیلانی رح کے حق میں اصیل مُرغ کہنے کی بجائے یہ الفاظ رضا خانی امت پر ہی پورے طور پر صادق آتے ہیں کیونکہ جس طرح مُرغ دن بھر میں ہزار گھر سے دانہ چگتا ہے پھر رات کو اپنی نیکی، زہد و ورع اور تقویٰ کا ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے نواسنج (اذان دیتا) ہوتا ہے، اسی طرح چمنستانِ شرک و بدعت کا نواسنج انگریزی معنوی اولاد احمد رضا خان بریلوی اور اس کے پیروکار بھی دن بھر میں ہزار گھر سے دانہ دُنکا چگتے ہیں اور اپنے زہد و ورع کے اظہار کے لیے اپنے آپ کو حنبلی مسلک کے

پیروکار (کہ جن کے نزدیک عمداً تارکِ صلوٰۃ رِدّۃً واجب القتل ہے) کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ اب رضا خانی امت کے لیے اس دعوٰی میں کہاں تک سچائی ہے! اس کا فیصلہ وہ خود کریں۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف اپنی نسبت کرنے والے ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر بھی دیکھیں کہ کیا ان کے اقوال پر عمل پیرا بھی ہیں؟

اگر ذریت، بریلوی یعنی رضا خانی امت کہ جن کی اکثریت تارک الصلوٰۃ ہے ان کو چاہیئے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مسلک کے تحت اپنے ارتداد کا اعلان کرتے ہوئے اپنے کو قتل کریں ورنہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام لینا چھوڑ دیں۔

زوجہ کے ساتھ شیطانی نور

بے علم مولوی احمد رضا خاں بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:۔

"حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ازواجِ مطہرات سے ایک بی بی جب اندھیرے میں جاتیں ایک شمع روشن ہو جاتی، ایک روز حضور (یعنی عبدالقادر جیلانیؒ) نے ملاحظہ فرمایا آسے بجھا دیا اور فرمایا کہ یہ شیطان کی جانب سے ہے پھر ایک ربانی نور ان کے ساتھ فرما دیا۔"

(احکام شریعت ج ۲ ص ۱۵۶ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

قارئین کرام! اعلحضرت بریلوی نے مذکورہ بالا عبارت میں لفظ رضی اللہ عنہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے حق میں استعمال کیا ہے حالانکہ شیخ جیلانیؒ ایک ولی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں، اور ولی پر رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ بولا جاتا ہے اور عام مسلمان بھی یہ بات جانتے ہیں کہ رضی اللہ عنہ کا لفظ نبی علیہ السلام کے صحابہ کے لیے

مخصوص ہے۔ لیکن اعلیٰحضرت کی حماقت کا اندازہ کیجئے کہ صحابہ کرامؓ کی عظمت کم کرنے کے لیے لفظ رضی اللہ عنہ کا مقام گرا دیا ہے اور رضا خانی ہر ولی کو رضی اللہ عنہ کہتے اور لکھتے ہیں، لیکن اہلسنّت والجماعت علماء دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علیہ السلام کہا ہے ہم اس کو علیہ السلام کہیں گے اور جس کو رضی اللہ کہا ہے اس کو رضی اللہ کہیں گے اور جس کو رحمۃ اللہ کہا ہے اس کو رحمۃ اللہ کہیں گے۔ اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایک ولی اور حنبلی مسلک کے امام ہیں ہم ان کو رحمۃ اللہ کہیں گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ خان صاحب بریلوی نے شیخؒ کی زوجہ کے بارے میں گستاخی کی انتہاء کر دی اور غلط الزام لگا دیا کہ شیخؒ مذکور کی زوجہ کے ساتھ شیطانی شمع روشن ہوتی تھی ....

قابلِ دریافت بات یہ ہے کہ خان صاحب بریلوی کو کیسے پتہ چل گیا کہ شیخ کی زوجہ کے ساتھ شیطانی نور ہوتا تھا حالانکہ شیخ جیلانیؒ ۵۶۱ھ کو فوت ہوئے اور اعلیٰحضرت بریلوی ۱۰ ارشوال ۱۲۷۲ھ میں پیدا ہوئے اور خان صاحب کو پھر کس نے بتا دیا کہ شیخ جیلانیؒ کی زوجہ جب اندھیرے میں جائیں تو ایک شیطانی شمع روشن ہوتی تھی، اور شیخ جیلانیؒ نے شیطانی شمع کو بجھا کر زوجہ کے ساتھ ایک ربانی نور ملا دیا۔ یہ اعلیٰحضرت بریلوی کے اکاذیب میں سے ایک کذب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنی بھی آپ اعلیٰ حضرت بریلوی کی عبارات پڑھیں گے سب کی سب جھوٹ پر مبنی پائیں گے۔ خانصاحب کو خدا تعالیٰ نے کہیں بھی سچ بولنے کی توفیق نہیں بخشی اور پوری زندگی جھوٹ بولنے کو اپنے لیے ذریعۂ نجات سمجھتے رہے۔

فَاِنَّ الصِّدْقَ یُنْجِیْ وَالْکِذْبَ یُھْلِکُ

رضا خانی پیر کی گدھی سے مصر وفیت

(حکایت از تذکرۂ غوثیہ)

حضرت غوث علی شاہ صاحب پانی پتی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت میر اعظم علی شاہ صاحبؒ فرماتے تھے کہ قصبہ جہم سے دہلی کو واپس آتے ہوئے اثنائے راہ میں ایک عجیب معاملہ پیش آیا۔ دوپہر کے وقت ایک درخت کے سایہ میں گاڑی ٹھہرا دی تاکہ ذرا آرام لے کر اور نماز ظہر پڑھ کر بعد فرد ہونے تمازت آفتاب کے آگے کو چلیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک فقیر صاحب وارد ہوئے۔ ہم نے روٹی پانی کی تواضع کی کھا پی کر وہ بھی سو گئے۔ اور ہم جب آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہماری گاڑی ایک سرائے میں کھڑی ہے بیل گھاس کھا رہے ہیں بھٹیاری کھانا پکا رہی ہے اور فقیر صاحب پڑے سوتے ہیں۔ ہماری حالت سکتہ کی سی ہو گئی۔ کہ الٰہی یہ کیسی سرائے اور کونسا شہر ہے اور ہم یہاں کیونکر پہنچے؟ بھٹیاری سے دریافت کیا کہ اس شہر کا نام کیا ہے؟ کہا کہ حیرت افزا۔ پوچھا کہ ارے نیک بخت! یہ سرائے کس کی ہے؟ کہا کہ انہی فقیر صاحب کی اور جتنے روز رہے نہ اسکی ابتدا معلوم ہوئی نہ انتہا۔ حقیقت میں وہ شہر حیرت افزا تھا آدمی وہاں کے نیک سیرت پاکیزہ صورت مرفع حال مکانات خوش قطع اور مصفا اشیاء رنگا رنگ موجود بازار نہایت مکلف و پُر بہار جدھر جاتے صورت تصویر بن جاتے جامع مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھی اسلام کا زور و شور پایا ہر شخص کو یادِ خدا میں مشغول دیکھا۔ قال اللہ وقال الرسول کے سوا کچھ ذکر نہ تھا۔ غرض آٹھویں رات کو جب ہم سو کر اٹھے تو گاڑی اسی درخت کے تلے کھڑی ہے اور وہی وقت ہے فقیر صاحب بھی سوتے ہیں۔ ہم نماز پڑھ کر روانہ ہوئے فقیر صاحب بھی ہمارے

ساتھ ہو لیے۔ راستہ میں جس شخص سے پوچھا وہی تاریخ وہی دن وہی مہینہ بتلایا ہم کو
حیرت ہوئی کہ یہ آٹھ دن کہاں گئے۔ آخر بہادر گڑھ پہنچے وہاں ایک مکان میں ٹھہرے
فقیر صاحب نے فرمایا کہ بعد نماز عشا ہماری روٹی اس مسجد میں لے آنا جب ہم روٹی لیکر
مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ میاں صاحب ایک گدھی سے مصروف ہیں میں نے منہ پھیر
لیا پھر جو دیکھا تو نماز پڑھتے ہیں۔ بعد فراغت کھانا کھایا باتیں کرنے لگے جب
آدھی رات گذر گئی تو فرمایا کہ شہر کے دھوبی کپڑے دھو رہے ہیں جاؤ ہمارا
لنگوٹ دھلوا لاؤ۔ میں نے کہا کہ حضرت آدھی رات ادھر آدھی رات اُدھر بھلا
اس وقت کون کپڑے دھوتا ہوگا؟ فرمایا کہ ذرا تم لے جاؤ میں چلا اور شہر کے
دروازے سے باہر نکلا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ دو گھڑی دن چڑھا ہے اور دھوبی
کپڑے دھو رہے ہیں۔ جب دروازے کے اندر آتا ہوں تو نصف شب معلوم ہوتی
ہے اور جب باہر جاتا ہوں تو وہی دو گھڑی دن چڑھا ہوا نظر آتا ہے۔ غرض
دھوبیوں کے پاس پہنچے ایک دھوبی نے کہا کہ لاؤ میاں صاحب کا لنگوٹ
میں دھو دوں۔ اس نے دھویا صاف کیا دھوپ میں سوکھا کر حوالہ کیا میاں صاحب
کی خدمت میں لے آیا۔ مجھ کو ان باتوں کا نہایت تعجب تھا۔ فرمایا کہ تعجب نہ
کرو۔ یہ بھاں متی کا سانگ ہے۔ اور ایسے شعبدے ہم بہت دکھلا سکتے ہیں لیکن
فقیری کچھ اور ہی چیز ہے ان باتوں کا خیال مت کرو۔ صبح کے وقت ہم دہلی کو
روانہ ہوئے اور وہ فقیر صاحب غائب ہو گئے۔ جب ہم دہلی میں پہنچے تو مولانا شاہ
عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ وہ
شخص خضر وقت یا ابوالوقت تھا۔

الانسان فی القرآن تصنیف لطیف پیر سید نور الحسن بخاری کیلانی

اس کتاب کے بارے میں بندہ کی کتاب "اہل سنت واہل بدعت کی پہچان"

حضرات! اس عبارت کو پڑھنے سے تو انسان یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ بریلوی مذہب میں نماز جیسی اہم عبادت میں پاکیزگی بالکل شرط نہیں اور رضاخانی پیر پہلے وضو کرتے ہیں اور پھر گدھی سے بدفعلی کرتے ہیں پھر فوراً بعد نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور اس کے بعد کھانا تناول فرماتے ہیں، گویا کہ ایک وضو سے تین کام کرتے ہیں۔ تو بریلویوں کی جہالت کا اندازہ لگائیں کہ پیر صاحب مرید کو کہتے ہیں کہ "تعجب مت کرو کہ ایسے شعبدہ ہم بہت دکھلا سکتے ہیں"۔ تو معلوم ہوا کہ رضاخانی پیروں کی اکثریت شعبدہ باز ہوتی ہے، تو سب سے پہلے رضاخانی پیر شعبدہ بازی میں کمال حاصل کرتے ہیں پھر اس کے بعد لوگوں کو گمراہ کرنے کا دھندا چلاتے ہیں، اور یہ عجیب مذہب ہے کہ جس میں گدھی سے جُفت ہونے کے لیے بھی باوضو ہونا ضروری ہے اور نماز ناپاکی کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ بہر حال ہم ایسے مذہب سے بیزار ہیں گویا کہ بریلوی مذہب کے پیروکار احمد رضا خان بریلوی کی تربیت کا شاہکار ہیں۔

رضاخانی پیر قبر میں

"جان لو اپنا شیخ جس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے، مرنے کے بعد قبر میں آجاتا ہے اور اپنے مرید کی طرف سے فرشتوں کو حق کے مطابق جواب دیتا ہے اور اُسے نجات دلاتا ہے پس ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ شیخ کامل پکڑے تاکہ شفیع ہو"۔ (فوائد فریدیہ ص۶۲ مطبوعہ ڈیرہ غازی خان)

حضرات! رضاخانیوں کا عقیدہ آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ قبر میں جب میت کو رکھدیا جاتا ہے تو اس کا یہ شیخ قبر میں حاضر ہوکر میت کی طرف سے فرشتوں کو جواب دیتا ہے اور اسے نجات دلاتا ہے اور شفاعت کرتا ہے، یہ کتنا ناپاک عقیدہ ہے کہ جس کا شریعتِ محمدی میں کہیں تذکرہ نہیں ملتا اور نہ ہی کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے، اور ہمارے

نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی تو یہ ہے: حدیث نبوی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:۔

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ ۝ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ

(مشکوٰۃ شریف)

(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بندہ جس وقت قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں وہ اُن کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے، دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھلاتے ہیں اور کہتے ہیں اس شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو کیا کہتا تھا مومن شخص کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں اُسے کہا جاتا ہے اپنے دوزخ کے ٹھکانے کو دیکھ اللہ تعالیٰ نے جنت کے ٹھکانے سے تبدیل کر دیا ہے وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے، اور منافق اور کافر کے لیے کہا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا تھا پس وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا جو کچھ لوگ کہتے تھے میں بھی وہی کہتا تھا پس کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا نہ پڑھا لوہے کے گرزوں سے اسے

مارا جاتا ہے وہ چلاتا ہے جسے اُس کے نزدیک جنّوں اور انسانوں کے سوا سب سنتے ہیں۔ متفق علیہ اور لفظ بخاری کے ہیں۔

میرے مسلمان بھائیو! حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشاد گرامی سے تو یہ معلوم ہُوا کہ قبر میں میّت کے پاس پیر صاحب کا حاضر ہو کر نجات دلانا اور شفاعت کرنا تو کجا قبر میں سرے سے حاضر ہونا ہی ثابت نہیں ہوتا، اور حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان مبارک ہے کہ میّت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور میّت سے سوال کرتے ہیں اگر میّت حق کے مطابق جواب دے تو جنّتی ہے ورنہ اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور بریلویوں کا عقیدہ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کے ساتھ متصادم و متضاد ہے، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس فرقہ کی بات بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ متصادم ہو گی وہ مردود ہو گی۔

اکھاڑے سے رُوحانی طاقت

خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخارا میں حضرت امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہرہ سُن کر خدمت میں حاضر ہوئے آپکو دیکھا کہ مکان کے اندر خاص لوگوں کا مجمع ہے۔ اکھاڑے میں کشتی ہو رہی ہے، حضرت بھی تشریف فرما ہیں اور کشتی میں شریک ہیں، حضرت خواجہ نقشبند عالم جلیل پابند شریعت ان کے قلب نے کچھ پسند نہیں کیا۔ حالانکہ کوئی ناجائز بات نہ

تھی، یہ خطرہ آتے ہی غنودگی آگئی، دیکھا کہ معرکہ حشر بپا ہے ان کے اور جنت کے درمیان ایک دلدل کا دریا حائل ہے یہ اس پار جانا چاہتے تھے دریا میں اترے جتنا زور کرتے دھنستے جاتے یہاں تک کہ بغلوں تک دھنس گئے اب نہایت پریشان کہ کیا کیا جائے۔ اتنے میں دیکھا کہ حضرت امیر کلال تشریف لائے اور ایک ہاتھ سے نکال کر دریا کے اس پار کر دیا، آپکی آنکھ کھل گئی، قبل اس کے کہ یہ کچھ عرض کریں، حضرت امیر کلال نے فرمایا ہم اگر کشتی نہ لڑیں تو یہ طاقت کہاں سے آئے۔

ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی ج ا صہ ۳۴ ؎

مذہب اسلام میں تو اولیاء کرام میں روحانی طاقت ریاضت کرنے سے آتی ہے لیکن رضاخانی مذہب میں الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔

تو اعلیٰ حضرت بریلوی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ تصور بالکل غلط ہے جو عرصہ دراز سے لوگوں کے ذہنوں میں گردش کر رہا ہے اور رضاخانی شریعت میں یوں ہدایت ہے کہ اولیاء میں روحانی طاقت اکھاڑے کی کشتی سے آتی ہے۔ کیونکہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی شریعت بھی ایک مستقل شریعت ہے۔ جو مذہب اسلام کے سراسر خلاف ہے باطل نظریات اور بدعات کا نام ہے۔ چونکہ احمد رضا خاں بریلوی نے شریعت محمدی کو صرف فرض تک محدود رکھا اور اپنی خودساختہ شریعت کو ہر فرض سے اہم فرض کا درجہ دیا ہے اور رضاخانیوں کے عقیدے کے مطابق اعلیٰ حضرت بریلوی بھی (معاذ اللہ) ایک مستقل نبی ہیں۔ جس کا ثبوت رضاخانی کتب میں موجود ہے، اور جن کا علمی مقام یہ ہے کہ ابتدائی تعلیم مرزا غلام احمد قادیانی کے

بڑے بھائی مرزا غلام قادر سے حاصل کی ۔ اور جس کا ثبوت ملفوظات احمد رضا جلد اول میں مرقوم ہے ۔

بہر حال اولیاء میں روحانی طاقت اکھاڑے کی کشتی سے آتی ہے ۔ یہ بھی اعلیٰ حضرت بریلوی کے اکاذیب میں سے ایک کذب ہے ۔ اور رضا خانی اُمت کو ان الفاظ سے توبہ کرنی چاہیئے ۔ اور اپنا توبہ نامہ بذریعہ اخبار شائع کرانا چاہیئے ۔ احمد رضا خاں کی اس قسم کی عبارات کو پڑھنے سے تو انسان اس بات کو سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ایسے شخص کو مجدد تو کیا ایک با ہوش آدمی بھی تصور نہیں کیا جا سکتا ۔

خدا تعالیٰ دین اسلام سمجھنے کی توفیق بخشے ۔



پاخانہ کھانے سے ولایت مل گئی

(رضاخانی مذہب کے پیر) ایک باباجی میں یہ کمال تھا کہ جو بات منہ سے نکالتا وہی ہوجاتی۔ راجہ نے اس سے پوچھا کہ مہاراج (رضاخانی پیر) آپ کو یہ کمال کیوں کر حاصل ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ میں بارہ برس سے اپنا پاخانہ پیشاب کھاتا پیتا ہوں۔ اس کی بدولت میری زبان کو یہ تاثیر ہے کہ ایک فقیر کو بادشاہ یا راجہ کہہ دوں تو فوراً ہوجائے، راجہ نے کہا پھر آپ کو کیا بادشاہ بنا تو دوسرا راجہ ہوا تو اور تمہاری قسمت میں تو وہی پاخانہ پیشاب رہا۔ تذکرہ غوثیہ صفحہ ۳۲۹

مذہب اسلام میں تو ولایت کے مقام تک پہنچنے کے لیے انسان کو ریاضت کرنی پڑتی ہے۔ تب کہیں جاکر انسان کامل ہوتا ہے، لیکن رضاخانی مذہب میں یہ تصور غلط ہے اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں کہ ولایت کے مقام تک پہنچنے میں آسانی ہونی چاہیئے، تو یہی وجہ ہے کہ رضاخانی مذہب کو قبول کرنے کے بعد انسان کو ولایت کے مقام تک پہنچنے کیلئے اپنا پاخانہ پیشاب بھی کھانا پینا پڑتا ہے تب جاکر انسان رضاخانی مذہب کا صحیح معنوں میں پیروکار کہلاتا ہے۔ ورنہ اس کے بغیر بریلوی امت کے پیروں کی ولایت نامکمل رہتی ہے تو احمد رضاخان

مطبوعہ ملک سراج الدین اینڈ سنز لاہور

بریلوی نے اپنی خود ساختہ شریعت میں بہت سی سہولتیں پیدا کر رکھیں ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ولی کامل بن جائیں۔ اور لوگوں کی مشکل کشائی اور حاجت روائی فرما سکیں۔ شاید اسی لیئے انگریز سرکار کے وظیفہ خوار کی ساری امت ذریت ابلیس بلند مقام پر فائز ہیں اور انگریز کی معنوی اولاد کو ولایت گندگی کھانے سے حاصل ہوتی ہے۔

لہٰذا لاہور کارپوریشن کے ساتھ ساتھ علاقائی کارپوریشنوں کو ایسے رضاخانی ولیوں کی خدمات حاصل کرنی چاہیئں۔ جو علاقہ بھر میں گندگیوں کے ڈھیر ختم کریں۔ اور یار لوگوں کو ولایت میں بلند سے بلند مقام حاصل ہو جائے۔ لیکن ایک بات یہ بھی ہے کہ رضاخانی کتب میں اعلیٰ حضرت بریلوی کی ولایت کا بھی کثرت سے تذکرہ ملتا ہے کہ احمد رضا خاں بریلوی بہت بڑے ولی کامل تھے۔ اور صاحب کرامت تھے۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کو ولایت میں بلند مقام کیسے حاصل ہوا۔

گدھا بھی غیب جانتا ہے

ایک صاحب اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے تھے، آپ کی خدمت میں بادشاہ وقت قدم بوسی کے لیئے حاضر ہوا، حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب دیا۔ اور کہا کھاؤ۔ عرض کیا، حضور نوش فرمائیں۔ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی اس وقت بادشاہ کے دل میں خطرہ

آیا کرید جو سب میں بڑا اچھا خوش رنگ سیب ہے، اگر
اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھکو دیدیں تو جان لوں گا کہ یہ ولی
ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے
وہاں ایک جگہ جلسہ بھاری تھا۔ دیکھا کہ ایک شخص ہے۔

اس کے پاس ایک گدھا ہے اس کی آنکھوں
پر پٹی بندھی ہے، ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھدی
جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس
میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جاکر سر ٹیک
دیتا ہے، یہ حکایت ہم نے اس لیے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم
نہ دیں تو ولی ہی نہیں، اور اگر دیدیں تو اس گدھے سے بڑھکر
کیا کمال کیا ہے" ملفوظات اعلیٰحضرت ج۴ ص۱۱-۱۲
وہ ولی اللہ اور ان کی متابعت میں اعلیٰ حضرت بریلوی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ
مطلق غیب کی بات جان لینے میں اولیاء کرام کی کوئی تخصیص نہیں۔ ایسا غیب
کا علم تو ایک گدھے کو بھی حاصل ہے۔ اولیاء کرام کا کسی غیب کی خبر دینا گدھے سے

بڑھکر کوئی کمال نہیں (معاذ اللہ)
دیکھا کہ بریلوی مذہب کے بانی اعلیحضرت نے کس طرح اولیاء کے علم کو گدھے
کے علم سے ملا دیا۔ یہ اولیاء کرام کی شان میں گستاخی ہے اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ
اولیاء کرام کی توہین کرنا بریلوی مذہب میں جائز ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر رضاخانی
شریعت نامکمل رہتی ہے اور اس سے معلوم ہو گیا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی ایک

پاگل آدمی تھا کہ جس کی عدم بصیرت ظاہر ہے، اور جس کی خود ساختہ شریعت میں اولیاء کرام کی توہین سے کرنا کوئی حرج نہیں بلکہ ثواب ہے۔ حالانکہ خود خدا تعالیٰ نے اولیاء کرام کی شان کو قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ قیامت کے دن اولیاء کرام کو کوئی خوف اور غم نہ ہوگا اور اعلیٰ حضرت بریلوی نے اولیاء کرام کی شان میں نہائیت غلیظ زبان استعمال کی ہے۔

لڑکیوں کا چڑھاوا

حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا۔ اس مجمع میں چلے آتے تھے، ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی نگاہ فوراً پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا **النظرہ الاولیٰ لک والثانیہ علیک** پہلی نظر تیری لیے ہے اور دوسری نظر تجھ پر۔ یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری نظر کا مواخذہ ہوگا۔ خیر نگاہ تو آپ نے پھیر لی، مگر وہ آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر حاضر ہوئے، ارشاد فرمایا، عبدالوہاب وہ کنیز پسند ہے، عرض کی ہاں اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی، اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں، معاً وہ تاجر حاضر ہوا۔ اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نذر کی، خادم کو اشارہ ہوا انہوں نے آپ کی نذر کردی ارشاد فرمایا عبدالوہاب اب دیر کا ہے کی۔ فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔

ملفوظات اعلیٰ حضرت ج ۳ صہ ۳۱-۳۲

بریلوی مذہب میں تو بزرگوں کے مزارات پر خوبصورت لڑکیوں کا چڑھاوا بھی چڑھتا ہے ۔ ثواب کس چیز کا ہو گا۔

مزاراتِ اولیاء کے قریب حجروں میں اس قدر زناکاری ہوتی ہے کہ جس سے لوگ بخوبی واقف ہیں : مزارات کے خادم غیر محرم عورتوں سے اپنی حاجت پوری کرتے ہیں۔

مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی کہا کرتے تھے کہ عبدالوہاب نام میں بڑی برکتیں ہیں۔ اور اس نام والے کو ایسے موقعے خوب ملتے ہیں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ مولوی محمد عمر اچھروی نے اپنے بڑے صاحبزادے کا نام بھی عبدالوہاب رکھا ہے تاکہ وہ بھی ان برکات سے بھرپور ہو جائے۔

افسوس ہے رضا خانی امت پر کہ انہوں نے مزاراتِ اولیاء پر زناکاری کے اڈے قائم کر کے مقابر اولیاء کو بدنام کر دیا ہے ۔

میں جانتا ہوں مجمع زہاد کا مزاج
حجروں میں ان کو جلوہ جانانہ چاہیئے

ناظرین کرام : زناکاری اور خرافات و بدعات کا نام بریلویت ہے ۔ اور ہر مسلمان کو خدا تعالیٰ مذہب رضا خانی سے بچا کر مذہب اسلام پر چلنے کی توفیق بخشے ۔ آمین ثم آمین

پیر اور مُرید کی بیوی

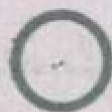
سیدی احمد سجلماسی کے دو بیویاں تھیں، سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہمبستری کی یہ نہیں چاہیے عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی، فرمایا سوتی نہ تھی، سوتے میں جان ڈال دی تھی، عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا۔ فرمایا وہ سو رہی تھی، کوئی اور پلنگ بھی تھا عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا۔ فرمایا اس پر میں تھا۔ تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں، ہر آن ساتھ ہے۔ (ہر آن نظارہ کرتا ہے)

ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی، ج ۲ حصہ ۵

مذہب اسلام میں اولیاء اللہ مریدوں کی بیویوں کے ساتھ محو خلوت نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی پرائیویٹ زندگی کا نظارہ کرتے ہیں۔ محرم اور غیر محرم کے اسلامی احکام پر ان کا عمل ہوتا ہے۔ جب میاں بیوی حقوق زوجیت ادا کر رہے ہوں تو اس وقت بریلوی پیر اپنے مرید کے پاس کھڑا ہوتا ہے۔ اور سب کچھ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اب یہ سوچنے کی بات ہے کہ یہ بریلوی پیر کھڑا ہو کر کیا دیکھ رہا ہے کیا یہ کھڑا ہونے کا مقام ہے۔ اور اللہ کے رسول نے یہی تعلیم دی ہے کہ جب میاں بیوی ہمبستری کریں تو اس وقت بریلوی پیر کا اپنے مرید کے پاس کھڑا ہونا

مطبوعہ: مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

بہت ضروری ہے۔ یہ کتنی بے حیائی کی بات ہے کہ جب میاں بیوی خلوت میں ہوں تو اس وقت اللہ تعالٰی کے فرشتے بھی حیا کرتے ہوئے پاس نہیں آتے اور بریلوی پیر اتنا بے حیا ہے کہ اس وقت بھی پاس کھڑا ہوتا ہے۔ میں رضا خانی امت سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب زوجین خلوت میں ہوں تو اس وقت بریلوی پیر اپنے مرید کی کیا امداد کر سکتا ہے۔ اب بریلوی مذہب کی حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ دن رات بریلوی مذہب کے پیر اپنے مریدین کی بیویوں کا ساتھ بھی نہیں چھوڑتے اور ہر وقت عورتوں کی شرم گاہ کو زیر نظر رکھتے ہیں۔ اور رات کو ان کی بیویوں کے پاس سوتے ہیں۔ اور محو آرام ہوتے ہیں۔ اور تمام قسم کی حرکات کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ہر وقت نظارہ کرنا یہ بریلوی مذہب کا لازمی جزو ہے۔ اور اس کے بغیر بریلوی پیروں کی ولایت نامکمل رہتی ہے۔ یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ مرید ہو جانے کے بعد بھی بریلوی پیر صاحب رات بھی مریدین کے گھر گزارتے ہیں۔ خواہ ان کے مرید مشرق و مغرب میں دور تک ہی کیوں نہ رہائش پذیر ہوں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی غریب گھر میں زائد چارپائی نہ ہو اور جگہ بھی زیادہ فراخ نہ ہو تو پھر بریلوی پیر صاحب کے آرام کرنے کی کیا صورت ہو گی مگر کیا پیر صاحب کا ایسی تنہائیوں میں میاں بیوی کے برہنہ ہونے کی حالت میں بھی پاس رہنا ضروری ہے؟ یہ گمراہ فرقے کا مذہب ہے۔ خدا تعالٰی بریلوی مذہب سے بچائے۔ آمین



بریلوی ولی کی پہچان

"ہمارے نزدیک کوئی شخص مرد کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مرید کی تمام حرکات کو نہ جانتا ہو۔ جو یوم الست بربکم سے لے کر جنت یا دوزخ میں پہنچنے تک ہیں۔ یعنی مرید کے انقلابات نسبی اور انقلابات صلبی ازل سے ابد تک نہ جانتا ہو،،

نجم الرحمان صد۱۰۳-۱۰۴-۱ئے

بریلوی عارف کی پہچان

عارف کی پہچان ان کے نزدیک یہ ہے کہ وہ عورتوں کے اندام مخصوص کو ہر وقت زیر نظر رکھتا ہو۔ نجم الرحمان صد۱۰۴

یعقوب فرماتے ہیں کہ وہ مرد کامل ہر اس حمل کی حالت پر مطلع ہوتا ہے جو ابھی تک ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے (یعنی) کہ کسی عورت کو حمل قرار نہیں پاتا مگر وہ اسے جانتا اور دیکھتا ہے" نجم الرحمان صد۱۰۶

اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کو رضا خانی فرقہ کے مشہور مولوی غلام محمود پیپلانوی کی اپنی کتاب نجم الرحمان کی اغلط عبارت سے اختلاف ہے کہ اس وقت تک کوئی شخص ولی کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ عورت کے رحم میں نطفہ کو آتا جاتا نہ دیکھ لے۔ اور ہر باہوش آدمی کو اس سے اختلاف کرنا چاہیئے۔ حضرات ہمیں تو حوالہ نقل کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ مگر کیا کیا جائے ہم بھی مجبور ہیں۔ دیکھا کہ ان رضا خانیوں کے علم غیب اور حاضر و ناظر کی انتہا کیا ہے۔ نیز بریلوی امت کو اپنی عقل کا ماتم کرنا چاہیئے کہ انہوں نے

ولی کامل کی پہچان کرنے کیلئے کس قسم کا پیمانہ رائج کیا ہے۔ کیا مولوی غلام محمود پپلانوی نے یہ تحریر لکھ کر پوری رضاخانی امت کا منہ کالا نہیں کر دیا؟

بریلوی امت نے بزرگانِ دین سے اپنی عقیدت اور محبت کا ثبوت دیتے ہوئے واضح کر دیا ہے کہ ولی کامل عورتوں کی اندام مخصوصہ کو ہر وقت زیرِ نظر رکھتے ہیں اور کسی عورت کو حمل قرار نہیں پاتا جب تک کامل ولی اُسے دیکھ نہ لے۔ رضاخانی پیر مرید کی ہم بستری کے وقت بھی موجود ہوتے ہیں۔ اور سب کچھ بنظرِ عمیق ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اور ہر آن نظارہ کرتے ہیں۔

لا تستقر نطفة فی فرج انثٰی الا ینظر ذالک الرجل (الکامل) الیھا۔ نجم الرحمان صـ ۱۰۶

کسی مادہ کی شرمگاہ میں کوئی نطفہ قرار نہیں پاتا مگر وہ کامل مرد اس کو دیکھتا ہے۔"

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے ساتھ جو فرشتے ہیں (کراماً کاتبین وغیرہ) دو حالتوں میں تم سے الگ ہو جاتے ہیں۔

۱۔ جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھتے ہو ۲۔ جب تم ہم بستری کرتے ہو۔ ترمذی

قارئین کرام: آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ ایسی حالت میں تو اللہ کے فرشتے بھی الگ ہو جاتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے اعمال اور اقوال کی حفاظت کرتے اور لکھتے ہیں۔ وہ بھی شرم کے مارے علیحدہ اور جدا ہو جاتے ہیں۔ مگر رضاخانی امت کے نزدیک بزرگانِ دین کی یہ تعظیم ہے کہ وہ اس حالت میں بھی شرم نہیں کرتے۔ اور مرید بیچارے کی جان نہیں چھوڑتے۔ اور گویا یوں کہتے ہیں ماں نہ ماں میں تیرا مہمان۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے، اللہ یعلم ما تحمل کل انثیٰ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو حمل قرار پاتا ہے ہر مادہ کو۔ وما تحمل من انثیٰ ولا تضع الا بعلمہ اور نہیں حمل قرار پاتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہے مگر اللہ کے علم سے۔

رضاخانی امت کا عقیدہ قرآن کریم کے سراسر خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔

پیر کے وسیع اختیارات

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دبے لفظوں میں خدا بنا کر پھر سارے خدائی اختیارات حضرت عبدالقادر جیلانی رح کو دلواتے ہیں۔

> احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
> کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
> تصرف والے سب مظہر ہیں تیرے
> تو ہی اس پردے میں فاعل ہے یا غوث
>
> حدائق بخشش ج ۲ ص ۹

اللہ تعالیٰ نے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکو کن کے سب اختیارات حاصل ہیں۔ جیسے خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ کن کہہ کر جو چیز چاہیں پیدا کر دیں آپکو بھی کن فیکون کی یہ قدرت حاصل ہے۔ سب کن مکن آپ کے ہاتھ میں۔ فرشتے جن کے سپرد تصرفات ہیں سب آپ کے ماتحت ہیں۔ فاعل حقیقی جو اس کارخانہ کائنات کو چلا رہا ہے وہ آپ ہی ہیں۔ خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں۔

> ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
> کار عالم کا مدبر بھی ہے عبدالقادر
>
> حدائق بخشش ج ۱ ص ۲۷

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تصرف بھی فرما سکتے ہیں۔ خدا کی طرف سے انہیں اجازت ہے۔ آپ سب اختیارات بھی رکھتے ہیں۔ اور اس کارخانہ کائنات کو چلا بھی آپ رہے ہیں۔ احمد رضا بریلوی ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

"بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے"

ملفوظات خاں صاحب بریلوی ج۱ صفحہ ۱۲۸

احمد رضا بریلوی شیخ عبدالقادر جیلانی کی طرف نسبت کر کے لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک کہ مجھ پر سلام نہ کرے اور نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے۔ اسی طرح نیا مہینہ نیا ہفتہ نیا دن مجھ پر سلام کرتے اور مجھے ہر ہونیوالی بات کی خبر دیتے ہیں"

الامن و العلیٰ صفحہ ۱۰۹

اعلیٰ حضرت بریلوی کے صاحبزادے مصطفیٰ رضا اپنی کتاب شرح استمداد میں لکھتے ہیں۔

اولیاء میں ایک مرتبہ اصحاب تکوین کا ہے جو چیز جس وقت چاہتے ہیں فوراً موجود ہو جاتی ہے۔ جسے کن کہا وہی ہو گیا"

شرح استمداد صفحہ ۲۸

اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتے ہیں۔

ان کا حکم جہاں میں نافذ — قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں
قادر کل کے نائب اکبر — کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

ماتم گھر میں ایک نظر میں شادی رچاتے رہے ہیں۔

حدائق بخشش ج۲ صد ۵۲ [1]

اھل اسلام کے نزدیک تکوین کی یہ صفت اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ اِس میں اِس کا کوئی شریک نہیں۔ تقدیروں کے فیصلے اسی طرف سے ہوتے ہیں۔ اور مدبر کائنات وہی ہے۔ قرآن کریم نے کن فیکون خدا کی شان بتلائی ہے اور اسے خدائی قدرت کا نشان کہا ہے۔ مگر بریلوی مذہب میں تدبر کائنات کے سب اختیارات حضرت غوث پاک کو حاصل ہیں۔ غور کیجئے کہ اب خدا تعالیٰ کے دستِ قدرت میں کیا باقی رہا۔

زندہ کرنا، مارنا، رزق دینا، تنگی دینا، بیمار کرنا اور شفا دینا سب قدرتیں خدا تعالیٰ نے معاذ اللہ حضرت جیلانی رح کو حقیقی طور پر دے رکھی ہیں حضرت غوث پاک کی طرف اِن قدرتوں کی نسبت مجازی نہیں۔ بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ یہ تمام صفات بعطاء الہٰی حضرت غوث پاک کو حقیقی طور پر حاصل تھیں۔ بریلوی مذہب میں رہا ہے کہ شب براُت میں تقدیروں کے فیصلے بھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کرتے ہیں۔ شرح اربعین نودیہ صد ۳۷

مولوی احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جس کے لیے چاہیں اس کی زندگی ہی میں توبہ کا دروازہ بند کر دیں کہ وہ توبہ کرے اور قبول نہ ہو۔ جس کے لیے چاہیں بعد از موت بھی دروازہ کھول دیں اور اس کو زندہ فرما کر مسلمان کر دیں۔" سلطنتِ مصطفےٰ صد ۲۳ [2]

---

[1] مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی [2] نعیمی کتب خانہ گجرات

یہاں اِس بات کی تحقیق ضروری ہے کہ بریلوی مذہب میں خدا اور رسُول صلی اللہ علیہ وسلّم میں تقسیم کار کیا ہے؟

خدا تعالیٰ کے دستِ قدرت سے بھی کوئی کام سرزد ہوتا ہے یا نہیں؟

پھر خدا تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلّم دونوں میں سے کس کا حکم کس پہ چلتا ہے؟

ایک دوسرے کا چاٹنا

ایک روز ارشاد ہُوا کہ بمقام کوتانر ایک پیر جی تھے۔ ان کے ایک مرید ظریف نے عرض کیا کہ حضرت میں نے رات کو خواب دیکھا ہے کہ آپ کا ہاتھ شہد سے بھرا ہوا ہے اور میرا ہاتھ نجاست میں آلودہ ہے۔ پیر جی بولے کہ بھائی تم دنیا دار ہو۔ اور میں فقیر اس نے کہا کہ حضرت آگے بھی سُن لیجیے۔ آپ کا ہاتھ تو میں چاٹتا ہوں۔ اور میرا ہاتھ آپ چاٹتے ہیں۔ یہ فقرہ پیر جی سن کر نہایت ناراض ہوئے۔

(تذکرہ غوثیہ صہ ۲۲۵۔ گنج شکر اکیڈمی لاہور)

دُلھنوں کا دُلہا

احمد رضا بریلوی جب موج میں آتے ہیں تو شیخ عبد القادر جیلانی کو خدائی مسند پر بٹھا دیتے ہیں اور خدا کی جبروت و سطوت کا ذرا خیال نہیں کرتے اور جنونی سرمستیوں میں مستغرق ہوتے ہیں تو انہیں دُلہا بنا دیتے ہیں۔ جیسا کہ ایک جگہ فرماتے ہیں

تو ہے نوشا براتی ہے یہ سارا گلزار
لائی ہے فصلِ سمن گوندھ کے سہرا تیرا

حدائقِ بخشش ج ۲ ص ۸

بریلوی حضرات اجازت دیں تو ان کے اعلیٰ حضرت سے ایک سوال کر لوں کہ حضرت جی دُلہا تو بڑے پیر ہوئے اور براتی تمام کائنات اور سہرا فصلِ بہار لائی جس کا علم آپ ہی کو ہوگا کہ وہ کن کن پھولوں اور پتیوں سے ترتیب دیا گیا ہوگا مگر دُلہن کو بتانے میں آپ کیوں شرما گئے ہیں یہ بھی بتا دیتے تو آج آپ کی اُمت کو اُلجھن نہ ہوتی۔ غالباً دلہن آپ ہوں گے اور عام طور پر دلہنیں شرمیلی ہوتی ہیں تو آپ نے شرم کے مارے اپنا ذکر نہیں کیا۔ ہاں یہ بات تو آپ بالکل بھول ہی گئے کہ نکاح کس نے پڑھایا وہ شاید کوئی برہمن ہوگا؟

اس شرمیلی دُلہن کا نکاح کسی برہمن نے پڑھایا ہوگا۔ اس لئے زندگی بھر اعلیٰ حضرت بریلوی یہ فتویٰ دیتے رہے ہے کہ نکاح نام ہے ایجاب وقبول کا چاہے برہمن پڑھا دے۔ لو اعلیٰ حضرت بریلوی کی طبیعت میں پھر جنون طاری ہونے لگا ہے۔ پتہ نہیں اس جنونی حالت میں پھر کیا کہتے ہیں۔ اب میدانِ حشر میں جاتے ہیں۔ جہاں خداوند کریم حساب وکتاب کے عرش پر جلوہ فگن ہیں۔ اور احمد رضا خاں بریلوی کہہ رہے ہیں کہ یہ تو میرے دُلہا شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا!

حدائق بخشش ج۳ ص ۴۶

قارئین کرام : آپ نے دیکھ لیا کہ پہلے تو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خوب چکر دیئے اور جب اپنی امت کو چکر دیا تو یہ کہا کہ یہ بات میری سمجھ سے بھی بالا ہے ۔ اس لئے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ و ایک نیا خدا بناتے ہیں جب نیا خدا تجویز کر لیا تو پھر اس کے بارے میں بھی متضاد باتیں کر کے قوم کو چکر میں ڈالنے کے لیے ہر حربہ استعمال کیا تاکہ قوم ان سے بھی متنفر ہو کر سرے سے اسلام ہی کا انکار کر دے ۔ اور میں اپنے یونٹ بنا کر اگلا قدم اٹھانے کی اجازت حاصل کر وں ۔ آپ انگریز سرکار کے دربار میں پرواز کرنے ہی والے تھے کہ یکایک دھماکہ ہوتا ہے جس سے کل کائنات لرز جاتی ہے اور خان صاحب بریلوی اس دھماکے کی آواز سن کر قصر رضا خانیت سے باہر نکل کر لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ یہ دھماکہ کیا تھا ۔ لوگ کہتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیا ہے ۔ اور یہ دھماکہ ان کا اعلانِ نبوت ہے یہ اعلان سنتے ہی اعلیٰ حضرت بریلوی پر اوس پڑ جاتی ہے اور اپنے خوابوں کی تعبیر سے مایوس ہو جاتے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود انگریز سرکار نے تسلی دی کہ اگرچہ آپ نے تیسرے فارمولے کے عمل درآمد میں غیر معمولی تاخیر کر کے اچھا نہیں کیا ۔ لیکن اس کے باوجود آپ کو گھبرانا نہیں چاہیے ہماری ہمدردیاں حسبِ سابق آپ کے ساتھ رہیں گی ۔ مگر اس شرط پر کہ آپ اپنی سابقہ روش کو تبدیل نہیں کریں گے ۔ اگرچہ اس کے بعد جانبین کے تعلقات میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آیا مگر اعلیٰ حضرت کی طبیعت کی وہ شگفتہ حالی نہ رہی اور آپ کے کلام سے انگریز سرکار سے کہیں کہیں میٹھا سا شکوہ بھی مترشح ہوتا

ہے جیسا کہ آپ انگریز سرکار سے ایک جگہ درخواست کرتے ہیں

اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں ؟
حدائق بخشش ج ۱ صفحہ ۴۰ ؎

غالباً انگریز نے تنگیٔ داماں کا بہانہ کر کے عطاؤں کی پہلی مقدار میں تعلقات کی بحالی کے ساتھ کچھ تخفیف کر دی ہو گی اور اعلیٰ حضرت بریلوی نے انگریز سے درخواست کی کہ اپنے کتے کی عادتیں تو آپ نے پہلے تر لقمے کھلا کھلا کر بگاڑ دی ہیں ۔ اب میں اس مقدار پر کیسے گذر بسر کر سکتا ہوں ۔

ایک جگہ انگریز سے محبت کرنے پر کف حسرت ملتے ہیں ۔ اور دل شکستگی کی حالت میں کہتے ہیں ۔

دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا
اب سفر یار سے کیا ہونا ہے
حدائق بخشش ج ۱ صفحہ ۵ ؎

اتنی طویل گفتگو میں نے اس بات پر بطور دلیل کے کی ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ صادر فرماتے وقت ان کے ہوش و حواس اتنے باختہ تھے کہ یہاں تک کہہ دیا کہ جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے ۔ لیکن اس وقت کا سب سے بڑا کافر اور مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن انگریز تھا ۔ اس کو کافر کیوں نہ کہا ؟ اس کو کافر کیوں کہتے وہ تو اعلیٰ حضرت بریلوی کا مربی تھا محسن تھا ۔ باپ سے بھی زیادہ قابل احترام تھا اور اس کے مخالفوں کو کافر کہا بدنام کیا ۔ اور اتنا سخت

کافر کہا اور فتویٰ دیا کہ ان کے اِس فتوی کی زد میں آکر خود ان کا باپ بھی کافر ہوگیا۔

بریلوی اعلیٰ حضرت کے اِن فتووُں کی زد سے سوائے چند احمقوں کے باقی تمام دنیا کافر ہوجاتی ہے۔

اللھم احفظنا من ھذہ الفتنۃ الدجال والکذاب

حضرت غوث کے سمندر

> وہیں سے اُبلے ہیں ساتوں سمندر
> جو تیری نظر کا ساحل ہے یا غوث
>
> حدائق بخشش ج ۲ صد ۳

یعنی حضرت غوث اعظم کی ایک نہر ہے اور اس کے کنارے سے سات سمندر نکل رہے ہیں۔ اِس شعر پر تو داد دیئے بغیر نہیں رہا جاتا۔ پہلے تو ہم ہی سنتے اور پڑھتے آئے ہیں کہ سمندر بڑا ہوتا ہے اور سمندر سے دریا اور دریا سے نہریں نکلتی ہیں مگر بریلوی مزاج کی تنصیب ہی شاید اُلٹی ہے یہ کہہ رہے ہیں کہ حضرت غوث اعظمؒ کی ایک نہر کے کنارے سے سات سمندر نکلتے ہیں۔ اسے کون عقلمند تسلیم کریگا۔ اور فرزندانِ ملت بریلویہ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ حضرات اِس شعر کا مطلب بتلا سکتے ہیں یا اسے ایک پاگل کی حالت سکر کی گفتگو کہیں گے

جو چاہو سو مانگو

تمام اُمتِ محمدیہ کا عقیدہ ہے کہ خداوند کریم میں یہ قدرت ہے کہ اس سے جو مانگو وہ دیتا ہے اور قرآن کریم بھی اس پر شاہد ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے

اذا سئلک عبادی عنی فانی قریب، اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ۔ القرآن الحکیم سورہ البقرہ

جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو آپ ان سے فرمادیں کہ میں قریب ہوں اور پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں ۔

مگر بریلویوں کے مجدد نے اس قرآنی اور اسلامی عقیدہ کے مقابلہ میں ایک دوسرا عقیدہ گھڑ لیا ہے ۔ اور کہتے ہیں ۔

> کہا تو نے کہ جو مانگو ملے گا
> رضا تجھ سے تیرا سائل ہے یا غوث
>
> حدائق بخشش ج۲ ص۳

یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی آپ نے فرمایا جو مجھ سے مانگو میں وہی دوں گا اس لئے میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں ۔ یہاں بھی اعلےٰ حضرت بریلوی نے خیانت سے کام لیا ہے ۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رح نے کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بارے میں قرآنِ کریم میں بار بار فرمایا ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کرونگا کیا طائفہ رضاخانیہ اپنے نام نہاد مجدد کے اس جھوٹ کو درست کر سکتا ہے ؟

کہ ہر چیز تو خدائے عزوجل کے پاس ہے اور وہی ہر ایک کو اپنی مصلحت اور سائل کی ضرورت کے مطابق عطا فرماتے ہیں ۔

کیا اعلیٰ حضرت بریلوی نے شیخ عبدالقادر جیلانی کو خدا بنانے کی کوشش نہیں کی ؟

● رضاخانیوں کی خرافات پڑھتے پڑھتے آپ یقیناً ذہنی اذیت میں مبتلا ہو گئے ہم ذائقہ بدلنے کے لئے آغا شورش کاشمیری مرحوم کی نظم تحریر کر رہے ہیں لیکن یہ بریلویوں کے مناسب حال بھی ہے۔

تلخ نوائی میں معاف

جرأت اظہارِ حق سے باز آ سکتا نہیں — میں ابوالبرکات کو خاطر میں لا سکتا نہیں

میں نے دیکھے ہیں کئی دار و رسن کے معرکے — کوئی سجادہ نشیں مجھ کو ڈرا سکتا نہیں

سوچ لو سی آئی ڈی کے آزری مخبرو — میری زد سے اب تمہیں کوئی بچا سکتا نہیں

خوردہ گیرانِ سیاست کا گروہِ نامراد! — میرے اسلوبِ سخن کی تاب لا سکتا نہیں

میں نہیں خاکِ بدایوں سے اٹھا اے دوستو — میں کسی حاکم کے دروازے پہ جا سکتا نہیں

مجھ پہ یہ رازِ نہاں حجروں کے مجروں سے کھلا — امتِ احمد رضا کو ہوش آ سکتا نہیں

نام گنگوہیؒ رسول اللہ کو محبوب ہے — کوئی ان کے کارناموں کو مٹا سکتا نہیں

کوئی بھی شاتم رسول اللہ کے دربار میں — مرتبہ محمودؒ و انورؒ کا گھٹا سکتا نہیں

بٹ نہیں سکتی اچکوں میں حسین احمدؒ کی لاج — مشرکوں کا غول ہنگامہ اٹھا سکتا نہیں

کوئی بھی معزول پٹواری اس ارضِ پاک میں — تھانویؒ کے نام پر بٹہ لگا سکتا نہیں

بزدلو! نانوتویؒ کا خون ہے تم پر حلال — ظالمو! یہ خونِ طیب راس آ سکتا نہیں

دُم دبا کر بھاگ نکلے ہیں بریلی کے شغال — کوئی اس انجام سے ان کو بچا سکتا نہیں

دلدلے کے توشہ خانے کا پرانا زلہ خوار — میری اس یلغار سے پیچھا چھڑا سکتا نہیں

میرا دعویٰ ہے کہ ان کو مسندِ ارشاد پر — کوئی آقائے ولی نعمت بٹھا سکتا نہیں

میرا دعویٰ ہے کہ ان کافرگروں کی کھیپ کو — جانکنی میں بھی خدا کا خوف آ سکتا نہیں

میں نے بجز بزم میں ایسا کیا ہے دوستو — اب بریلی کے نٹوں کو ہوش آ سکتا نہیں

میں نے شورشؔ خواجہ کونین سے باندھا ہے عہد
مجھ سے انگریزوں کا مخبر بچ کے جا سکتا نہیں

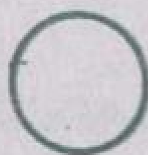
(شورش کاشمیری)



رضاخانی مذہب

کے

فقہی مسائل



ون۔ ٹو۔ تھری

> قبل اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی ضرورت بھی ہے، وہ اس لیے کہ لاوڈ سپیکر اور خرابی معلوم کرنے کیلئے ہیلو ہیلو ون ٹو تھری وغیرہ کہتے ہیں۔ پھر مساجد میں ان کا رواج بلکہ اب تو مساجد کا لازمی جزء سمجھا جا رہا ہے تو ہمارے اہل سنت نے انگریزی الفاظ کو مٹا کر درود شریف کا ورد کیا تاکہ سپیکر کی نبض کا پتہ چل جائے۔
>
> الصلوٰۃ والسلام عند الاذان ص۵

قارئین محترم! آپ رضاخانیوں کی جہالت کا اندازہ کریں کہ رضاخانی مُلاں لکھتا ہے کہ ہم صلوٰۃ وسلام کو ہیلو، ہیلو۔ ون۔ ٹو۔ تھری کی جگہ پڑھتے ہیں، اس سے بڑھ کر صلوٰۃ وسلام کے ساتھ کیا مذاق ہوگا، میرے نزدیک صلوٰۃ وسلام کی توہین کرنے والا بے دین ہے، اور رضاخانی مذہب کے بعض نام نہاد مفتیانِ شرع یہ فتوے صادر کرتے ہیں کہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب ہے، اور رضاخانی مذہب کا مشہور ملاں ریاست بہاولپور کا بدنام ترین شخص (فیض احمد اویسی رضوی) یہ فتویٰ دیتا ہے کہ ہم صلوٰۃ وسلام کو ہیلو، ہیلو ون، ٹو، تھری کی جگہ پڑھتے ہیں تاکہ لاوڈ سپیکر کی نبض کا پتہ چل جائے نیز خرابی معلوم کرنے کے لیے۔

حقیقت یہ ہے کہ پوری دنیا میں صرف ایک مقام ہے کہ جہاں

حضور علیہ السلام کو براہ راست مخاطب کر کے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھا جاتا ہے کہ آپ وہاں خود اسے سنتے ہیں۔

مطبوعہ بہاولپور

وہ یہ کہ جب انسان روضۂ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حاضر ہوتا ہے تو اس وقت ہر شخص حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں صلوٰۃ وسلام کا ہدیہ پیش کرتا ہے، اور ہر چیز کو اپنے اپنے مقام پر پڑھنا چاہیئے اور اذان کے اول یا آخر میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا بدعت ہے کیونکہ امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں حضرت بلالؓ اذان پڑھتے تھے تو اس کے اول یا آخر صلوٰۃ وسلام کا پیوند نہیں لگاتے تھے اور مذہب اسلام پیوند کاری کی قطعاً اجازت نہیں دیتا اس کے بعد خلفائے راشدینؓ کے دور میں بھی اذان کے اول و آخر صلوٰۃ وسلام کا ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی تبع تابعینؒ کے دور میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے اور کتب احادیث وفقہ میں باب الاذان کے ساتھ کہیں بھی صلوٰۃ وسلام کا نشان تک نہیں ملتا۔

تو بریلویوں نے اس بدعت کو سنت کا درجہ دے کر اذان کا جز بنا دیا ہے یہ بہت بڑا ظلم اور سنتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کھلم کھلا مذاق ہے۔

اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

عن عائشة رضی الله تعالےٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ (متفق علیه) (مشکوٰة شریف ص ۲۷)

(ترجمہ) حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے ہمارے اس معاملہ میں کوئی نئی بات نکالی تو وہ مردود ہوگی۔

نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا کی قدرے تشریح کر دیں تاکہ کسی کوتاہ فہم

کو مغالطہ پیش نہ آئے۔

حافظ ابن رجب حنبلیؒ لکھتے ہیں:۔ کل من احدث فی الدین مالم یاذن به الله ورسوله فلیس من الدین فی شیء۔ (جامع العلوم والحکم طبع مصر ص۴۲)

(ترجمہ) جس نے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس کا اذن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے نہیں دیا تو اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

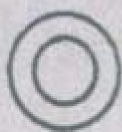
علامہ موصوفؒ یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہر احداث مردود نہیں بلکہ جو احداث فی الدین ہو وہ مردود ہے، نیز لکھتے ہیں کہ اسی حدیث کے بعض الفاظ میں فی امرنا ھذا کی جگہ صریح طور پر دین کا لفظ آیا ہے۔ وفی بعض الفاظه من احدث فی دیننا مالیس منه فھو رد۔ ص۴۲ (ترجمہ) اور اس حدیث کے بعض الفاظ میں فی دیننا کے الفاظ آئے ہیں۔۔۔۔ یعنی جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی تو وہ مردود ہو گی۔

جھوٹ کا نام قرآن

آپ پہلے اعلیٰ حضرت بریلوی کا فتوےٰ ملاحظہ فرمائیں آپ فرماتے ہیں
"داڑھی منڈانے اور کتروانے والا فاسق معلن ہے، اسے امام بنانا گناہ ہے۔ فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں۔ اور قرآنِ عظیم میں اس پر لعنت ہے"

احکام شریعت ج۲ صہ ۱۷۳ ا ۔ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی

اعلیٰ حضرت بریلوی کے اس فتوے کو پڑھیں اور حدیث میں اس پر غضب اور ارادہ قتل سے آخر تک عبارت پھر سے پڑھیں - اور اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو احادیث کا بھی مطالعہ فرمائیں - اور قرآن کریم بھی پڑھیں - نہ حدیث میں ڈاڑھی منڈانے والوں کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کر دینے کا ارادہ ملے گا اور نہ قرآن کریم میں ڈاڑھی منڈوانے والوں پر لعنت کا تذکرہ پائیں گے - یہ احمد رضا خاں کا بالکل جھوٹ ہے - جو جھوٹ بولنے میں غلام احمد قادیانی سے آگے نکل گیا - اور جس کی خود ساختہ شریعت بریلویت ہے اور جس میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے - بلکہ ثواب ہے - اور مذہب اسلام میں جھوٹ بولنا ناجائز ہے - معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے بھی یہ جھوٹ باعث بولا ہے تاکہ درجات میں بلندی ہو - اور اپنے امتیوں کو اپنی خود ساختہ شریعت کے ہر پہلو پر عمل کر کے دکھادوں - اعلیٰ حضرت بریلوی نے قرآن کریم کی طرف منسوب کر کے خدا کے کلام پر بہتان باندھا ہے اور اگر قرآن کریم سے مراد احمد رضا خاں کا اپنا فتوٰی ہے تو پھر اس کا معنی یہ ہوا کہ احمد رضا خاں اپنی بھولی بھالی بھیڑوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ میری ہی باتوں کو قرآن کریم کہا کرو - اپنے جھوٹ پر کیسی خوبصورت چادر چڑھائی - چادر ہٹائی تو اندر چڑیل -



کُتّے کا گوشت اور پاخانہ پاک ہے؟

احمد رضا خاں بریلوی کی کتب میں کُتّے کا تذکرہ بڑی کثرت سے ملتا ہے۔ مندرجہ ذیل فتوی سے کُتّے کے کثرت سے تذکرہ کی وجہ آپ خود سمجھ جائینگے۔ تمام مسلمان حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کے مطابق آجتک کتّے کو نجس اور حرام کہتے آئے ہیں۔ اور بریلوی مذہب میں یہ بات اس کے برعکس ہے اس لیے احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے پہلے اس کا اپنی کتب میں کثرت سے تذکرہ فرمایا تاکہ لوگ اس سے مانوس ہو جائیں۔ اور جو صدیوں سے کُتّے کی نفرت چلی آرہی ہے وہ بتدریج ذہنوں سے نکل جائے۔ جب اعلیٰ حضرت بریلوی نے یہ سمجھ لیا کہ اب وہ نفرت نہیں رہی تو بعدہٗ یہ فتویٰ دے دیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

> عرض، کُتّے کا رداں تو ناپاک نہیں
> ارشاد، صحیح یہ ہے کہ کُتّے کا صرف لعاب نجس ہے

ملفوظات احمد رضا خاں ج ۳ ص ۶

اعلیٰ حضرت بریلوی کے اس ملفوظ کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ ناظرین خوب سمجھ جائیں گے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کُتّے کے لعاب ہی کو ناپاک فرما رہے ہیں۔ اور لفظ صرف سے وضاحت کر دی کہ باقی سب حلال وطیب ہے، کتا چونکہ فطرتاً اپنی جنس سے حسد کرنے والا جانور ہے اور بریلوی حضرات جب اس کے گوشت اور پاخانہ وغیرہ کو حلال سمجھتے ہیں تو اس کے کھانے کو کار خیر گردانتے ہوئے اندرون خانہ اس۔ ۔ گوشت سے لطف بھی اٹھاتے ہوں گے۔ اسی کُتا خوری کی وجہ سے

بریلویوں کے اندر بھی وہی کُتے والی دو عادتیں خصوصیت کے ساتھ پائی جاتی ہیں
نمبر۱: لڑنا جھگڑنا و بھونکنا: کُتا جہاں اجنبی کو دیکھے گا اس سے لڑے گا بھونکے گا۔ بریلوی بھی جہاں اہلسنت والجماعت دیوبندی کو دیکھیں گے اس سے لڑیں گے اور اگر لڑنے کی طاقت نہ ہوئی تو کافر ضرور کہہ دیں گے۔
نمبر۲: کُتے میں وفاداری ہوتی ہے یہ بھی اپنے آقا کے بہت وفادار ہیں۔ زندگی بھر انگریز کی وفاداری کے دم بھرتے رہے اور وزارت کے خواب دیکھتے رہے اور اسی کے نقش قدم پر اس کے اذناب چل رہے ہیں۔ اسلام سے وفاداری نہیں۔ بس وقت کے حاکم کی وفاداری کا دامن ہاتھ سے نہ جانے پائے۔

نماز میں احتلام

اعلیٰحضرت بریلوی کے فقہی مقام کا اندازہ لگائیے۔

فرماتے ہیں کہ وہ نماز میں احتلام ہوا اور منی باہر نہ آئی اگر نماز قائم کر لی اس کے بعد اتری تو غسل واجب ہو گا مگر نماز ہو گئی ،، فتاویٰ رضویہ صہ ۱۳۰/۱

بریلوی مذہب والوں سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کے اعلیٰحضرت بریلوی تو اب موجود نہیں، اس لیے آپ ہی لوگوں سے دریافت کرتا ہوں کہ نماز میں احتلام ہونے کی صورت کیا ہو گی؟
نماز میں تو آدمی بڑے خشوع وخضوع سے دربار خداوندی میں حاضر ہوتا

ہے اور حدیث شریف میں ہے۔

ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ الحدیث

خدا تعالٰے کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے تو

اور اگر ایسا نہیں تو پھر یوں سمجھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

اگر نماز اس طرح پڑھی جائے تو نماز میں احتلام ہونا چہ معنی دارد؟ مگر بریلوی مذہب چونکہ سراسر اسلام کے خلاف اور خرافات کا نام ہے۔ اس لیے غالب گمان یہ ہے کہ شاید بریلوی مذہب میں نماز کے بارے میں یوں ہدایت ہو کہ تم نماز یوں پڑھا کرو گویا کہ تم عورتوں کو دیکھتے ہو۔ اور اگر تم نہیں دیکھتے تو پھر یوں تصور کر لیا کرو۔

گویا کہ وہ تمہیں خوب دیکھ رہی ہیں۔ بس اس لیے احتلام کی صورت بتائی گئی کہ اگر کوئی بریلوی اس منظر کو برداشت نہ کر سکا اور اسے احتلام آگیا تو پھر اس کا کیا ہوگا تو اعلیٰ حضرت بریلوی اس کا حل پیش فرماتے ہیں کہ نماز پھر بھی ہو جاتی ہے البتہ غسل صحت ضرور کر لیا جائے۔

سبحان اللہ اعلیٰ حضرت کے مداحو! بتاؤ کیا تمہارے نزدیک بھی یہ فتوی درست ہے۔ اور پھر اعلیحضرت بریلوی کا فقیہانہ ذہن ملاحظہ فرمائیں۔

"کہ منی باہر نہ آئی کہ نماز قائم کر لی"

یعنی بریلویوں کی نماز کی رفتار منی کی رفتار سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہے۔ بہر حال یہ اعلیٰ حضرت بریلوی کی خود ساختہ شریعت کا نشان ہے۔ بریلوی فتوے سے آپ پریشان ضرور ہوئے ہوں گے اور سوچتے ہوں گے کہ ایسی کونسی نماز ہو سکتی ہے کہ جس میں احتلام بھی آتے رہیں اور نماز کی صحت پہ کوئی اثر بھی نہ پڑے۔ اس کی اصل وجہ تو اصل بدعت اور اعلیحضرت بریلوی کی خدائی اور نبوت کا دم بھرنے والے ہی بتا

سکتے ہیں۔ میں تو اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتابوں سے اخذ کر کے کوئی ظنی اور غیر یقینی وجہ بیان کر سکتا ہوں۔ اگر آپ پسند کریں تو سنائے دیتا ہوں۔ میرا خیال یہ ہے کہ بریلوی مذہب کو قبول کرنے کے بعد آدمی کو کئی منازل طے کرنی ہوتیں ہیں۔ تب کہیں جا کر وہ بریلوی مذہب کا صحیح پیروکار کہلاتا ہے۔

ان میں سے ایک منزل تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ مرد عورت کے اندام نہانی سے نیت صالحہ کے ساتھ تلاعب کرے تو اسے اجر و ثواب ملتا ہے اور اگر عورت مرد کے آلہ تناسل سے نیک نیتی کے ساتھ دل بہلائے تو وہ بھی اجر و ثواب پائے یہ نفس کشی کے بریلوی سلوک کے طریقے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد پھر ایک ایسا مقام بھی آتا ہے کہ بریلوی نماز پڑھتے وقت عورتوں کی اندام نہانی برہنہ کر کے ان کو سامنے بٹھاتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں احتلام تو آتا ہے مگر اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں کہ اس احتلام سے نماز میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔ عورتوں کو بٹھا کر اور وہ بھی مقام مخصوص اور ممنوع کو برہنہ کر کے بریلویوں کی نماز کی کیفیت کے ضمن میں یہ کوئی خلاف حقیقت بات نہیں۔ بلکہ ان کے اعلیٰ حضرت بریلوی خود بیان کرتے ہیں۔

فتویٰ رضویہ کتاب الطہارہ میں مجدد صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمایئے۔ فرماتے ہیں،

نماز میں اگر بیگانہ عورت کی شرمگاہ پر نظر پڑے جب بھی نماز و وضو میں خلل نہیں مگر عورت کی مائیں بیٹیاں اس پر حرام ہو جائیں گی۔ جبکہ فرج داخل پر نظر بشہوت بہ ٹر ہو اور اگر قصداً ایسا کرے تو سخت گناہ ہے۔ مگر نماز و وضو جب بھی باطل نہ ہوں گے

فتاویٰ رضویہ: ج ا حصہ ۵



مجھے تو اعلیٰ حضرت بریلوی کی اس لطف اندوزی پر تبصرہ کرتے ہوئے شدید محسوس ہو رہی ہے۔ مگر کیا کروں ان اپنے منہ میاں مٹھو بننے والوں کو یہ بتائے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں۔ جو شب و روز اہلسنت والجماعت علماء دیوبند پر الزام تراشیوں کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ قارئین خود فیصلہ فرمائیں کہ جو صورت احمد رضا خان بریلوی نے نقل فرمائی ہے کیا یہ اتفاقیہ ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسی بڑے اہتمام سے بنائی جائے تب بنتی ہے۔ یعنی عورت کو اس صورت کے لیے تیار کر کے سامنے بٹھایا جائے۔ اور پھر مصلیٰ بچھا کر نماز شروع کی جائے۔ اور زبان حال سے کہا جائے ؎ تو سامنے ہو میں سجدہ کروں تب لطف ہے سجدہ کرنے کا

توں اور کہیں میں اور کہیں تیرے نام کا سجدہ کون کرے

حقے کے پانی سے وضو

اعلیٰ حضرت بریلوی کے فتوے کو ملاحظہ فرمائیے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ حقے کا بدبودار پانی پاک و مطیب ہے اور اس بدبودار پانی سے وضو بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حقے کے پانی سے وضو جائز رکھا گیا۔ وہ کونسی حالت اور کس وقت پر،
الجواب: جب آب مطلق اصلاً نہ ملے تو یہ پانی بھی آب مطلق ہے اس کے ہوتے ہوئے تیمم ہرگز صحیح نہیں، اور اس تیمم سے نماز باطل، (احکام شریعت ج ۳ صفحہ ۲۴۲)

ہندوستان اور پاکستان کے لوگ حقے کی حقیقت سے خوب واقف ہیں، یہاں سگریٹ کا رواج زیادہ ہے۔ حقہ کے واقف کار جانتے ہیں کہ حقے کا پانی تمبا کو کے اثر سے کتنا بدبودار ہو جاتا ہے۔ اب کون ہے جو اس بدبودار پانی سے وضو کرے اور پھر خدا تعالیٰ کا قرب تلاش کرے، یہ فتویٰ غالباً اعلیٰحضرت بریلوی نے اس لیے دیا ہے کہ خود چونکہ حقے کا شوق فرماتے تھے۔ اور وہ بھی اپنے پرانے دوست ابلیس کے ساتھ اور پھر دونوں حقے کے بدبودار پانی سے وضو کرتے ہوں گے اعلیٰ حضرت نماز پڑھتے ہوں گے اور شیطان پاس کھڑا ہو کر تالیاں بجاتا ہوگا کہ دیکھو میں نے دوستی کے بھیس میں اچھے بھلے آدمی کو اُلو بنا کر بدبودار پانی سے وضو کروا کر خدا تعالےٰ کے حضور ایسی حالت میں کھڑا کر دیا۔ جو حالت خدا اور اس کے رسول کو ناپسند ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہ آیا کرو اور اسی لیے آپؐ کچی پیاز اور لہسن نہیں کھایا کرتے تھے جن میں اتنی بدبو نہیں۔ جو حقے کے پانی میں ہے اور پھر حقے کے پانی میں جو بدبو ہوتی ہے وہ ناپسندیدہ ہے اور پیاز و لہسن اتنی ناپسندیدہ نہیں مگر پھر بھی نبی علیہ السلام نے بدبو کے شبہ کی وجہ سے ان کو استعمال نہ کرتے تھے۔ اور بریلویوں کے اعلیٰحضرت جس پانی میں یقینی ناپسندیدہ بدبو ہے۔

[illegible] وضو کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ مجدد ہو تو ایسا ہو۔

مذہب بریلوی کا مجدد کوئی مخبوط الحواس آدمی معلوم ہوتا ہے کہ جس کا دماغی توازن خراب تھا کہ جس کو اتنا شعور نہیں کہ بدبودار پانی سے وضو کرنے پر خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرتا ہے اور افسوس ہے ایسے جہلاء پر جو ایسے پاگل شخص کو اپنا مجدد مانتے ہیں۔



آلۂ تناسل چھونے کا ثواب

یہ فتویٰ کسی ایرے غیرے کا نہیں بلکہ بریلویوں کے اعلیٰ حضرت ادرینی کا ہے۔ فرماتے ہیں۔

زن و شوہر کا باہم ایک دوسرے کو حیات میں چھونا مطلقاً جائز ہے۔ حتیٰ کہ فرج و ذکر کو بہ نیتِ صالحہ (چھونا یا ٹٹولنا) موجبِ اجر و ثواب ہے۔" احکامِ شریعت ج ۳ ص ۲۳۹

کتب فقہ میں تو یہ تصریح کہیں نہیں ملی کہ فرج و ذکر کو بہ نیتِ صالحہ چھونا یا ٹٹولنا موجبِ اجر و ثواب ہے۔ مگر یہ حقیقت پھر اپنی جگہ صحیح اور درست ہے کہ فرج و ذکر کی یہ عزت افزائی اعلیٰ حضرت بریلوی کا طرۂ امتیاز ہے اور کسی کا نہیں۔ یہی تو وہ کارہائے نمایاں ہیں جن کی وجہ سے اعلیٰ حضرت بریلوی کو مجدد مائۃ حاضرہ کے نمایاں اور ممتاز لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

انسان خود ہے اپنے کمالات کی دلیل۔ یا یہ گفتگو تو شیرِ نغاز چاہیئے۔

مذکورہ بالا فتوے کے بارے میں رضاخانی امت سے تین باتیں دریافت کرنی مطلوب ہیں۔

اوّل: فرج و ذکر چھونے اور ٹٹولنے یعنی اس سے کھیلنے سے رضاخانیوں کی نیتِ صالحہ کیسے ہوتی ہے۔؟

دوم: فرج و ذکر بہ نیت صالحہ چھونے یا ٹٹولنے پر جو ثواب ملتا ہے تو اس ثواب کے ایصال اور بخشنے کا کیا طریقہ ہے؟ ارشاد فرمائیں کہ یہ ایصالِ ثواب دن کو ہو یا رات کو کس وقت ہو۔؟

سوم: اگر مرد اپنی بیوی کے اندامِ نہانی سے اور بیوی اپنے مرد کے آلۂ تناسل سے لطف اندوز ہونے پر اجر و ثواب ملتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ رضاخانی امت کا محبوب کھیل ہے۔

ہے کوئی رضاخانی جو یہ بتائے کہ اس پسندیدہ کھیل کا ثواب سردار احمد، حشمت علی نعیم الدین اور حامد رضاخان وغیرہ ان سب کو پہنچایا جاتا ہے یا کہ صرف اور صرف اعلیٰ حضرت بریلوی کو ہی بخش دیا جاتا ہے۔ فتویٰ کی بات چیت ضروری سہی مگر طرزِ بیان میں رنگ تو فقیہانہ چاہیئے۔

ستر ہزار چھوہارے

> مسئلہ: میت کے سوم کا کس قدر وزن ہونا چاہیئے، اگر چھوہاروں پر فاتحہ دلائی جائے تو ان کا کس قدر وزن ہو
>
> الجواب: کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں ہے اتنے ہوں جن میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔" عرفان شریعت ج ا ص ٦

جواب کے دو حصے ہیں، پہلے حصے میں مذہب اسلام کا بیان ہے کہ وزن شرعاً مقرر نہیں، دوسرے حصے میں بریلویوں کے مذہب کا بیان ہے۔ اگر ایک چھوہارہ نصف تولے کا ہو۔ تو بریلویوں کے ہر تیجے ختم میں ۱۰ من ۷ سیر ۸ چھٹانک چھوہارے ضروری ہیں۔

مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے یہاں یہ تصریح نہیں کی کہ یہ ستر ہزار چھوہارے ہی بھجوا دینا ہے یا ان کا ثواب، اگر اصل چھوہارے ہی بھیجنے ہیں تو انہیں دفن کرنے میں دقت نہ ہو گی، بصورت دیگر انہیں کہاں رکھا جائے اور کیسے تقسیم کیا جائے، مختصر مجالس ختم میں تو یہ ستر ہزار چھوہاروں کا مسئلہ اچھی خاصی پریشانی پیدا کرے گا۔ اندیشہ ہے کہ رہے سہے لوگ بھی بریلوی مذہب چھوڑ جائیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بریلوی مذہب پیٹ پوجا کا نام ہے۔ اور چھوہارے کھانے اور بیچنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اعلیٰحضرت بریلوی نے کھانے پینے کے چکر میں مذہب اسلام کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے۔

ساس کی شلوار

کسی نے اعلیٰ حضرت بریلوی سے پوچھا ہے۔

> عرض: معمولی چھینٹ جس کے پاجامے عورتوں کے ہوتے ہیں، خوشدامن کا پاجامہ ایسی چھینٹ کا ہو اس پر اس کے جسم کو ہاتھ شہوت سے لگائے تو کیا حکم ہے۔
>
> ارشاد: اگر ایسا کپڑا ہے کہ حرارت جسم کی نا معلوم ہو تو خیر
>
> احکام شریعت ج ۲ صفحہ ۲۲۷

سائل نے خوشدامن کی شلوار کو شہوت سے ہاتھ لگانے کی صورت میں سوال کیا ہے کہ اس کا کیا حکم ہے!

بے علم مولوی اعلیٰ حضرت بریلوی نے کتنا مضحکہ خیز جواب دیا ہے کہ ہاتھ لگانے والے کو اپنی ساس کے رانوں کی حرارت محسوس نہ ہو تو شلوار کے اوپر ساس کی رانوں کے اوپر لطف اندوز ہونے میں خیر ہے۔

اِس فتوے سے خبطی ملّا اعلیٰ حضرت بریلوی کی فقہاء کی تصریحات سے عدم واقفیت عیاں ہے، فقہائے احناف نے شہوت سے مطلقاً ہاتھ لگانے کو حرمت مصاہرہ کا سبب لکھا ہے بلکہ شہوت سے دیکھنے کو بھی اسی حکم میں شامل کیا ہے

واللمس والنظر بشهوة يوجب حرمة المصاهرة

یعنی (کسی عورت کو) ہاتھ لگانے پر اور شہوت سے دیکھ لینے سے حرمت مصاہرہ ثابت ہو جاتی ہے، کنز الدقائق ص ۹۸

اور حاشیہ پر ہے.

اَوْ مَسَّهَا بِشَهْوَةٍ یا عورت کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے۔ تب بھی حُرمت مصاہرہ ثابت ہو جائیگی۔

معلوم نہیں خبطی ملّا اعلیٰ حضرت بریلوی نے حرارت کا نکتہ کہاں سے نکالا ہے غالباً اعلیحضرت نے یہ نکتہ ایک باطل فرقے کی اس روایت سے حاصل کیا ہے۔ جس میں تصریح ہے کہ اگر بیٹا اپنے آلہ تناسل پر ریشمی کپڑا لپیٹ کر اپنی ماں سے جماع کرے تو کوئی حرج نہیں

مجھے تو یہ شخص علمی میدان میں سفید لٹھے کی مانند بالکل کورا معلوم ہوتا ہے اور بھولی بھیڑوں نے پتہ نہیں ایک مخبوط الحواس کو مجدد کیوں مشہور کر دیا ؟

کُفر کا فتوےٰ

اہل بدعت کا مشہور و معتبر مجموعہ فتاوی یعنی غایۃ المرام کے ص ۵۵-۵۶-۱۴۰-۱۴۱ میں صاف لکھا ہے کہ۔

"حضور علیہ السلام ہر محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں تعظیم کے واسطے کھڑا ہونا فرض ہے۔ قیام نہ کرنے والا کافر ہے" ۔

بریلوی مذہب کے معتبر مولوی احمد یار گجراتی کی غفلت اور حماقت کا اندازہ کیجیے! وہ لکھتے ہیں :۔

کہ یہ مسلمانوں پر یہ محض بہتان ہے کہ وہ قیام میلاد کو واجب سمجھتے ہیں نہ کسی عالم دین نے لکھا۔ کہ قیام واجب ہے اور نہ تقریروں میں کہا، عوام کو بھی یہی کہتے ہیں کہ قیام اور میلاد کار ثواب ہے پھر آپ ان پر واجب سمجھنے کا کس طرح الزام لگاتے ہو"۔ جاء الحق صفحہ ۲۵۶

خبطی ملاں احمد یار گجراتی کو اپنے مذہب کے پیشہ ور کفر سازوں کی کتب کا مطالعہ نصیب نہیں ہوا۔ انوار ساطعہ جو بریلوی مذہب کی مشہور کتاب ہے کا مطالعہ فرماتے تو انہیں اپنے انجام کا پتہ چلتا کہ کس طرح وہ کفر کی مشین گن کی زد میں آچکے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی قیام کی فرضیت کے قائل نہیں ہیں۔ احمد یار گجراتی اور ان کے معتقدین و متعلقین اپنے انجام کو ملاحظہ کرنے کیلئے انوار ساطعہ کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

یجب القیام عند ذکر ولادۃ صلی اللہ علیہ وسلم،

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت قیام کرنا واجب ہے۔ انوار ساطعہ صفحہ ۲۵۰

ناظرین کرام: آپ فیصلہ کریں کہ یہ بہتان ہے یا ایک نفس الامری حقیقت ہے صرف واجب ہی نہیں بلکہ فرض کہا ہے۔ اور قیام نہ کرنے والا کافر ہے۔



مگر دیکھنا یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضؓ کا عمل اس موقع پر کیا ہوتا تھا۔ اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس موقع پر کس عمل کو پسند اور کس کو ناپسند کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لم یکن شخص احبّ الیہم من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا رأوہ لم یقوموا لمّا یعلمون من کراھیۃ لذلک
مشکوٰۃ ج ۲ صـ ۴۰۳ و مسند احمد ج ۳ صـ ۱۵۱

حضرات صحابہ کرام رضؓ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے بڑھکر اور کوئی محبوب نہ تھا۔ لیکن جب وہ آپ کو دیکھتے تھے تو قیام نہ کرتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپؐ اس قیام کے عمل کو مکروہ سمجھتے تھے۔

اس حدیثِ صحیح سے ثابت ہو گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لئے قیام کو پسند نہ کرتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضراتِ صحابہ کرام رضؓ باوجود یہ کہ ان کو آپؐ سے انتہائی محبت تھی۔ قیام نہ کرتے تھے۔ عجیب بات ہے کہ جس چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پسند نہ کرتے ہوں۔ اور محبت کے باوجود حضرات صحابہ کرام رضؓ بھی اس پر عمل نہ کرتے ہوں۔ جبکہ بنفس نفیس آپؐ موجود بھی تھے۔ اور حضرات صحابہ کرام رضؓ کو نظر بھی آتے تھے۔ تو پھر آج جبکہ آپؐ کا کسی مجلس میلاد میں تشریف لانا کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں۔ اور نہ کسی کو نظر آتے ہیں۔ تو پھر کس طرح قیام کو جائز اور مستحب قرار دیا جاتا ہے۔ بلکہ واجب اور فرض کہا جاتا ہے اور قیام نہ کرنے والے کو کافر کہا جاتا ہے۔ تو معلوم ہو گیا کہ رضاخانی شریعت شریعتِ محمدی سے کوئی علیحدہ دین ہے جس کا مذہبِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ رضاخانی شریعت حدیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

بریلوی بندر

اعلیٰحضرت بریلوی فرماتے ہیں میں نے بندر کو قیام کرتے دیکھا ہے، اپنے پرانے مکان میں جس میں میرے منجھلے بھائی مرحوم رہا کرتے تھے مجلس میلاد

پڑھ رہا تھا۔ ایک بندر سامنے دیوار پر چپکا مودب بیٹھا سن رہا تھا۔ جب قیام کا وقت آیا مودب کھڑا ہو گیا پھر جب بیٹھے وہ بھی بیٹھ گیا۔ وہ بندر تھا۔ وہابی نہ تھا۔"

(ملفوظات اعلیٰحضرت بریلوی جلد ۳ ص ۳۹ مدینہ پبلشنگ کراچی)

ناظرین کرام: اعلیٰحضرت کے اس ملفوظ کو آپ دوبارہ پڑھیں اور اس کے بعد فیصلہ فرمائیں کہ کیا ایسا شخص مجدد تو کیا ایک باہوش آدمی کہلوانے کا بھی مستحق ہے؟

مجلس میلاد میں قیام کے جواز پر بندروں کے عمل کو پیش کرنا کونسی عقل مندی ہے اور طرفہ تماشا دیکھئے فرماتے ہیں کہ وہ بندر تھا وہابی نہ تھا۔ یہ بغیضہ فساداً بغضب علیٰ غضب ہے۔ اس لئے اگر ہم اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد کہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد میں قیام بندر کرتے ہیں۔ انسان نہیں کرتے تو کیا آپ اس پر کوئی معارضہ پیش کر سکتے ہیں۔

مسائل کو ثابت کرنے کا یہ عجیب طریقہ ہے۔ ادھر تو قیام کو فرض اور واجب کہتے ہیں۔ اور فرض واجب کو ثابت کرنے کے لئے بندروں کی کہانیاں پیش کر رہے ہیں۔ خان صاحب بریلوی! یہ شریعت محمدی ہے۔ مداریوں کا کھیل نہیں۔

تو اعلیٰ حضرت بریلوی کے ملفوظ سے معلوم ہوا کہ قیام کرنے والا اور میلاد سننے والا بلا شبہ بندر تھا وہابی نہ تھا۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے کبھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اعلیٰحضرت بریلوی کے سامعین بندر اور قیام کرنے والے بھی بندر ہوا کرتے تھے۔ مگر الحمد للہ کہ وہابی ان رسومات قبیحہ سے محفوظ ہیں۔

نیز اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰحضرت بریلوی اپنے گھر میں بندر بھی رکھا کرتے تھے۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انہیں نچاتے بھی تھے یا کہ صرف محفل میلاد کے لئے پال رکھے تھے۔

بندر اور گدھے سے نکاح ؟

آج سے ۱۵ برس قبل میں نے اعلیٰ حضرت بریلوی کا یہ فتویٰ پڑھا تو مجھے بڑا تعجب ہوا۔ لیکن پھر یہ سوچ کر کہ آخر یہ بریلوی کے اعلیٰ حضرت اور مجدد ہیں۔ بغیر کسی شرعی دلیل کے ایسی بات کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس فتویٰ کے ماخذ کی جستجو اور تلاش میں احادیث و قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کی ورق گردانی کرتا رہا۔ مگر اس کے ماخذ کو نہ پا سکا۔ اس کے بعد دیگر مذاہب باطلہ کی طرف رجوع کیا کہ شاید بدھ مت، ہندو مت، آریہ سماج اور برہمنوں میں مروج ہو کہ وہ اپنی لڑکیوں کی شادیاں جانوروں اور حیوانوں سے کرتے ہوں۔ مگر مجھے ان مذاہب میں بھی یہ روایت نہ ملی۔ تلاش بسیار کے بعد جب مجھے ماخذ نہ مل سکا تو میں یہ سمجھنے پر مجبور ہو گیا کہ اس مسئلے میں بریلوی امت ہی ایک ایسا گروہ باطلہ ہے کہ جس میں یہ روایت ابھی تک شاید روایت ہی کے درجے میں چلی آرہی ہے۔ اور عملاً

کسی وقت اور موقعہ کا انتظار ہو۔ اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ کسی خفیہ انداز میں اپنے اس فتویٰ پر عمل کیا ہو۔ میں امید کرتا ہوں پیروکاران احمد رضا اس فتوے کی روشنی میں آئندہ مندرجہ ذیل جنھوں کو نکاح کا موقعہ دے کر اعلیٰ حضرت کے اس فتویٰ کو زندہ جاوید بنا دیں گے قارئین کرام کی ضیافتِ طبع کے لیے اصل فتویٰ نقل کرتا ہوں۔

> مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور پھر عزوجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضروریاتِ دین میں کسی شئی کا منکر ہے جیسے آج کل کے وہابی، رافضی، قادیانی، نیچری چکڑالوی جھوٹے صوفی کہ شریعت پر ہنستے ہیں۔
>
> حکم دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے۔ اس سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا اس کا۔ نکاح کسی مسلم کافر مرتد اس کے ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہو سکتا۔ جس سے ہوگا محض زنا ہوگا۔ مرتد مرد ہو یا عورت۔ احکام شریعت ج ۱ صد ۱۱۲

اور اس طرح کی گوہر فشانی اعلیحضرت بریلوی نے اپنے ملفوظات میں بھی کی ہے۔ بلکہ اس میں دیوبندیوں کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ پتہ نہیں احکام شریعت میں کیوں بھول گئے۔

ملفوظات میں فرماتے ہیں :

ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا مسلم یا کافر اصلی ہو یا مرتد انسان ہو حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوگا" ملفوظات اعلیٰ حضرت ج ۲ صفحہ ۱۱۲

مجھے قادیانیوں اور چکڑالیوں سے کوئی سروکار نہیں۔ میں چونکہ اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی ہوں اور اپنے حنفی دیوبندی ہونے پر فخر کرتا ہوں اس لیئے دیوبندی ہونے کی حیثیت سے عرض کرتا ہوں، اور ملت بریلویہ کے اذناب سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے اعلیٰ حضرت نے اس فتویٰ سے آپ لوگوں کے منہ کو کالا نہیں کر دیا؟ اب آپ کو تین باتوں میں سے ایک بات کو اختیار کیئے بغیر چارہ کار نہیں۔

۱۔ یا تو کوئی اطمینان بخش جواب دو۔

۲۔ اس فتوے کے لغو اور باطل ہونے کا واضح اعلان کرو۔

۳۔ اس حقیقت کو قبول کر دو کہ تمہارے مذہب میں حیوانوں مثلاً کتا، بندر

گیدڑ، گدھا اور ہاتھی وغیرہ جانوروں کے اناث و ذکور سے نکاح جائز ہے، کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ ان کے مرد و عورت کا تمام جہان میں جن سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی ہو یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوگا۔ یعنی دیوبندیوں وغیرہ کا مرد یا عورت انسان اور حیوان سے نکاح نکاح ہی نہ ہوگا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر بریلویوں کا ہوگا تو وہ زنا نہیں ہوگا۔ گو آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی نے بریلوی مرد یا عورت کے حیوانوں سے نکاح کے جواز کو تسلیم کر لیا۔

اعلیٰ حضرت کے فتوے کا معکوس فوٹو :۔

ایسے ہی بریلوی۔ حشمتی، سرداری۔ کراچوی، بدایونی جہلا احمق ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں انسان ہو یا حیوان جس سے ہوگا وہ شریعتِ رضاخانی میں بغیر کسی شک وشبہ کے خالص نکاح ہوگا اگر آپ فرمائیں کہ حیوان سے تو کسی مذہب میں بھی نکاح جائز نہیں۔ اور نہ ہی اسے عقل تسلیم کرتی ہے۔ تو پھر میں آپ سے پوچھوں گا کہ آپ کے اعلیٰ حضرت بریلوی نے حیوان کا لفظ کس خوشی میں استعمال کیا ہے؟

پوری بریلوی امت کو چیلنج ہے کہ وہ اپنے اعلیٰ حضرت کے اس فتوے کا صحیح مفہوم بیان کردیں تو خاطر خواہ انعام حاصل کریں۔

بریلویوں کی جانب سے صحیح مفہوم بیان کر دینے کی تو مجھے امید ہی نہیں البتہ یہ خطرہ ضرور ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس لفظ کو نکال کر اپنی حماقت کی ایک اور دلیل فراہم کر دیں مگر اس لفظ کو اصل عبارت سے نکال دینے سے بھی کام نہیں چلے گا۔ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوگا کہ موجودہ بریلویوں کے نزدیک ان کی عورتوں کا حیوانوں سے نکاح نہیں ہوتا مگر اس سے اعلیٰ حضرت بریلوی کے عقیدے کی نفی تو نہیں ہو سکے گی

اُلٹے بانس بریلی کو

مسئلہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے اور جو ان کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھنے کے لیے بھیجے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب۔ حرام۔ حرام۔ حرام اور جو ایسا کرے بدخواہ اطفال و مبتلائے آثام۔

(احکام شریعت جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ ۔ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی کا حصول تعلیم

"واقعی میرا حصول علم تمام وہابیہ سے ہے"

(مقیاس حنفیت ص۲ مطبوعہ لاہور)

حضرات! غور فرمائیں کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ تو یہ ہے کہ وہابیوں کے پاس پڑھنا اور اپنے لڑکوں کو پڑھانا بھیجنا حرام ہے۔ ایک مرتبہ بھی حرام نہیں کہا بلکہ تین مرتبہ دہرایا ہے تو معلوم ہوا کہ وہابیوں سے قطعاً تعلیم حاصل نہیں کرنی چاہیئے۔ حالانکہ مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی نے خود بھی وہابیوں سے مکمل پڑھا اور اپنے لڑکے عبدالتواب کو بھی وہابیوں کے پاس پڑھنے کے لئے بھیجتے رہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مولوی محمد عمر اچھروی خود بھی حرام فعل کے مرتکب ہوئے اور اپنے لڑکے سے بھی فعل حرام کرواتے رہے۔ علاوہ ازیں بریلویوں میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے شخص ہیں جنہوں نے علماء دیوبند سے علم حاصل کیا تو اب بریلوی حضرات اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ آخرت میں ان کا کیا انجام ہوگا۔

رضاخانیوں کا نکاح خواں

مولوی احمد رضا خاں بریلوی سے کسی شخص نے فتویٰ پوچھا کہ وہابی (حنفی) کا نکاح پڑھنا کیسا ہے؟

عرض۔ اگر وہابی نکاح پڑھائے تو ہو جائے گا یا نہیں؟

ارشاد۔ نکاح تو ہو ہی جائے گا اس واسطے نکاح نام باہمی ایجاب و قبول

کا ہے اگرچہ باہمن (ہندو) پڑھا دے چونکہ وہابی سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے۔

(ملفوظات اعلیٰحضرت بریلوی جلد ۳ ص۱۷ مدینہ پبلشنگ کراچی)

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ یہ اعلیٰحضرت بریلوی کی عجیب منطق ہے کہ ہندو کے نکاح پڑھنے کو جائز و درست قرار دیتے ہیں اور اہلسنت والجماعت علماء دیوبند جو صحیح معنوں میں توحید و سنت کے پیروکار ہیں اور دن رات دین اسلام کو پھیلانے میں لگے رہتے ہیں ان کو وہابی کہتے ہیں اور ان کے نکاح پڑھنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ بریلویوں میں اس حرام فعل کے مرتکب ایک دو نہیں بلکہ کثرت سے پائے جاتے ہیں کہ جن کے نکاح اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی علماء نے پڑھے ہیں۔ اب وہ لوگ یا تو اعلیٰحضرت بریلوی کے فتوے کو باطل اور مردود سمجھیں یا ہندوستان کا سفر کریں اور وہاں جا کر کسی ہندو سے تجدید نکاح کروائیں تاکہ حرام کاری سے بچ سکیں۔ یا پھر حرام کاری پر ہی کمربستہ رہیں۔ رضاخانی سوچیں کہ حرام فعل پر دوام کن لوگوں کا کام ہے۔ جب بھی اعلیٰحضرت بریلوی نے فتویٰ دیا ہے توحید و سنت کے خلاف باطل مذہب کو ترجیح دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں خانصاحب بریلوی نے ہندوؤں کی اس لیے رعایت کی ہے اور ان کے نکاح پڑھنے کو جائز و درست قرار دیتے ہیں چونکہ جو رسومات قبیحہ ہندوؤں میں مروج ہیں وہی رسومات قبیحہ رضاخانیوں میں مروج ہیں اور رضاخانی ان کو سنت کا درجہ دے کر نبی علیہ السلام کی سنت کا مذاق اڑاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ ایسی غلط حرکت سے ہر مسلمان کو بچائے۔ (آمین)

عورت کے پیٹ سے استمتاع

سوال ع ۳۹۔ زید اگر ایام حیض میں عورت کی ران یا شکم پر اُلٹ کو مس کرکے انزال کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: پیٹ پر جائز ہے۔ (فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۷۱)

مذکورہ بالا فتویٰ سے تو انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ رضا خانی حضرات عورتوں سے اس لئے نکاح کرتے ہیں کہ اگر ایک کارخانے میں چھٹی ہو جائے۔ تو مزدور دوسرے کارخانے میں اُوور ٹائم لگایا کریں۔ خدا کے بندو! تین سے دس یوم تک تم صبر نہیں کر سکتے۔ مگر جنہیں شریعت محمدی کا کوئی لحاظ نہ ہو۔ قرآن کریم پر عمل کرنے کو تیار نہ ہوں۔ نفس پرستی کے مریض ہوں۔ ان سے اس قسم کے افعال شنیعہ اور حرکات قبیحہ کی ہی امید رکھی جاسکتی ہے۔ احمد رضا خاں بریلوی نے کب کوئی معقل مندی اور ہوش وحواس کی قائمی کے ساتھ فتویٰ دیا ہے؟ جو ایسے موقعہ پر بھی ان سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ کوئی اسلامی رنگ میں بسا ہو جبکہ رضا خانی شریعت اوّل تا آخر اسلام سے متصادم و متضاد چند باطل نظریات و خرافات کا نام ہے تو ان آدم نما ابلیسوں سے اسلامی فتوؤں کی امید عبث و بیجا ہی ہے۔

دیوالی کی مٹھائی

دیوالی ہندوؤں کے ایک تہوار کا نام ہے۔ اس دن وہ لوگ مٹھائی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ احمد رضا خاں سے کسی نے سوال کیا کہ اس دن ہندوؤں کی یہ مٹھائی لینی چاہیئے یا نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس دن نہ لیں اور دوسرے روز لے لیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

عرض۔ کافر جو ہولی اور دیوالی میں مٹھائی تقسیم کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں۔

ارشاد۔ اس روز نہ لے ہاں اگر دوسرے روز دے تو لے لے کوئی حرج نہیں۔
(ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی جلد ۱ صفحہ ۱۱۵)

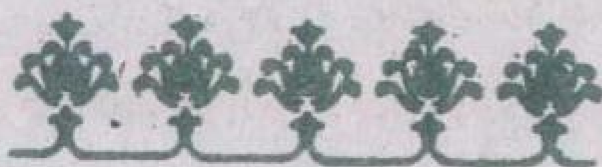
آپ سوچتے ہوں گے کہ ہولی اور دیوالی کے تہوار پر تقسیم کی جانے والی مٹھائی پہلے دن شاید حرام ہوتی ہو گی اور دوسرے روز حلال ہو جاتی ہو گی اس لیے آپ نے پہلے دن لینے سے منع فرمایا اور دوسرے دن لینے کی اجازت دے دی۔ لیکن آپ یقین جانیئے ایسی بات نہیں نہ ہی ایسا کوئی مسئلہ ہے کہ ایک چیز ایک روز حرام ہو اور وہی اسباب و علل دوسرے روز بھی اس میں موجود ہوں اور وہ حلال ہو جائے دراصل حلال و حرام کی بات نہیں بلکہ بات اور ہے کہ اعلٰحضرت بریلوی ہندومت کے پرچارک تھے اور لبادہ اسلام کا اوڑھ کر مسلمانوں کو سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ کے تحت کسی اور پیٹ نظام کی طرف لے جانے کے لیے مامور تھے۔ یہاں بھی اس طرف تلمیح ہے یعنی آپ کہنا یہ چاہتے ہیں کہ پہلے روز تم مٹھائی نہ لو بلکہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر ان کی خوشی میں شریک ہو جاؤ۔ اور دوسرے

روزے جیسے دن کھائیں گے تم بھی مزے اڑاؤ اور اگر رضاخانی امت اس مفہوم سے انکار کرے تو پھر میرے دو سوالوں کا جواب دے دیں۔ میں اس مضمون سے رجوع کر لوں گا۔

ع۱۔ جو چیز ایک دن پہلے حرام تھی وہ ایک دن بعد حلال کیسے ہو گی؟

ع۲۔ اگر دوسرے دن حلال ہے تو پہلے دن حرام کیوں؟

رضاخانی اگر صاحب علم ہوتے تو اس بات کا امکان تھا کہ شامی، در مختار، وغیرہ کتب فقہ سے کوئی دور کی جزئی تلاش کر لاتے۔ اس لئے یہ میرے ان دو سوالوں کا جواب دینے سے قاصر و عاجز رہیں گے جس کی بنا پر انہیں سابقہ مضمون تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو گا۔ اور جواب دینے کی کوشش میں ندامت یا اعلحضرت بریلوی کے فتویٰ پر ماتم کرنے کے سوا کچھ بھی حاصل نہ ہو گا۔



● ہماری اس کتاب کے دو ابواب "فقہی مسائل" اور "زندیقوں کا مال ہضم کرو" کے مناسب حضرت شورش کاشمیریؒ کی ایک طویل نظم ہے جس کا نصفِ اوّل ہم اس صفحہ پر جبکہ نصفِ آخر صفحہ ۱۸۸ پر دے رہے ہیں۔ آپ یقیناً لطف اندوز ہوں گے۔

استفسار

قوم کو اُلّو بناؤ کیا یہی اسلام ہے؟
ووٹ لے کے رہنماؤ! کیا یہی اسلام ہے

بیج بو کر فتنۂ تکفیر کا اسلام میں
رات دن جلسے کراؤ کیا یہی اسلام ہے

مار کر ڈاکہ مریدانِ ارادت کیش پر
خلوتوں میں مسکراؤ کیا یہی اسلام ہے

آئے دن خلوت کدوں میں نقدِ عصمت لوٹ کر
اپنے حجروں کو سجاؤ کیا یہی اسلام ہے

او خدا نا آشناؤں کے گروہِ نامراد!
اِک ذرا مجھ کو بتاؤ کیا یہی اسلام ہے!

گالیاں بکتے رہو اسلافِ امت کے خلاف!
اے بریلی کے خداؤ کیا یہی اسلام ہے

یہ بھی سوچا ہے کہ ختمِ خواجگاں کے نام پر
شرک کا ناٹک رچاؤ کیا یہی اسلام ہے!

یہ بھی سوچا ہے کہ تعلیمِ پیمبر کے خلاف
مومنوں کا دل دکھاؤ کیا یہی اسلام ہے

باندھ کر تیغے میں سجادہ نشینی کا غرور
گدیوں پر دندناؤ کیا یہی اسلام ہے

او رذیلو! ڈیڑھ فٹ لمبی کلاہِ فقر سے
دین کو بٹہ لگاؤ کیا یہی اسلام ہے

خانقاہوں میں بزرگوں کے مقدس نام پر
نت نئے فتنے جگاؤ کیا یہی اسلام ہے

کمسن و خوش رو جوانوں کو فریبِ عشق دے
بر سرِ مجلس نچاؤ کیا یہی اسلام ہے

اس خدا کی سرزمیں پر اے کفن دزدانِ دیں
چادرِ زہراؓ اڑاؤ کیا یہی اسلام ہے

اس وطن میں کوئی تم کو پوچھنے والا نہیں
سیم پر ایمان بیچ کھاؤ کیا یہی اسلام ہے

خود فروشو! ذکرِ میلاد النبیؐ کی آڑ میں
تہمتیں ہم پر لگاؤ کیا یہی اسلام ہے

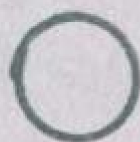
پیرزادو! با خدا پیرِ مغاں کے روپ میں
منعموں کا مال کھاؤ کیا یہی اسلام ہے

مانگ کر انگریز سے خونِ شہیدانِ حرم
اب طُرّوں کی بڑھاؤ کیا یہی اسلام ہے



رنڈیوں کا مال

ہضم کرو



رنڈیوں کا مال ہضم

اس بات کی وضاحت کے لیے اوّلاً آپ کو بریلوی مذہب کے بانی اور مؤسس کے عورتوں کی طرف طبعی میلان کو جاننا چاہیئے۔

چنانچہ یہ بات خود بریلویوں کو تسلیم ہے کہ احمد رضا خاں صاحب عاشق مزاج یا عشق باز تھے اور اسی عشق بازی کی لت کی وجہ سے وہ عورتوں کے ذکر و اذکار سے لطف اندوز ہوتے رہتے تھے۔

آپ نے حدائق بخشش جلد ۳ صـ۳۷ پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ وطاہرہ کے بارے میں چند توہین آمیز اشعار کہہ کر اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی دشمنی وعداوت کا مذہبی فریضہ ادا کیا ہے۔ صاف اور ایمانداری کی بات تو یہ ہونی چاہیئے تھی کہ تمام بریلوی احمد رضا خاں کے اس کفر کی تردید کرتے اور تاویلات کی بجائے اس کھلے کفر پر احمد رضا خاں سے بیزاری کا اظہار کرتے مگر بجائے برأت اور بیزاری کے بعض معتقدینِ احمد رضا خاں نے حصہ سوم کا سرے سے انکار کر دیا کہ یہ اعلحضرت بریلوی کی تصنیف ہی نہیں اور بعضوں نے انکار تو نہیں کیا بلکہ مسلسل ۳۳ برس تک اسے چھپواتے رہے اور جب اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کی نظروں سے احمد رضا خاں کے وہ کفریہ اشعار گذرے اور ان کے مضامینِ خبیثہ پر نکیر و تنقید کی گئی تو اس کے بعد جو "حدائق بخشش" چھپ کر سامنے آئی تو اس میں سے حصہ سوم کو بلا کسی وجہ بتائے غائب کر دیا گیا، اور بعضوں نے حصہ سوم کا اقرار تو کیا مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین میں جو اشعار کہے گئے تھے ان کے بارے میں یہ تاویل کی کہ یہ اشعار در اصل



عرب کی گیارہ نو بیاہتا دلہنوں کے بارے میں اعلٰحضرت بریلوی نے اپنی افتاد طبع کے پیش نظر کہے تھے ...... کیونکہ اعلٰحضرت بریلوی کو جہاں کوئی خوبصورت عورت پر نظر پڑی وہیں تڑپ گئے اور اپنی عشق باز طبع کے ہاتھوں مجبور ہو کر حسن کے دریا کی موجوں سے اٹھکیلیاں کھیلنے لگے۔ چنانچہ مولوی مظہر اللہ دہلوی لکھتے ہیں :۔

"اور ہو سکتا ہے کہ فاضل موصوف کی چلبلی طبیعت سے ان عورتوں کے حق میں یہ کلام صادر ہوا ہو" (فتاوی مظہری ص ۳۹۲)

مولوی مظہر اللہ کی اس تصریح و تاویل سے معلوم ہوا کہ اعلٰحضرت بریلوی عورتوں کی طرف بہت زیادہ میلان رکھتے تھے اور اسی میلان کی وجہ سے عرب کی گیارہ دلہنوں کے حسن کے آنچل سے "حدائق بخشش" جلد ۳ ص ۳۷ پر مندرجہ اشعار کے بارے میں اس تاویل سے مجھے اتفاق نہیں، لیکن مولوی مظہر اللہ کو احمد رضا خاں کی چلبلی طبیعت کو تسلیم کرنے سے انکار بھی نہیں، اور میں نے مولوی مظہر اللہ دہلوی کی عبارت کو اپنے اسی مدعا کے ثبوت کے لیے بطور دلیل پیش کیا ہے کہ اعلٰحضرت بریلوی بہت زیادہ عشق باز ہونے کی وجہ سے عورتوں کے ذکر سے چھیڑ چھاڑ کو اپنا طرۂ امتیاز سمجھتے تھے۔

اتنی بات سمجھنے کے بعد اب یہ بات بھی بڑی سہل ہو گئی کہ اعلٰحضرت بریلوی نے طوائف و رنڈیوں کا تذکرہ اپنی کتب میں کیوں فرمایا؟

اب آئیے اعلٰحضرت بریلوی کی کتب کی ورق گردانی کریں اور دیکھیں کہ خبطی ملا بریلوی مذہب کا بانی خطرناک مشرک احمد رضا خاں نے اس صنفِ بدنام کو کن کن حیلوں سے حلال کرنے کی کوشش فرمائی ہے، چنانچہ ایک مقام پر آپ سے رنڈیوں کے ہاں محفل میلاد کرنے اور ان کی خیر ہی کے بارے میں پوچھا جاتا ہے آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اسے مع سوال و جواب کے آپ ہی کی زبانی سنیئے :۔

(سوال) طوائف جس کی آمدنی صرف حرام ہو اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا،

اور اس کی اسی حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

(احکام شریعت جلد ۲ ص ۱۴۳ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

اس کا صاف اور اسلامی جواب تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ رنڈیوں کے ہاں میلاد پڑھنے کے لیے جانا بجائے ثواب کے گناہ اور باعثِ تہمت ہے اور ان کی حرام آمدنی سے منگائی ہوئی شیرینی بھی حرام ہے جس پر فاتحہ پڑھنا ناجائز ہے ۔

مگر احمد رضا بریلوی یہ جواب کیوں دیتے ؟ اس جواب سے طوائف ناراض ہو جاتیں اور اس کے بعد احمد رضا خاں کی طوائف کے ہاں آمد و رفت کی تمام صورتیں بالکل ختم ہو جاتیں، پھر حضرت کے منہ میں چھنچھناتے ہاتھوں سے پان کی گلوریاں کون تھماتا اور رس بھری آواز سے گاگریا والے گیت کون سناتا، آنکھیں کوہ قاف کی دلربا حسیناؤں کو کہاں دیکھ سکتیں اور رات کی رعنائیاں کہاں ملتیں ؟ اگر صحیح جواب دیتے تو یہ تمام نعمتیں آناً فاناً ختم ہو کر رہ جاتیں، اس لیے جواب میں آپ یوں رقمطراز ہیں کہ :-

(جواب) اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے مگر جب کہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوئی کارِ خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں اور اس کے لیے شہادت کی حاجت نہیں، اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لے کر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے حرام مال سے ادا کیا ہے تو اس کا قول مقبول ہوگا بلکہ اگر شیرینی اپنے مال حرام سے ہی خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئی یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے خرید کر وہی حرام روپیہ دیا، اگر ایسا نہ ہوا ہو تو مذہب مفتیٰ بہ پر وہ شیرینی بھی حرام نہ ہوگی جو شیرینی اسے خالص سے اجرت زنا یا غنا میں ملی یا اس کے کسی آشنا نے تحفہ میں بھیجی یا اس کی خریداری میں عقد و نقد مال حرام پر جمع ہوتے ۔

(احکام شریعت جلد ۲ ص ۱۴۴، ۱۴۵)

یہ فتویٰ طوائف کے حرام مال سے خریدی ہوئی مٹھائی اور شیرینی کے حلال ہونے پر

اتنا واضح ہے کہ اس میں مزید کسی تبصرے کی ضرورت نہیں، البتہ اس فتوے کی وضاحت فرماتے ہوئے اعلیٰحضرت بریلوی نے دو باتیں ایسی بیان فرمائیں جو وضاحت طلب ہیں:۔

پہلی، یہ لوگ جب کوئی کارِ خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں۔

دوسری، اس کے لیے کوئی شہادت کی حاجت نہیں۔

اب بریلویوں سے مندرجہ ذیل امور دریافت طلب ہیں:۔

(۱) اعلیٰحضرت بریلوی کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ جب طوائف کوئی کارِ خیر کرنا چاہتی ہے تو پہلے اپنے روپوں کو کسی اور کے روپوں سے تبدیل کر لیتی ہیں اور پھر ان تبدیل شدہ روپوں کی شیرینی منگوا کر اس پر فاتحہ پڑھنے کے لیے کسی بریلوی مولوی کی خدمات حاصل کر لیتی ہیں؟

ظاہر ہے کہ اتنے وثوق سے وہی آدمی کہہ سکتا ہے جس کا ذاتی تجربہ ہو اور جو ان کی جملہ حرکات و سکنات کو بہت قریب سے دیکھ چکا ہو۔ ہم بھی بفضل اللہ مولوی ہیں اور مسائل وغیرہ سے الحمد للہ احمد رضا خاں کی بہ نسبت زیادہ واقف ہیں مگر بخدا ہمیں آج تک یہ معلوم نہیں کہ رنڈیاں کارِ خیر کرنے میں یہ حیلہ کرتی ہیں، آخر وہ کون سے ذرائع تھے جن سے احمد رضا خاں کو معلوم ہوا کہ رنڈیاں فاتحہ کی شیرینی اس حیلے سے خرید کر حرام کو حلال سے تبدیل کر دیتی ہیں! کوئی بھی ذی شعور احمد رضا خاں کے اس فتوے کو پڑھنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرے گا کہ احمد رضا خان کے ان لوگوں سے خصوصی تعلقات و روابط وابستہ تھے جن کی وجہ سے احمد رضا خاں کو ان لوگوں کے اندرونِ خانہ سب حالات معلوم تھے۔

(۲) احمد رضا خاں کے زیر بحث فتوئی سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کوئی چیز بھی ناجائز اور حرام نہیں، اگر کسی کے پاس کوئی حرام چیز ہے تو وہ دوسرے آدمی سے تبدیل کر کے اس کو حلال کر سکتا ہے۔

(۳) چور کے لیے مسروقہ مال، راشی کے لیے رشوت، سود خور کے لیے سودی مال، فراڈی کے لیے فراڈ سے حاصل کردہ مال، وغیرہ وغیرہ تمام اموالِ محرمہ حامی بدعت ماحیٔ سنت خبطی مُلّاں احمد رضا خاں بریلوی کے فتوے کی رُو سے معمولی سے ہیر پھیر کے بعد حلال ہو سکتے ہیں۔

(۴) حقیقتِ حال کو خدا ہی کو معلوم ہے مگر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اعلحضرت بریلوی کی ان لوگوں سے ملاقاتیں اور دعوتیں اڑانے پر کسی معتقد نے اعتراض کیا ہو گا کہ کتنی شرم کی بات ہے کہ اعلحضرت ایک جماعت کے امام اور نبی ہونے کے باوجود ایسے لوگوں کے ہاں جانتے اور دعوتیں اڑاتے ہیں، اس بات کا کسی نے اعلحضرت سے تذکرہ کیا ہو گا جس پر عزت مآب خود ہی سائل اور خود ہی مجیب بن کر ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ لوگ کارِ خیر میں یہ حیلہ کرتے ہیں اس لیے اب میرا وہاں جانا بھی کارِ خیر ہی کے لیے ہوا اور شیرینی کھانا بھی شرعاً جائز ہوا تو پھر میرے وہاں جانے اور دعوتیں اڑانے میں اعتراض کیوں؟

(۵) اس فتوے میں اعلحضرت بریلوی نے طوائف کی تعریف اور ان کے مال مکسوبہ کی حلت پر اپنی تمام تر قوتوں کو صرف کر کے ان کی حمایت میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی اور اس سے زیادہ وہ کر بھی کیا سکتے تھے، حمایت دشمن کی تو ہوتی نہیں، معلوم ہوا کہ رنڈیوں سے آپ کے دوستانہ تعلقات تھے اور ان میں استحکام بھی تھا، تبھی تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی اس طرح کی تبدیلی اور حرام کو حلال بنانے کے حیلہ میں میری شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی حاجت نہیں۔

(۶) دوسرے جملے میں جہاں آپ نے رنڈیوں سے اپنے تعلقات کی پختگی پر مُہرِ تصدیق ثبت کی وہیں آپ نے قانونِ شہادت کا بھی مذاق اڑایا ہے، اس لیے کہ جب شریعت نے تمام امور میں دو گواہوں کی شہادت کو معتبر سمجھا ہے تو احمد رضا خاں بریلوی کا اتنے بڑے مسئلے میں صرف اپنے اکیلے کی شہادت کو رنڈیوں کے کارِ خیر میں اتنا وقیع سمجھنا کہ اس

لیے کوئی شہادت کی حاجت نہیں، قانونِ شہادت کا مذاق اڑانا نہیں تو کیا ہے ؟

بریلویوں کے اعلحضرت کا یہ فتویٰ جہاں تمام فقہاء کی تصریحات کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں وہیں دوسرے بریلوی مولویوں کی رائے سے بھی متصادم ہونے کے بعد لایعبا دبہ ہے، چنانچہ بریلوی مکتب فکر کے مولوی مظہر اللہ دہلوی فرماتے ہیں۔

سوال ۲۱۲:۔ رنڈی کے مکسوبہ مال کو کوئی شخص اپنے مکان کے کرایہ میں لے سکتا ہے یا نہیں اور جو شخص لیتا ہو وہ کسی کی دعوت کرے تو اس کی دعوت کھانی چاہیئے یا نہیں ؟

الجواب:۔ اگر کبھی اس شخص کو کرایہ اس مال سے ادا کرتی ہے جو اس کے ناجائز طریق سے حاصل کیا ہے تو مکاندار کو چاہیئے وہ ناپاک مال ہے اس کا اپنے صرف میں لانا حلال نہیں۔ لقولہ تعالےٰ۔

وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۔ ولقولہ علیہ السلام (ولا یحل ثمن المکلب ولا حلوان الکاھن ولا مھر البغی۔ (رواہ ابوداؤد)

پس جو شخص خالص اس مال کو دعوت میں صرف کرتا ہے جو اس نے رنڈیوں کی ناپاک کمائی سے حاصل کیا ہے تو اس کی دعوت قبول نہ کرنی چاہئیے۔ (فتاویٰ مظہری ص ۲۹۱)

رضاخانی امت سے پوچھتا ہوں کہ یہ کیا ہو رہا ہے، اعلحضرت بریلوی تو فرما رہے ہیں کہ رنڈیوں کا مال تبدیل کرنے سے حلال ہو جاتا ہے مگر مولوی مظہر اللہ کہہ رہے ہیں کہ تبدیلی نص قطعی کے خلاف ہے اور رنڈیوں کا مال ہر حال میں حرام ہے، تو کیا اعلحضرت رنڈیوں کو حلال کھلانا چاہتے ہیں اور دوسروں کو حرام کھلا کر کیا خود گناہ سے بچ جائیں گے ؟ رنڈیوں کی اتنی خیر خواہی کہ وہ رات بھر حرام کاری کریں، شریعت مطہرہ کی نافرمانبرداری کریں اور اعلحضرت بریلوی کے لیے میلاد کی محفل منقرر کریں اور تھوڑی سی

شیرینی کھلادیں تو اُن کو حلال کرنے کا مشورہ دیں اور جو بے چارے کاروباری لوگ ہیں دن بھر کی خون پسینہ کی محنت شاقہ سے کچھ روپے کماتے ہیں اعلحضرت ان کے حلال کی کمائی کے روپے کنجریوں کو دلوا کر حلال کھلائیں اور ان محنت کرنے والوں کو حرام کھلائیں کیا ان سے آپ کا کوئی اسلامی یا ملکی تعلق تو نہیں جیسا کہ بقول مولوی منظہر اللہ دہلوی کے رنڈیوں کا روپیہ ان کے پاس جا کر حرام ہی رہتا ہے، تو آپ ان لوگوں کو حرام کیوں کھلاتے ہیں جنہوں نے جائز ذرائع سے روپیہ حاصل کیا ہے۔

رنڈیوں سے تعلقات

ایک صاحب نے اعلحضرت سے طوائف کے لڑکے یعنی ولد الزنا کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا کہ آیا رنڈی کے لڑکے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے تو آپ نے بڑی بے باکی سے جواب دیا نماز ہو ہی نہیں جاتی بلکہ ضرور اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیئے اور ساتھ ہی بریلوی مکتبِ فکر کے لوگوں کو ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم بھی دیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں :-

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک بازاری عورت طوائف کا بیٹا ہے، بچپن سے زید کی طبیعت علم کی طرف مائل تھی حتیٰ کہ وہ عالم ہو گیا، نماز اس کے پیچھے پڑھنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ اس کے والد کا پتہ نہیں کہ کون تھا۔

الجواب :- نماز جائز ہونے میں کوئی کلام نہیں بلکہ جب وہ عالم ہے اگر عقیدے کا سُنّی (بریلوی) ہو............ وہی امامت کا مستحق ہے۔

(احکام شریعت جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

ماشاءاللہ ولدالزنا کے پیچھے نماز پڑھنے میں عدم کلام غالباً پرانی دوستی کی وجہ سے ہے ورنہ تمام فقہاء کرام کو ولدالزنا کے پیچھے نماز پڑھنے میں کلام ہے مگر پاسداری کے فتوے مختلف ہی ہوتے ہیں، اعلحضرت بریلوی کے اس فتوے پر مزید تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ بریلوی مذہب کی حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ شرک و بدعت کا نام بریلوی مذہب ہے۔

دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ہر مسلمان کو بریلوی مذہب سے بچائے اور پکا سچا اہلسنت والجماعت مواحد بنائے۔ آمین ثم آمین

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ

کلب علی۔ کلب حسن۔ کلب حسین۔ غلام علی۔ غلام حسین۔ غلام جیلانی۔ نظام الدین۔ محی الدین۔ تاج الدین۔ شمس الدین۔ بدرالدین۔ نورالدین۔ فخرالدین۔ شمس الاسلام بدرالاسلام وغیرہ ذالک سب نام کو سب علماء کرام نے سخت ناپسند رکھا اور مکروہ و ممنوع لکھا۔ (احکام شریعت ص۲۷ مطبوعہ مدینہ کمپنی کراچی)

لہٰذا غلام علی اوکاڑوی۔ غلام حسین گوجروی۔ غلام حسین فریدی ساہیوال۔ غلام حسین دیپالپور اور ان کے علاوہ ان سب رضاخانیوں کو اپنے نام نہاد مجدد احمد رضا خاں بریلوی کی تقلید کرتے ہوئے اپنے نام تبدیل کر لینے چاہیے ورنہ احمد رضا کی تقلید کا قلادہ پھینک دیں۔ اور

اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَافَّةً

کا مصداق بن جائیں: ———



خود ہی کرمیںؑ سے اسلام کی بنیاد و بیخ — اپنے ہاتھوں سے گراؤ کیا یہی اسلام ہے

مشربِ احمد رضا میں مفتیانِ بد زبان! — سامنے آکر بتاؤ کیا یہی اسلام ہے

حاشیۂ ادراک کی چٹنی کا طبری ال میں — قورمہ، فرنی، پلاؤ کیا یہی اسلام ہے

عاقبت کے زرخ پر ہنگامۂ تکفیر سے — آگ ہر گھر میں لگاؤ کیا یہی اسلام ہے

کشتگانِ خنجرِ تسلیم کی پیشانیاں — پاؤں پر اپنے جھکاؤ کیا یہی اسلام ہے

اس صدی میں جو اکابر حجتِ اسلام تھے — ان کی روحوں کو ستاؤ کیا یہی اسلام ہے

آئے دن ہنگامۂ سب و شتم کے روپ میں — منبروں پر ہنہناؤ کیا یہی اسلام ہے

خیرہ چشمی سے رسول اللہ کی اولاد پر — جھوٹ کا طوفاں اٹھاؤ کیا یہی اسلام ہے

اور ڈوائر کی رضا جوئی کی خاطر گولیاں! — ترک فوجوں پر چلاؤ کیا یہی اسلام ہے

نوشگفتہ کونپلوں کو خواہشِ اولاد پر — اپنے پہلو میں بٹھاؤ کیا یہی اسلام ہے

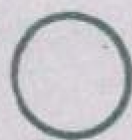
کل خدا کے سامنے ہر بات کا ہوگا حساب — آج گلچھرے اڑاؤ کیا یہی اسلام ہے

اب خدا والوں کا لشکر مات کھا سکتا نہیں
میرے خامے سے تمہیں کوئی بچا سکتا نہیں

(شورش کاشمیری)



مولوی احمد رضا خان بریلوی
کا
دین و مذہب
اور آخری وصیت



رضاخانی دین و مذہب

احمد رضا بریلوی کی آخری وصیت

چنانچہ اعلحضرت بریلوی نے مرنے سے دو گھنٹے دس منٹ پہلے اپنی وصیت میں ارشاد فرمایا :-

"تم سب محبت اور اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے"

(وصایا شریف ص۱۰ مطبوعہ الیکٹرک ابو العلائی پریس آگرہ)

اس عبارت میں "میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے" سے مراد اعلحضرت بریلوی کی یہ ہے کہ میں نبی ہوں اور اپنے دین کو اپنی کتابوں میں بڑی شرح اور تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔

اعلحضرت بریلوی کی عبارت کا اگلا جملہ "اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے"، کا مطلب یہ ہے کہ آج سے دین محمدی منسوخ اور رضاخانی دین نافذ العمل ہوگا البتہ اتنی گنجائش ضرور رہے گی کہ اگر کوئی شخص اسلامی تعلیمات پر

کبھی کبھار عمل کرتا رہے تو وہ مطعون قرار نہیں دیا جائے گا لیکن اس کے بیان شدہ فرائض اتنے اہم نہیں ہوں گے کہ ان پر عمل کرنے کی وجہ سے میرے مذہب کی فرضیت متاثر ہو سکے اور اگر میرے مذہب پر عمل کرنے کی وجہ سے اسلامی فرائض کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی یا تساہل ہو جائے اور میرے فرائض کی انجام دہی کی وجہ سے اسلام کا کوئی فرض ترک بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ میرا دین کوئی معمولی قسم کا دین نہیں کہ اس میں کوتاہی برتی جائے وہ تو اتنا مضبوط اور واجب العمل ہے کہ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے......اعلیٰحضرت بریلوی کی مذکورہ بالا عبارت "ہر فرض سے اہم فرض ہے" اس میں فرض دو ہیں ۱۔ ہر فرض ۲۔ اہم فرض۔ اہم فرض تو وہ دین ہے جو اعلیٰحضرت بریلوی کی کتابوں میں ظاہر ہے اور اس سے اگر مراد اسلام ہے تو پھر ہر فرض سے کون سا فرض مراد ہوگا! اس لیے کہ اسلام کے بغیر تو کوئی چیز فرض نہیں، مسلمان پر جو چیز یا جو حکم بھی فرض ہے اس کی فرضیت تو اسلام کی مرہونِ منت ہے۔ اس طرح اعلیٰحضرت کی یہ بات پاگلوں کی ایک ترنگ ہو گی اور اعلیٰحضرت تو ماشاء اللہ بڑے دانا اور صاحبِ بصر و بصیرت تھے اسلیئے ماننا پڑے گا کہ اعلیٰحضرت نے ہر فرض اور اہم فرض سے دو علیحدہ علیحدہ فرض مراد لیے ہیں، یعنی فرض دو ہیں ایک فرض مطلق جسے ہر فرض کے لفظ سے ظاہر فرمایا ہے اور دوسرا فرض مقید جسے اہم فرض سے بیان کرتے ہیں۔ مطلق فرض سے آپ کی مراد "اسلام" ہے اور مقید فرض سے "رضا خانی دین" تو گویا آپ یہ فرمانا چاہتے ہیں (مگر اشاروں میں) کہ اسلام بھی ایک مذہب اور دین ہے اور میرا مذہب جو ہر مسلمان کو کافر کہتا ہے یہ بھی ایک دین ہے، اگر دونوں میں عملاً کہیں میرے امتیوں کو تضاد معلوم ہو اور وہ مشکل میں مبتلا ہو جائیں کہ اب عمل کس پر کریں تو آپ نے مختصر سے جملے میں اس عظیم مسئلے کو حل فرما دیا کہ میرے دین پر عمل کرو اور اسلامی حکم کو

ترک کر دو کیونکہ میرے مذہب پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

اور اس جملے سے پہلا جملہ اسی مفہوم کی تائید بھی کرتا ہے جس میں اسلام پر عمل کرنے کی بابیں الفاظ صراحت فرمائی ہے۔ "حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو" یعنی اسلام پر عمل کرنے کی بیس آپ پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا شریعت کی اتباع حتی الامکان کے درجہ میں ہے ممکن ہو تو کرلو اور اگر کہیں ممکن نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں ترک کر دو مگر میرا مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے وہ ممکن ہو تب بھی اور اگر کہیں بظاہر ناممکن ہو تب بھی ہر حال میں واجب العمل ہے اعلیحضرت بریلوی کا مقصد و منشا یہ ہے کہ میں نبی ہوں اور نبی بھی مرزا قادیانی جیسا نہیں جو اپنے آپ کو ظلی اور بروزی کہتا رہا بلکہ میں ایک مستقل نبی ہوں جس کی آمد سے پہلے نبی کا دین منسوخ ہو گیا۔ تو اس عبارت میں اعلیحضرت بریلوی نے امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مذاق اڑا کر کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ اور میرا دین و مذہب الخ . . . .

آپ نے دیکھا اعلیحضرت یہاں کیا غضب کی چال چل گئے ہیں، "اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب" میں آپ نے لفظ اور استعمال فرمایا ہے جو عربی کے لفظ واؤ کا ترجمہ ہے، تو اس عبارت میں شریعت معطوف علیہ اور میرا دین معطوف ہے اور قانون ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف مغائرت ہوتی ہے، اس قانون کی رو سے معلوم ہوا کہ اعلیحضرت بریلوی کے نزدیک شریعت اور ہے اور ان کا اپنا دین اور ہے جس کو لفظ "میرا" کی مزید تائید بھی حاصل ہے۔ معلوم ہوا کہ دینِ رضا خانی اسلام کے علاوہ کسی اور ملت و مذہب کا نام ہے جسے اسلام سے مغائرت اور تضاد کا شرف بھی حاصل ہے۔

اس لیے احمد رضا نے جہاد کو منسوخ کیا ہے، اور قرآن کریم کے اندر کتنی آیات ہیں جو جہاد کی طرف بلا رہی ہیں، لامحالہ یہ تمام آیات منسوخ ہوں گی اور حضور نبی کریم نے جہاد کو منسوخ نہیں کیا بلکہ قیامت تک جاری رہنے کا حکم فرمایا الجہاد ماضٍ الی

یوم القیامۃ لا یمنعہ عدل عادل ولا جور جائر (الحدیث) اور مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی جہاد کو منسوخ لکھا ہے تو ان دونوں میں کیا فرق رہا۔ احمد رضا بریلوی نے باباجی کے زمانہ کو ہندوستان کا دارالسلام لکھا ہے اور دارالسلام میں جہاد منع ہے۔ (کتابچہ اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالسلام)

وصیت یا پیٹ پوجا

اعزا سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے کچھ بھیج دیا کریں :۔

(۱) دودھ کا برف خانہ ساز اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو (۲) مرغ کی بریانی، (۳) مرغ پلاؤ خواہ بکری کا (۴) شامی کباب (۵) پراٹھے (۶) اور بالائی فیرنی (۷) اردد کی پھریری دال مع ادرک ولوازم (۸) گوشت بھری کچوریاں (۹) سیب کا پانی (۱۰) انار کا پانی (۱۱) سوڈے کی بوتل (۱۲) دودھ کا برف خانہ۔ اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کرو یا جیسے مناسب جانو۔

(وصایا شریف ص ۹ مطبوعہ الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ)

اعلحضرت بریلوی بستر مرگ پر پڑے ہیں اور مرتے وقت آدمی پر خدا کا خوف آخرت کی فکر وغیرہ کا تصور غالب ہوتا ہے اس لیے اس کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اس وقت جو بات کرے وہ تنقید و نکیر سے بالاتر ہو۔ لیکن اعلحضرت بریلوی نے مرتے وقت چٹ پٹے کھانوں کی ایک عجیب فہرست مرتب کر کے بھیجنے کا حکم دیا۔ اس وصیت میں پوری درجن کھانوں کا انتخاب اور ان کی ترتیب اعلحضرت بریلوی کے حسن ذوق پر دلالت کرتی ہے جس پر ذرا تفصیل سے کلام کر لی جائے تو کلام میں اور بھی حسن پیدا ہو سکتا ہے

جن بارہ کھانوں کا اعلیٰحضرت بریلوی نے بستر مرگ پر حکم دیا یہ کھانے اتنے ہیں کہ اگر ان تمام کو جمع کر کے ایک بھینس کے سامنے ڈال دیں تو وہ بھی منہ پھیر لے گی اور اعلیٰحضرت تو ایک نفیس مزاج اور لطیف طبع آدمی تھے، ان کی خوراک اتنی اشیاء نہیں ہو سکتیں لیکن بستر مرگ پر ان کا تذکرہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ زندگی میں عموماً اتنی ہی اشیاء نوش فرمایا کرتے ہوں گے۔

اعلیٰحضرت کی مذکورہ وصیت کے متعلق ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے جو بارہ کھانوں کا اپنی وصیت میں تذکرہ فرمایا ہے ان میں جو ترتیب قائم کی گئی ہے وہ اتفاقاً یونہی قائم ہو گئی ہے یا کسی خاص وجہ کے تحت اس کو قائم کیا گیا ہے۔؟

اس سلسلے میں اگرچہ حتماً کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ اعلیٰحضرت بریلوی کی سمجھداری کے پیشِ نظر یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ کھانوں کی مذکورہ ترتیب اتفاقی نہیں بلکہ اعلیٰحضرت بریلوی نے یہ ترتیب کئی اسباب اور وجوہ کے تحت خود قائم فرمائی ہے۔

وجہ اوّل:۔ جو شخص کھانوں کا بہت رسیا ہو وہ اولاً نمکین کھاتا ہے اور پھر میٹھا، زیادہ شوقین ہونے کی وجہ سے پھر نمکین کھاتا ہے اور ذائقہ تبدیل کرنے کے لیے پھر میٹھا اور جو اس سے زیادہ شوقین ہو وہ کھانے کا افتتاح بھی میٹھے ہی سے کرتا ہے، دودھ کا برف میٹھا، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ، شامی کباب اور پراٹھے سب نمکین، اس کے بعد بالائی اور فیرنی میٹھی، ذائقہ تبدیل ہو گیا اس لیے اب کوئی نمکین اور چٹ پٹی چیز ہونی چاہیے، اس کے لیے آپ نے فرما دیا کہ اردکی پھریری دال مع ادرک و لوازم اور گوشت بھری کچوریاں، اس کے بعد اب کوئی ایسا جامع سیال ہو جس سے ان کھانوں کی تہہ جم جائے اور منہ بھی میٹھا ہو جائے تو اس کے لیے ایک سیر سیب کا پانی، اتنا ہی انار کا پانی اور اگر کوئی کسر باقی رہ گئی ہو تو سوڈے کی بوتل کافی ہے۔ دیکھا اس ترتیب میں اعلیٰحضرت بریلوی نے اپنی تمام تر مجددانہ صلاحیتوں کو کس خوبی سے سمو دیا ہے۔!

وجہ دوم :- ان بارہ اشیاء کے ساتھ کہیں کہیں آپ کو کچھ قیود بھی ملیں گی، مثلاً دودھ کے برف کے ساتھ دو شرطیں ۱ خانہ ساز یعنی بازاری نہ ہو ۲ اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو، یعنی ہر فرض سے اہم فرض تو یہی ہے کہ بھینس کے دودھ کا نہ ہو، اور کسی کو سعی بسیار کے باوجود بھینس کے علاوہ کوئی دودھ میسر نہ ہو سکے تو پھر بھینس کے دودھ کا بھی قبول ہے۔ اس کے بعد ارد کی دال کے ساتھ دو شرطیں ہیں ۱ پھریری ۲ مع ادرک ولوازم، یہ اس لیے کہ اتنی چیزوں کو ہضم کرنا کوئی معمولی کام نہیں، ممکن ہے ان چیزوں کو کھانے کے بعد نفخ اور ریاح ہو جائے اور وہ بھی قبر جیسی تنگ و تاریک جگہ اس لیے ادرک کا ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ ریاح کے لیے بہت مفید ہے، اور لوازم سے معلوم نہیں اعلحضرت بریلوی کی کیا مراد ہے اس کی تعیین تو کوئی بریلوی ملاں ہی کر سکتا ہے یا کوئی عمر رسیدہ خانصاحب بریلوی کا عقیدتمند جو ان کے شب و روز کے معمولات بچشم غائر دیکھ چکا ہو، اور آخر میں سوڈے کی بوتل کو اس لیے ذکر فرمایا کہ اگر ان اشیاء کے ہضم ہونے میں کوئی کسر باقی رہ جائے تو اس کو سوڈے کی بوتل کا پانی پورا کر دے گا لہٰذا معلوم ہوا کہ ان اشیاء کی ترتیب محض اتفاقی نہیں بلکہ تمام طبی قواعد و اصول کو ملحوظ رکھتے ہوئے قائم کی گئی ہے۔

سوال :- یہ پیدا ہوتا ہے کہ اعلحضرت بریلوی نے مرنے سے پہلے اتنی ساری چیزوں کی وصیت کیوں کی، مطلق یوں کہہ دیتے کہ کچھ مالی خیرات بھی کر دیا کرو!

جواب :- جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ بریلوی مذہب کی علامت ہی یہی ہے کہ پیٹ پوجا کرو اور لوگوں کا مال اڑاؤ چاہے ختم شریف، تیجہ شریف، ساتہ شریف، گیارھویں شریف، عرس شریف، نیاز شریف، میلاد شریف، چالیسواں شریف وغیرہ ہی کی شکل کیوں نہ ہو ضرور کھاؤ اور جان بناؤ، اور یہ مت پوچھو کہ یہ کس ذریعہ سے کمایا گیا ہے یہ پوچھنا مذہب بریلوی کی توہین ہے۔

دوسرا جواب :- دراصل اس وصیت میں اعلیٰحضرت بریلوی نے اپنے مذہب کے پیروکاروں اور متبع لوگوں کی رعایت کی ہے کہ اب چونکہ میں مر رہا ہوں اور میرے مرنے کے بعد ظاہر ہے کہ انگریز کا دستِ نصرت ختم ہو جائے گا اور میرے ماننے والے جن کی میں اپنی زیست میں مالی امداد کیا کرتا تھا، فاقوں مریں گے اس لیے قوم کو کھانے پلانے کا چکر دے کر جاؤں تاکہ ان بیچاروں کا کام چلتا رہے، اسی لیے بعد میں آنے والوں نے کھانے پینے اور مال اڑانے کو صحیح سُنّیت کی علامت بنا دیا اور عوام میں سے جو ان کی نذر و نیاز سے تواضع نہ کرے اس کو سُنّیت کے رجسٹر سے خارج کر دینا بریلوی امت نے اپنا وطیرہ بنا لیا ہے، کوئی جتنے چاہے جرائم کا ارتکاب کیوں نہ کرے بس گیارہویں کی ایک دیگ پکا کر ایک طشت بھر کر پیش کر دے وہ پکا سُنّی ہے اور اگر کوئی شریعتِ اسلامی پر عمل کرے لیکن ان کے دوزخ کی آگ کو نہ بجھائے وہ پکا وہابی۔

لیکن میں ایک بات بریلویوں سے پوچھتا ہوں کہ حاشیہ میں لکھا ہے کہ ایک صاحب بوقتِ دفن بلا اطلاع دودھ کا برتن خانہ سازنے آئے "اس سے یہ تو پتہ چل گیا کہ دودھ شریف قبر شریف کے پاس لایا گیا لیکن پتہ نہیں چلا کہ وہ دودھ کہاں دفن کیا گیا کفن کے ساتھ ہی بھیجا گیا یا کسی کوتے میں رکھا گیا، اس واقعہ کو پچاس سال سے زائد عرصہ ہو گیا مگر کسی بریلوی مولوی نے اب تک اس دودھ کا پتہ نہیں دیا،

علاوہ ازیں رضا خانی امت کے ہادی جب مرنے لگے تو انہوں نے "وصایا شریف" کے نام پر اولاد کے لیے ایک وصیت نامہ لکھوایا جس میں ارشاد ہے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ "میرے بعد حتی الامکان دین کی پابندی کرو لیکن میرا مذہب جو میری کتب سے ثابت ہے اس پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے" دین نام ہے قرآن و سنت کا قرآن و سنت پر عمل کو تو یہ اعلیٰحضرت بریلوی "امکان" کے ساتھ مشروط کرتے ہیں، اگر

اپنی کتابوں سے ثابت ہونے والے بناسپتی مذہب کو ہر فرض سے اہم فرض قرار دیتے ہیں، ستم یہ ہے کہ دین کے بارے میں رضاخانی امت کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ ایک طرف قرآن وحدیث ہو، فقہ وائمہ کرام کے اقوال ہوں اور دوسری طرف اگر احمد رضاخان بریلوی کا کوئی حکم نامہ ہو تو یہ رضاخانی امت اس حکم پر ہر چیز کو قربان کر دیتی ہے جو اس سے ثابت یہ ہوا کہ رضاخانی امت کا دین وہ ہے جو احمد رضاخان بریلوی کی کتب سے ثابت ہے، رضاخانی امت کے اس امام نے پوری امتِ مسلمہ سے اختلاف کر کے ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی ہے جس کا نام بریلوی مذہب ہے ۔

مشربِ احمد رضا میں مفتیانِ بدزبان　　　سامنے آکر بتاؤ کیا یہی اسلام ہے
حاشیہ ادرک کی چٹنی کا بھریری دال میں　　　قورمہ فرنی پلاؤ کیا یہی اسلام ہے

(شورش کاشمیری رح)

تربتِ احمد رضا خاں پر چڑھاوا ہے فضول
جبتک اس میں ماش کی دال اور بالائی نہ ہو

(مولانا ظفر علی خاں رح)

ایصالِ ثواب کا انوکھا طریقہ

مذہب اسلام میں مرحومین کو ثواب پہنچانے کا عقیدہ برحق، زندوں کے نیک اعمال کا ثواب ان کی نیتوں کے مطابق مرحومین کو پہنچتا ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ واضح ہے کہ ثواب پہنچتا ہے اصل چیزیں نہیں پہنچتیں، نہ یہاں کی چیزوں کو ہم اس شکل میں اگلے جہاں بھیج سکتے ہیں، ایصالِ ثواب برحق ہے مگر چیزوں کو ہی بھیج دینا کہیں ثابت نہیں۔ بریلوی مذہب کے اعلیحضرت ایصالِ ثواب سے آگے بڑھ کر اصل چیزوں کا

پہنچانا یوں بیان کرتے ہیں :۔

"ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے، پرسوں فلاں شخص آنے والا ہے اس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا، صبح کو صاحبزادہ نے اٹھ کر اس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں، تیسرے روز خبر ملی کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے، لڑکے نے فوراً نہایت عمدہ کفن سلوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا اور کہا یہ میری ماں کو پہنچا دینا، رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا خدا تمہیں جزائے خیر دے تم نے بہت اچھا کفن بھیجا ۔"

(ملفوظات اعلحضرت بریلوی ج ۱ ص ۱۰۲ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

یہ سوچنے کی بات ہے آپ خود اپنے ضمیر سے فیصلہ کر لیں کہ والدہ کو کفن بھیجنے کے بعد دادی اور دادا کو کفن نہ بھیج سکتے اور پھر ان سے آگے جو اجداد گذر چکے ہیں ان تک کفن نہ بھیجنے کی کتنی فکر اور تشویش صاحبزادے کو ہوتی ہوگی، اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی سوچیں کہ ایک ایک میت کے ساتھ اگر کئی کئی کفن رکھ دیئے جائیں تو کہیں یہ کپڑے کو ضائع کرنا تو نہیں ہوگا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کفن کے بارے میں کیا نصیحت فرمائی تھی؟

بریلویوں کے اس عقیدے سے اموات واجداد کو فائدہ پہنچے یا نہ پہنچے مگر کفن چوروں کو فائدہ ضرور پہنچے گا کہ ایک قبر کھولنے سے اُسے کئی کئی کفن ملیں گے ۔

ایصالِ ثواب برحق ہے مگر اصل چیزوں کو بھیجنا یہ ایک عجیب حرکت ہے ۔



مفتی یا یہودی

حامی شرک و بدعت مولوی احمد رضا خاں بریلوی سود اللہ وجہہٗ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ دیوبندیوں کا ذبیحہ محض نجس مردار اور حرام قطعی ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

عورت کا ذبیحہ جائز ہے جبکہ صحیح طور پر کر سکے۔ یہودی کا ذبیحہ حلال ہے۔ جبکہ نام الٰہی عزجلالہٗ لے کر ذبح کرے۔ یونہی اگر کوئی واقعی نصرانی ہو نہ۔ نیچری دہریہ جیسے آجکل کے عام نصاریٰ ہیں کہ کلمہ گو مدعی اسلام کا ذبیحہ تو مردار ہے نہ کہ مدعی نصرانیت کا رافضی۔ تبرائی۔ وہابی دیوبندی وہابی غیر مقلد۔ قادیانی۔ چکڑالوی۔ نیچری ان سب کے ذبیحے محض نجس و مردار حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بنتے ہیں کہ یہ سب مرتدین ولا ذبیحة لمرتد۔

(احکام شریعت ج ۱ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

بریلوی مذہب کے پیروکار کہیں نہ کہیں تو ضرور دیوبندی قصابوں کا ذبیحہ کھاتے ہوں گے۔ اور نہ سہی تو (ولیمہ) عقیقہ اور قربانی کا گوشت برادری کے طور پر لیتے ہی ہوں گے۔ یا جیسا کہ روزانہ سوائے ناغہ کے قصاب گوشت فروخت کرتے ہیں تو جن جانوروں کو دیوبندی ذبح کرتے ہیں۔ اب یہ فیصلہ انکے ہاتھ میں ہے کہ آیا وہ دیوبندیوں کو مسلمان سمجھیں اور حلال خوری پر راضی ہو جائیں یا اعلیحضرت بریلوی کے فتویٰ پر صاد کرتے ہوئے مردار محض نجس اور قطعی حرام کھانے پر کمر بستہ رہیں۔ کیونکہ بقول احمد رضا خاں کے یہودی کا ایک

دفعہ ذبیحہ پر نام الٰہی لینا اس کی حلت کے لئے کافی ہے۔ لیکن اہلسنت والجماعت دیوبندی وغیرہ لاکھ مرتبہ بھی نام الٰہی لے کر ذبح کریں تو جانور بہر کیف مردار ہو گا۔ تو اسی حرام خوری کی وجہ سے بریلوی مذہب کے پیروکار لوگوں کو کلمہ حق کی تبلیغ نہیں کرتے کیونکہ جب پیٹ میں حرام کا لقمہ پڑا ہو اور جب جسم نے حرام لقمہ سے پرورش پائی ہو وہ شخص اپنی زبان سے کلمہ توحید کیسے بلند کر سکتا ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ جب پیٹ میں حرام کا لقمہ پڑا ہو اس شخص کی چالیس دن تک عبادت قبول نہیں ہوتی اور بازاروں میں جو قصاب گوشت کرتے ہیں ان میں کئی قصاب دیوبندی بھی ہوتے ہیں تو بریلویوں کو چاہیئے کہ یا تو اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کو باطل اور مردود سمجھیں یا قصابوں سے گوشت لیتے وقت پوچھ لیا کریں۔

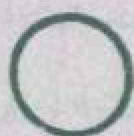
حضرات اس قسم کے غلط فتوے احمد رضا خان نے اپنے آقا انگریز کو خوش کرنے کے لئے دیئے تھے۔ اور مذہب اسلام کے قوانین کو پس پشت ڈال کر اپنی رضاخانی شریعت پر چلنے کی ہدایت کی ہے۔





مولوی احمد رضا خان بریلوی

حقیقت کے آئینہ میں



مولوی احمد رضا خاں بریلوی

حقیقت کے آئینہ میں

اس عنوان کے ذیل میں مولوی احمد رضا خاں بریلوی سود اللہ وجہہ کے ان اقوال کو پیش کرنا ہے کہ جن میں احمد رضا خاں نے اپنی ذات کی نقاب کشائی فرمائی ہے مگر اس سے پہلے میں اس بات کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھے اس عنوان اور اس کے تحت مولوی احمد رضا خاں کی ذات کو اپنے بیانات کی روشنی میں واضح کرنیکی ضرورت کیوں پیش آئی۔ تو اس سلسلہ میں ایک رضاخانی ملاں "دیوبندی مذہب" کا مؤلف حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت کو رضاخانی ملاں نے حضرت تھانویؒ کی توہین و تنقیص میں بطور دلیل پیش کیا ہے چنانچہ اولاً میں قارئین کی خدمت میں ایک اقتباس نقل کر دینا موقع و محل کے مناسب سمجھتا ہوں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں :-

"بعض لوگ قلیل الکلام ہوتے ہیں اس سے بھی رعب ہوتا ہے۔ اور میں اس قدر کمی ہوں کہ ہر وقت بولتا ہی رہتا ہوں۔ مگر پھر بھی نہ معلوم لوگ کیوں الحمد للہ مجھ کو ہوا بنائے ہوئے ہیں"

(الافاضات یومیہ من افاضات قومیہ صہ ۱۹)

مذکورہ بالا عبارت پر ایک رضاخانی ملاں "دیوبندی مذہب" کا مؤلف اور مصنف

ابلیس؛ ایک گندی نالی کا کیڑا۔ فطرتی مشرک بعد ذالک زنیم کا مصداق وہ عنوان قائم کرتا ہے "میں بکواسی ہوں"۔ دیوبندی مذہب ص ۲۳۹ مطبوعہ مکتبہ حامدیہ بیرون بدعت روڈ (یعنی گنج بخش روڈ) لاہور اسی طرح کے بیسیوں عنوانات سے رضاخانی مکتب فکر کے ناخواندہ ملاؤں کی ہذیانی کیفیت کا ان کی تالیفات میں انبار موجود ہیں۔

مذکورہ عبارت کے میرے نزدیک صحیح اور مستند جوابات موجود ہیں۔ مگر ان احمقوں کو جواب دے کر مزید جبری کرنا ہوگا۔ اگر استدلال اور جرح کسی کی ذات اور شخصیت کی توہین اور عدم اہمیت پر بطور استشہاد پیش کرنا رضاخانی مذہب کا قانون و منہاج ہے تو آیئے اس قانون اور ترازو پر ہم مولوی احمد رضا خاں بریلوی کو پرکھتے اور تولتے ہیں اور پرانہ مانیے بلکہ اپنے قانون کی رو سے ایسے شخص کی تقلید اور اتباع کو ترک کر کے راہِ راست پر آجایئے یا پھر پڑھتے جایئے اور اپنے رضا خانی مذہب کے قانون پر ماتم کرتے جایئے۔

اب ہم رضاخانیوں کی ایک ایسی عبارت پیش کرتے ہیں کہ جس میں مولوی احمد رضا خاں نے اپنی ذات کے بارے میں فرمایا ہے کہ "میں بکواسی ہوں"۔

چنانچہ یوں رقمطراز ہیں:۔

ان کے آگے دعویٰ ہستی رضا ؛ کیا بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

(حدائق بخشش ج ۱ ص ۳۵ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

اس مذکورہ عبارت میں احمد رضا خاں بریلوی نے اپنے بارے میں بکواسی ہونے کا اقرار و اعتراف کیا ہے:۔

اس کے بعد ہم رضاخانی علماں کو ایک اور عبارت پیش کرتے ہیں کہ جس میں مولوی

احمد رضا بریلوی نے ایک اور جگہ بھی اپنے آپ کو رجسٹرڈ شدہ بکواسی کہا ہے۔ اور جیسے مولوی احمد رضا خاں بریلوی خود بیان کرتے ہیں کہ :-

"ایک وسیع میدان ہے اور اس میں ایک بڑا پختہ کنواں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور صحابہ کرام بھی حاضر ہیں۔ جن میں سے میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پہچانا۔ اس کنویں سے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پانی بھر رہے ہیں کہ ہیں ایک بڑا تختہ نکلا کہ عرض میں ڈیڑھ گز اور طول میں دو گز ہوگا اور اس پر سبز کپڑا چڑھا ہوا تھا جس کے وسط میں سفید روشن بہت جلی قلم سے ا۔ ھ۔ ذ۔ اسی شکل میں لکھے ہوئے تھے جس میں نے یہ مطلب نکالا کہ اس کا حاصل کرنا ہر بانی فرمایا جاتا ہے۔ اس سے بقاعدہ جفر اذن نکل سکتا تھا۔ ہ کو بطور صدر موخر آخر میں رکھا اس کے عدد پانچ کا دوسرا مرتبہ پانچ دہائی ہے یعنی پچاس جس کا حرف ن ہے۔ یوں اذن سمجھا مگر میں نے اس طرف التفات نہ کیا اور لفظ کو ظاہر پر رکھ کر اس فن کو چھوڑ دیا کہ اھذ کے معنی ہیں فضول بک۔"

(ملفوظات احمد رضا ج ۱ صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۵ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

اب میں "دیوبندی مذہب" کے مؤلف سے پوچھتا ہوں کہ تم نے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی عبارت پر غلط عنوان قائم کرکے اپنی عدم بصیرت کا اقرار نہیں کر دیا؟ لیکن الحمدللہ ہم نے مولوی احمد رضا خاں کی حدائق بخشش اور ملفوظات سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ احمد رضا خاں بریلوی بکواسی ہیں اور یہ الزام نہیں لگایا ہے بلکہ خود اعلیٰحضرت بریلوی

نے اقرار و اعتراف کر لیا ہے۔

علاوہ ازیں احمد رضا خاں بریلوی اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں دردناک عذاب میں ہوں۔

احمد رضا خاں بریلوی عذاب میں

مگر اعلیحضرت بریلوی کے عشق و ایمان کا عالم ملاحظہ ہو کہ دنیا تو کیا میدان محشر میں بھی اپنے کریم کے دامن میں پناہ لیتے ہیں۔

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر!
بچا لو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے
کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

(رسالہ انیس اہلسنت صفحہ ۳ محرم نمبر مطبوعہ فیصل آباد)

حضرات! ہم نے رضاخانیوں کے رسالہ "انیس اہلسنت" کی اصل عبارت اور شعر من و عن نقل کر دیا ہے کہ جس کو پڑھنے سے مولوی احمد رضا خاں کے جہنم میں جلنے کا واضح ثبوت ملتا ہے کیونکہ احمد رضا خاں اپنی زبان سے کہہ رہے ہیں کہ میں عذاب میں ہوں۔ چونکہ احمد رضا خاں بریلوی کی تمام زندگی اپنے آقا انگریز کو خوش کرنے کی خاطر اہلسنت والجماعت علماء دیوبند اور دیگر قائدین حضرات پر کفر کے فتوے لگانے میں گذر گئی تو جو شخص تمام زندگی علماء حق کی تکفیر کو اپنے لیے ذریعہ کاروبار بناتا ہے تو ایسا شخص عذاب کا ہی مستحق ہو گا۔

اس کے علاوہ رضاخانی ملاں کو ایک ایسی عبارت پیش کرتے ہیں کہ جس میں احمد رضا خاں

نے اپنے کتا ہونے کا اقرار کیا ہے۔

ہزار کتوں کی طرح ایک کتا ؟

مولوی احمد رضا بریلوی اپنے بارے میں یوں فرماتے ہیں۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ ÷ تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں ÷

(حدائق بخشش ج ا صفحہ ۳۴ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

اب میں رضاخانی ملاں سے پوچھتا ہوں کہ مولوی احمد رضا خاں نے مذکورہ بالا شعر میں اپنے کتے ہونے کا اعتراف ہی نہیں کیا بلکہ خود کو ہزاروں دیگر کتوں کی مانند قرار دیا ہے۔

اب میں احمد رضا خاں کے اذناب سے پوچھتا ہوں۔

۱۔ کہ یہ شعر اپنے مفہوم کے اعتبار سے درست ہے تو احمد رضا خاں کو کتا کہو۔

۲۔ اگر احمد رضا خاں کو کتا نہیں کہتے اور نہ ہی تسلیم کرنے کو دل مانتا ہے تو پھر صاف کہو کہ احمد رضا خاں بریلوی جھوٹے اور کذاب ہیں۔

۳۔ بصورت اوّل تمہارا معتقدا کتا ہے۔

۴۔ بصورت ثانی تمہارا معتقدا کذاب ہے۔

۵۔ کتا معتقدا نہیں ہو سکتا۔

۶۔ کذاب بھی معتقدا نہیں ہو سکتا۔

بنابریں آئندہ کے لئے احمد رضا خاں کی اتباع کا قلادہ اتار کر پھینکنے کا عزم کر و اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستگی اختیار کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو جاؤ۔

اب میں چند اقتباس اور بھی نقل کرتا ہوں کہ جن سے مولوی احمد رضا خاں بریلوی

کی حقیقت بالکل واضح ہو جائے گی اور رضاخانی فلاں کو بھی پتہ چل جائے گا کہ کس طرح صحیح عبارت کو غلط عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

احمد رضا خاں مجرم ناکارہ ہے

اعلیٰحضرت بریلوی کا نعتیہ کلام ملاحظہ فرمایئے۔

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا ❊ تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر

(حدائق بخشش ج ا صـ۲۷ مطبع مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی)

بریلویوں کا احمد رضا بدکار ہے

بریلویوں کے اعلیٰحضرت ایک جگہ پر اپنے پیروکاروں کو بدکرداری بدچری اور معاصی کے ارتکاب پر فخر کی یوں تلقین فرماتے ہیں:-

جو کار رضا خوش ہو بد کام بھلے ہوں گے

وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا!

(حدائق بخشش ج ا صـ۱۸ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی)

اس شعر میں بریلویوں کے نام نہاد مجدد احمد رضا خاں نے کچھ باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور بعض باتیں وضاحتاً بیان کی ہیں۔

عـ۱ مولوی احمد رضا خاں نے اپنی ذات کے بارے میں اعتراف کیا ہے کہ میں رضا بدکام ہوں ہے۔

عـ۲ دوسری بات جو قابل تعجب اور مضحکہ خیز ہونے کے ساتھ ساتھ احکام اسلامیہ کے صراحتہً خلاف ہے وہ یہ ہے اعلیٰحضرت بریلوی اپنی بدکاری اور

سیاہ کاری پر بھی خوش ہیں۔ میں طوالت کے خوف سے اس امر پر مزید گفتگو نہیں کرتا۔ صرف اتنا بتلائے دیتا ہوں کہ گناہوں پر خوش ہونا مسلمان کا شیوہ نہیں۔

۳۔ تیسری بات جو پہلے مصرعہ کے آخر میں اپنی بدکاری اور بدکرداری کا بھی وثوق رکھتے تھے۔

۴۔ اس پورے شعر سے احمد رضا نے اپنی رضاخانی امت کو ایک ماٹو دیا ہے اور وہ یہ کہ شب و روز گناہ کرو اور پھر توقع یہ رکھو کہ ہم سب جو سب سے خوب تر کے تحت ہیں تو گویا احمد رضا خاں نے اس شعر سے برائی کو رواج دینے اور عام کرنے کی تلقین کی ہے جس کو قرآن کریم نے منافقوں کی عادت بیان کی ہے۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ : پارہ ۱۰۔ رکوع ۱۴۔ سورۂ توبہ

ترجمہ: منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک دوسرے کو برائی کرنے اور نیکی سے روکنے کی تبلیغ کرتے ہیں۔

بدی کو احمد رضا خاں سے شرم

تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے ❊ میں وہ کہ بدی کو عار آقا

(حدائق بخشش ج ا ص ۱۲ مولوی احمد رضا خاں بریلوی)

اس شعر میں بتلا رہے ہیں کہ میں اتنا برا ہوں کہ برائی بھی مجھے دیکھ کر شرم کے مارے اپنے چہرے پر نقاب ڈال کر کہتی ہے کہ اے احمد رضا خاں آپ کو دیکھ کر اب مجھے اپنے وجود ہی سے شرم محسوس ہونے لگی ہے۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ آپ کی موجودگی میں میری تو ضرورت ہی نہ تھی۔

احمد رضا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا نہ مصطفیٰؐ کے در کا

نہ گھر کا رکھا نہ اس در کا ہائے ناکامی ٭ ہماری بے بسی پر بھی نہ کچھ خیال کیا

(حدائق بخشش ج ۱ صفحہ ۱۹)

احمد رضا نکما تیرا

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی ٭ اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا

(حدائق بخشش ج ۱ ص ۳)

احمد رضا خوار، گناہ گار

خوار و بیمار خطاوار گناہ گار ہوں میں ٭ (حدائق بخشش ج ۱ ص ۲)

رضاخانیوں کے احمد رضا بدچور مجرم

بد سہی چور سہی مجرم ناکارہ سہی ٭ (حدائق بخشش ج ۱ ص ۵)

ان مذکورہ اقوال میں مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنے بارے میں نکما۔ خوار۔ بیمار۔ خطاوار۔ گناہ گار۔ بدچور۔ مجرم۔ ناکارہ نہ گھر کے نہ گھاٹ کے نہ مصطفیٰؐ کے در کے اور سگ وغیرہ ہونے کا اقرار کیا ہے۔ اور ان اقوال سے زیادہ قوی کوئی قول نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ یہ اپنی ذات کے بارے میں خود انکے اپنے ریمارکس ہیں۔ اور اپنی ذات کے بارے ہر آدمی کو بدیہی علم ہوتا ہے اور دوسرے کے بارے میں ظنی اور تخمینی۔

ان یقینی اور بدیہی اقوال سے ثابت ہوا کہ مولوی احمد رضا خاں کو ایک عام آدمی بھی بمشکل مانا جا سکتا ہے۔ چہ جائیکہ وہ ایک فرقہ کا مقتدا و امام و مجدد کہلائے۔ مگر تعجب تو اس قوم و بھولی بھالی بھیڑوں پر ہے کہ جنہوں نے انگریز کی معنوی اولاد کو اپنا مقتدا سمجھا ہوا ہے۔

اب میں رضا خانی ملاں دیوبندی مذہب کے مؤلف سے پوچھتا ہوں کہ پھر بھی اہلسنت و جماعت علمائے دیوبند کی کسی عبارت کو غلط عنوان پہناؤ گے؟

نہ تم ہم پر ستم کرتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کو وزارت کا شوق

کانی سلطان نعت گویاں ہے رضا!
انشاء اللہ میں وزیر اعظم ؛ (حدائق بخشش ج ۲ ص ۱۰۶)
(مطبوعہ کتب خانہ اہلسنت جامع مسجد ریاست پٹیالہ)

اعلیٰحضرت بریلوی کو اکثر وزارت کا شوق رہتا تھا۔ کہ کسی طرح انگریزی عملداری میں کوئی اچھا عہدہ مل جائے تو اس قسم کے خیالات احمد رضا پر اس قدر غالب رہتے تھے کہ اپنے آقا انگریز سرکار کو خوش کرنے کی خاطر سپرد کئے گئے تکفیری مشن میں اپنے آپ کو کامیاب پایا لیکن افسوس پھر بھی اعلیٰحضرت بریلوی کو اپنے کام کی اجرت میں وزارت کا عہدہ نہ مل سکا۔

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا بچپن کا تقویٰ:

رضا خانی مذہب کے نام نہاد مجدد کے بارے میں بعض رضا خانی یہ لکھتے ہیں کہ:۔

آپ کا بچپن ہر طرح کی آلودگیوں سے مبرا تھا ابھی ۵/۶ سال کی عمر تھی کہ ایک لمبا کرتہ زیب تن کئے گھر سے باہر تشریف لائے۔ وہاں سے چند بازاری عورتوں کا گزر ہوا آپ نے انہیں دیکھ کر کرتے کے دامن سے منہ چھپا لیا۔ ان میں سے ایک عورت نے طنز کے طور پر کہا واہ صاحبزادے منہ چھپا لیا اور ستر کھول دیا۔ آپ نے برجستہ فرمایا:

"نفز بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے"

(الشاہ احمد رضا صد ۲۶ مطبوعہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال)

اس واقعہ سے احمد رضا خاں بریلوی کی حماقت کا ثبوت ملتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ رضا خانیوں کے مجدد صاحب کی نظر اور ستر ۶/۵ سال کی عمر میں ہی بہکنے لگ گئی تھی اس جیسے واقعات کو دیکھ کر خود رضا خانی آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ احمد رضا خاں انسان تھا یا جن :

انہیں کا بیان ہے کہ اس قسم کے واقعات مولوی صاحب کو بار ہا پیش آئے تو ایک روز تنہائی میں حضور (احمد رضا) سے کہنے لگے کہ صاحبزادے سچ سچ بتا دو میں کسی سے کہوں گا نہیں کہ تم انسان ہو یا جن : (حیات احمد رضا خاں ج ۱ صد ۲۴ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ)

ایک اور مقام پر اعلیحضرت بریلوی کا اپنا مقولہ نقل کرتے ہیں کہ احمد رضا خود فرمایا کرتے ہیں کہ میرے استاذ کہ جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا مجھے سبق پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دو مرتبہ میں کتاب دیکھ کر کتاب بند کر دیتا جب سنتے تو حرف بحرف لفظ بلفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے احمد میاں یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جن۔

(حیات احمد رضا ج ۱ صد ۳۲ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ)

اس پر مزید شواہد و قرائن پیش کئے بغیر اصل مقصد کی طرف چلتے ہیں یعنی احمد رضا خاں بریلوی سے یہ غیر اسلامی حرکات کیوں صادر ہوا کرتی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ احمد رضا خاں ہمیشہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا رہتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کا دماغی توازن برقرار نہیں رہتا تھا۔ مرض کے شدید حملہ کی وجہ سے بسا اوقات

وہ اس قسم کی باتیں کرجایا کرتے تھے اور اعلیٰحضرت بریلوی کا علیٰ السبیل الاستمرار والدوام مریض ہونا خود رضاخانیوں کو تسلیم ہونے کے علاوہ احمد رضاخان نے خود بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت بریلوی کے سوانح نگار جلد اول کے آخر میں احمد رضا بریلوی کے کچھ خطوط نقل کئے ہیں جو ۱۳۳۸ ہجری سے ۱۳۳۹ ہجری کے درمیانی وقفہ میں انہیں کے ہاتھ سے لکھے ہوئے موجود ہیں جن میں آپ نے بار بار اپنے مریض ہونے کی صراحت فرمائی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مولوی احمد رضا پر ایک اور شدید مرض کا بھی حملہ رہتا تھا کہ جہاں کہیں کسی خوبصورت عورت پر نظر پڑجاتی تو وہیں تڑپ جایا کرتے تھے کیونکہ احمد رضا کی نظر بچپن ہی سے ابھی پانچ چھ سال کی عمر میں بہکنے لگ گئی تھی اور یہ حقیقت ہے کہ جس کی نظر بچپن سے ہی بہکنے لگ جائے وہ بڑا ہوکر بھی کئی قسم کے کرشمے دکھلاتا رہتا ہے۔ اور بچپن کی بگڑی ہوئی عادات کی وجہ سے انسان کئی قسم کی قبیح حرکات کر بیٹھتا ہے جیسا کہ اعلیٰحضرت بریلوی کا بچپن ملاحظہ کرلیا۔

مولوی احمد رضا خان بریلوی کی جوانی کا تقویٰ

اعلیٰحضرت بریلوی فرماتے ہیں کہ:۔

میں نے خود دیکھا گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی ماں اسکی ضعیفہ تھی اس کا دودھ اس وقت تک نہ چھڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی پچھاڑ دیتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی۔

(ملفوظات احمد رضا ج ۳ ص ۲۸)

قارئین محترم! جو نگاہیں بچپن میں ہی غیر محرم عورتوں نے بھتی رہی ہوں وہ جوانی

میں ۱۸ یا ۲۰ سال کی لڑکی کو اور اس کی ماں کے سینہ کو کیسے دیکھتی ہوں گی؟

خصوصاً اس وقت جبکہ وہ بچپن ہی میں ستر کی مزاج شناس اور مرزا غلام قادر جیسے جان چھڑکنے والے استاذ کی عنایات سے بھی بہرہ یاب ہوں۔

رسالت کا پھر آغاز ہو گا؟

آتے رہے انبیا کما قیل لہم — والخاتم حقکم کو خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام — آخر میں ہوئی مہر کہ اکملت لکم

(حدائق بخشش ج ا ص ۱۱۶ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی)

ختم نبوت کے یہ معنی کہ صرف تشریعی نبوت ختم ہے کہ اب کوئی نئی کتاب نہ اترے اور کوئی نئی شریعت نہ آئے۔ یہ مرزائی عقیدہ ہے اہل اسلام اسے نزول کتاب سے خاص نہیں کرتے بلکہ ہر اعتبار سے نبوت آپ پر ختم سمجھتے ہیں۔ مگر مولوی احمد رضا خاں بریلوی مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر بیگ کے تلمیذ خاص ہیں اس لیے مرزائی عقیدہ کو سچا سمجھتے ہیں کیونکہ جو استاذ نے پڑھایا اسی پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض سمجھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تابع شریعت محمدی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور رسالت کا آغاز پھر سے ہوا ہے۔ اعلحضرت بریلوی کے نزدیک شیخ عبد القادر جیلانی کی وفات کے بعد رسالت کا آغاز نئے سرے سے ہو گا اور تابع ہونے کی شرط بھی اس میں ملحوظ ہو گی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

انجام دے آغاز رسالت باشد
اینک گو ہم تابع عبد القادر

(حدائق بخشش ج ۲ ص ۷۲)

احمد رضا بریلوی کا ختم نبوت سے انکار

انجام دے آغاز رسالت باشد

ایک گوہم تابع عبدالقادر

(حدائق بخشش ج ۲ ص ۲۷ مدینہ پبلشنگ کراچی)

مسلمانوں کا اجتماعی عقیدہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ حضرت مسیح علیہ السلام بے شک نزول فرمائیں گے۔ مگر وہ حضورؐ سے پہلے کے نبی ہیں۔ حضورؐ کے بعد پیدا نہ ہوں گے۔ حضورؐ کے بعد کوئی نبی نئی شریعت والا ہو تابع شریعت محمدی ہرگز نہ آئیگا۔ نبوت کا دروازہ ہمیشہ تک کے لیے بند ہے۔ کبھی کسی کو نبوت نہ ملے گی۔ مگر احمد رضا خاں بریلوی کہتے ہیں کہ حضورؐ کے بعد نبوت صرف سنہ ۵۶۱ھ تک بند ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی وفات کے بعد رسالت کا پھر آغاز ہوگا۔ اور جو رسول آئے گا وہ پہلے مقامات ولایت میں شیخ عبدالقادر جیلانی کا تابع ہوگا۔ یعنی قادری ہوگا۔ اس تفصیل کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعتبار سے رسالت کا دروازہ بند کیا اور ایک اعتبار سے کھولا۔ سنہ ۵۶۱ھ کے بعد اس امت میں قادری سلسلے سے کسی شخص کو نبوت ملے گی۔ اس لحاظ سے حضورؐ نبوت کا دروازہ کھولنے والے بھی تھے۔

فتح باب نبوت پہ بے حد درود

ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش ج ۲ ص ۲۸ مدینہ پبلشنگ کراچی)

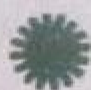
مذہب بریلوی کے بانی اپنے نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ اب بھی کھلا ہے جب دروازہ کھلا ہے تو مطلب واضح ہے۔ کہ اس دروازے سے اور بھی نبی آسکتے ہیں۔

یہاں فتح بمعنٰی مفتوح یا فاتح کے ہیں کیونکہ مصدر معنٰی میں فاعل یا مفعول کے ہوتے ہیں اگر معنٰی میں مفتوح کے ہیں تو پھر اس شعر کا مطلب یہ ہوگا کہ نبوت کے کھلے ہوئے دروازے پر بے حد درود۔ اور اگر فتح بمعنٰی فاعل یعنی فاتح کے ہیں۔ تو پھر یہ معنٰی ہوں گے کہ نبوت کے دروازے کھولنے والے پر بے حد درود تو اس وقت مراد یہ ہو گی کہ حضورؐ کے بعد نبوت کے دروازے سے داخل ہونیوالا ہو اس پر بے حد درود۔ پہلے شعر کے پیش نظر یہاں تاویل بھی نہیں چل سکتی کہ فتح باب نبوت سے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کی نبوت مراد ہے۔ اب دیکھئے قادری سلسلے میں وہ کون تھے جو اپنے بعد کے بیٹھے اعلیٰحضرت بنیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ نبوت کے نئے امیدوار کون تھے؟ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ احمد رضا خاں نے جو دروازہ اپنے لئے کھولا اس میں دفعتہً مرزا غلام احمد قادیانی داخل ہو گئے۔ اعلیٰحضرت بریلوی کے لئے اب کوئی گنجائش نہیں رہی۔ اور آپکے پیرکار مجبور ہوئے کہ آپ کو صرف مجدد ہی قرار دیں لاہوری مرزائیوں نے بھی مناسب سمجھا کہ وہ مرزا غلام احمد کو بھی صرف مجدد کے درجہ تک رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰحضرت بریلوی مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروؤں کی جو اپنے آپکو احمدی کہتے تھے بہت رعایت فرماتے تھے اور ان کی مسجدوں کو مسجد تسلیم کرتے تھے۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں :۔

زاہد مسجد احمدی پر درود ⁂ دولت جیش عسرہ پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش ج ۲ ص ۴۲ مدینہ پبلشنگ ۔ کراچی)

یہ پہلے شعر کا مؤید ہے کہ فتح باب نبوت سے آپ کی مراد اجرائے نبوت ہے۔
اسی لیے آپ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اجرائے نبوت کا عملی نمونہ بنے ہیں میں ان کی قائم کردہ مسجد میں بیٹھ کر عبادت کرنے والے زاہد پہ درود بھیجتا ہوں اور لشکر عشق کے جو سردار تھے ان پر لاکھوں سلام ہوں۔ بریلوی امت جواب دے کہ تم اہلسنت والجماعت کے علماء دیوبند پر الزام لگاتے ہو کہ یہ حضورؐ کی ختم نبوت کے قائل نہیں تو بریلوی ملاؤں کا احمد رضا کے بارے میں کیا خیال ہے۔ یہاں تو نبوتؐ کے دروازے کھولے جا رہے ہیں اور جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان کی مسجد کے زاہد پر بھی درود بھیجا جا رہا ہے۔ منکر ختم نبوت آپ ہوئے یا ہم ؟



حنفی سنیو خبردار ہوشیار
ایمان کے ڈاکوؤں سے

مولوی احمد رضا خاں بریلوی رافضی تھا!

- احمد رضا خاں رافضی تھا۔ تقیہ کا لبادہ اوڑھ کر اہلسنت میں داخل ہوا۔
- مولوی احمد رضا خاں بریلوی شیعہ تھا، سنی محض تقیہ تھا۔
- احمد رضا کا شجرہ نسب ملاحظہ فرمائیں۔

احمد رضا بن نقی علی بن رضا علی بن کاظم علی الخ

نقی رضا اور کاظم شیعوں کے امام ہیں۔ بھائی حسن رضا اور محمد رضا بیٹے حامد رضا اور حسین رضا پیر آل رسول۔

موازنہ

رضاخانی نظریات	رافضی نظریات
۱۔ نبی انسان نہیں نور ہیں۔	۱۔ نبی اور ائمہ نور ہیں۔
۲۔ انبیاء اور اولیا مختار کُل ہیں۔	۲۔ انبیاءؑ اور اولیاء و ائمہ مختار کل ہیں۔
۳۔ حضورؐ حاضر و ناظر ہیں۔	۳۔ حضورؐ و ائمہ حاضر و ناظر ہیں۔
۴۔ غیر اللہ سے استمداد جائز ہے۔	۴۔ غیر اللہ سے استمداد جائز ہے۔
۵۔ غیر اللہ کو مافوق الاسباب پکارنا جائز ہے۔	۵۔ غیر اللہ کو مافوق الاسباب پکارنا جائز ہے۔
۶۔ نذر غیر اللہ جائز ہے۔	۶۔ نذر غیر اللہ جائز ہے۔
۷۔ ولیوں سے استمداد۔	۷۔ ائمہ سے استمداد
۸۔ حضرت عائشہؓ اور صحابہ کرام کی توہین۔	۸۔ حضرت عائشہؓ اور صحابہ کرام کی توہین۔
۹۔ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا۔	۹۔ قیام میں درود پڑھنا۔
۱۰۔ عظمت صحابہؓ کم کرنے لئے احمد رضا کو رضی اللہ کہنا اور لکھنا۔	۱۰۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پر تبرا کرنا۔
۱۱۔ یارسول اللہ۔ یا علیؓ۔ یا غوث کا نعرہ لگانا۔	۱۱۔ یارسول اللہ۔ یا علی۔ یا حسین کا نعرہ لگانا۔
۱۲۔ عظمتِ انبیاء کم کرنے کے لئے احمد رضا بریلوی کو حضرت عیسیٰؑ وغیرہ سے بہتر سمجھنا۔	۱۲۔ عظمت انبیاءؑ کم کرنے کے لئے ائمہ کو علیہ السلام کہنا اور لکھنا نیز معصوم سمجھنا۔

۱۳- علماء اہلسنت کی تکفیر۔	۱۳- علماء اہلسنت کی تکفیر
۱۴- نبی عالم الغیب اور عالم ماکان وما یکون ہیں۔	۱۴- نبی اور ائمہ عالم الغیب اور عالم ماکان وما یکون ہیں۔
۱۵- بریلوی باہر والوں سے بغض رکھتے ہیں یعنی ائمہ حرمین شریفین۔	۱۵- رافضی اندر والوں سے بغض رکھتے ہیں یعنی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما۔
۱۶- بدعات سے عشق	۱۶- بدعات سے عشق۔
۱۷- سالانہ جلوس گیارھویں و میلاد۔	۱۷- سالانہ جلوس محرم الحرام۔
۱۸- قبر پرستی	۱۸- ذوالجناح پرستی۔
۱۹- پنجتن پاک اور اولیاء مشکل کشا ہیں	۱۹- پنجتن پاک و ائمہ مشکل کشا ہیں۔
۲۰- گیارھویں کرنا ثواب ہے۔	۲۰- کونڈے کرنا ثواب ہے۔
۲۱- صلوٰۃ وسلام بر احمد رضا بریلوی	۲۱- صلوٰۃ وسلام بر ائمہ
۲۲- احمد رضا بریلوی معصوم عن الخطا	۲۲- ائمہ معصوم عن الخطا

حضرات

مولوی احمد رضا خاں بریلوی عیار اور شاطر رافضی تھا۔ نام کام نظریات اور طریق واردات یکساں ہیں۔ شیعہ حب اہلبیت کے نام پر اہلسنت کی تکفیر کرتے ہیں۔ بریلی کا رافضی حب رسول کے نام پر اہلسنت کی تکفیر کرتا ہے۔





رضاخانی

خرافات



رضاخانی محمد یار گڑھی والے کی خرافات

احد نال احمد رلا کیوں نہ ڈیکھاں
حبیب خدا کوں خدا کیوں نہ ڈیکھاں
ایں صورت دے اوہلے اوہ بے صورت آیا
محمد دی صورت ڈسا کیوں نہ ڈیکھاں

(دیوان محمدی صفحہ ۱۳)

نوٹ :- مطبوعہ اشعار کے اختتام پر لکھا ہوا ہے :-

صورت رحمان ہے تصویر میرے پیر کی
علم القرآن ہے تقریر میرے پیر کی
کیا کہوں کس سے کہوں کہنے کی حاجت ہی نہیں
کھلتی ہے تصویر سے توقیر میرے پیر کی
دیکھتے ہی مٹ گیا نقشِ خودی دل سے مرے
راجم شیطان ہے تصویر میرے پیر کی
کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر
ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی

(دیوان محمدی صفحہ ۱۳۴ تا صفحہ ۱۳۵)

گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغا باز نہیں

(دیوانِ محمدی صفحہ ۱۹)

السلام اے قبلہ حاجاتِ ما　　السلام اے کعبہ طاعاتِ ما

(دیوانِ محمدی ص۲۶)

اے فخرِ ہر نبی و ولی یا علی مدد　　علام ہر خفی و جلی یا علی مدد
ہر مشکل کشا کہ حل نہ شود از تو حل شود　　حلال مشکلاتِ کلی یا علی مدد

(دیوانِ محمدی ص۱۳۱)

کھلے جلوے ہیں اس در پر فقط اللہ اکبر کے　　ہمیں سجدے روا ہیں خواجہ اجمیر کے در کے

(دیوانِ محمدی ص۱۳۶)

خدا کی پاک صورت کو محمد میر کہتے ہیں　　محمد بے کدورت کو خدا پیر کہتے ہیں

(دیوانِ محمدی ص۱۳۱)

احمد احد میں فرق نہیں اے محمد　　عشاق یار رکھتے ہیں ایماں نئے نئے

(دیوانِ محمدی ص۱۵۲)

کہوں کیا عشق میں یارو کہ کیا معلوم ہوتا ہے　　بہر صورت بہر صورت خدا معلوم ہوتا ہے
خدا کہتے ہیں جس کو مصطفیٰ معلوم ہوتا ہے　　جسے کہتے ہیں بندہ خود خدا معلوم ہوتا ہے

(دیوانِ محمدی ص۱۴۵)

محمد مصطفیٰ محشر میں ظاہر بن کے نکلیں گے
اٹھا کر میم کا پردہ ہویدا بن کے نکلیں گے
حقیقت جن کی شکل تھی تماشہ بن کے نکلیں گے
جسے کہتے ہیں بندہ قل ھو اللہ بن کے نکلیں گے
بجاتے تھے محمد انی عبداللہ کی بنسری جو ہر دم
فلک کے عرش پر انی انا اللہ بن کے نکلیں گے

(دیوانِ محمدی ص۱۱۹)

فریدِ پاک محشر میں مسیحا بن کے نکلیں گے
مریضانِ محبت کا مداوا بن کے نکلیں گے
بجا کر عشق کا ڈنکا سرِ محشر باذنِ اللہ
سرِ عشاق پر بے شک شہنشاہ بن کے نکلیں گے
حقیقت اک معمہ ہے جو ہرگز کھل نہیں سکتا
حقیقی حسن سے شرحِ معما بن کے نکلیں گے
عبودیت کی شانیں جتنی تھیں ختم کر ڈالیں
الوہیت کے جلووں کا تماشہ بن کے نکلیں گے

(دیوانِ محمدی ص ۱۵۰)

خرام ناز میں آیا تو دیکھا اور پہچانا
محمد مصطفےٰ یعنی خدا مٹھن کی گلیوں میں
خدا کو ہم نے دیکھا ہے سدا مٹھن کی گلیوں میں
خدا بے پردہ تھا مٹھن کی گلیوں میں
فرید پاک کی صورت میں بے صورت کا جلوہ ہے
تو بے رنگی میں آ صورت مٹا مٹھن کی گلیوں میں
احد احمد ہے لیکن میم کے پردہ میں آیا ہے
یہیں کبریا کا پردہ فرد تھا مٹھن کی گلیوں میں
وہی جلوہ جو فاراں پر ہوا احمد کی صورت میں
اسی جلوے کو پھر عریاں کیا مٹھن کی گلیوں میں

(دیوانِ محمدی ص ۱۶۴ تا ۱۶۵)

حقیقت محمد دی پا کوئی نہیں سگدا
ایتھاں چپ دی جا ہے الا کوئی نہیں سگدا
محمد دی صورت ہے صورت خدا دی
میرے دل توں نقشہ مٹا کوئی نہیں سگدا
علی شیر حق پیر مشکل کشا دے
سوا جام کوثر پلا کوئی نہیں سگدا

(دیوان محمدی صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲)

بشرا کھیوں تاں شر تھیسی تلوں دوزخ کوں در تھیسی
اتوں نازل قہر تھیسی

(دیوانِ محمدی صفحہ ۲۰۱)

بشری دیس وٹا کر آیا احد او نا احمد سڈوایا

(دیوانِ محمدی صفحہ ۲۰۳)

محمد محمد پکیندیں گذر گئے احد نال احمد ملیندیں گذر گئی
خدا کوں ڈھوسے محمد دے اوے محمد کوں ڈہدیں ڈکھیندیں گذر گئی

(دیوانِ محمدی صفحہ ۲۱۷)

تیڈے میم دے برقعے پاوڑ توں صدقے احد ہو کے احمد سڈاوڑ توں صدقے

(دیوانِ محمدی صفحہ ۲۱۹)

میں اپڑیں حیاتی تو قربان تھیواں خدا کوں محمد سڈیندیں گذر گئی

(دیوان محمدی صفحہ ۲۱۸ مطبوعہ آستانہ عالیہ دربار محمدیہ گڑھی شریف)

رضاخانی دین پر مختصر تبصرہ

کرے غیر گر بُت کی پُوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

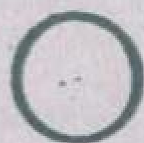
(مولانا الطاف حسین حالیؔ)





رضاخانی

بیت المال



بریلوی بیت المال کھلا ہے

صدقہ و خیرات بھی دے دو — گھر کے اخراجات بھی دے دو
جن سے کفر کی توپ چلائیں — ایسے کچھ آلات بھی دے دو

بریلوی بیت المال کھلا ہے

جلنے کو کچھ بالن دے دو — کھانے کو کچھ سالن دے دو
شرک کی کھیتی خوب پکائے — ایسی ڈھونڈ کے مالن دے دو

بریلوی بیت المال کھلا ہے۔

منہ میں ان کے بوٹی دیدو — بچ جائے جو روٹی دے دو
سردی سے یہ جان بچائیں — کوئی پرانی کوٹی دے دو

بریلوی بیت المال کھلا ہے!

مُلّا کو نذرانے دے دو — مُلّانی کو دانے دے دو
اپنے پیٹ کی آگ بجھائیں — للہ دو دو آنے دے دو

بریلوی بیت المال کھلا ہے

سبزی دے دو دالیں دیدو — قربانی کی کھالیں دے دو
سر پر تیغ قلم کی آئی — جان بچائیں ڈھالیں دے دو

بریلوی بیت المال کھلا ہے



ٹھنڈا میٹھا پانی دے دو — حلوہ اور بریانی دے دو
مُردوں کو یہ غسل کرائیں — تولیہ صابن دانی دے دو

بریلوی بیت المال کھلا ہے

کچھ اخبار رسالے دے دو — کچھ خنجر کچھ بھالے دے دو
چھپے دے دو کالے دیدو — ٹکنے والے لالے دے دو

بریلوی بیت المال کھلا ہے

ختم کے ان کو نان بھی دیدو — مُردے کی بنیان بھی دے دو
کتھا چونا ڈال کے وافر — سانچی والا پان بھی دے دو

بریلوی بیت المال کھلا ہے

تیچڑ مار کہ داڑھی دیدو — ونگ کرا کر ساڑھی دے دو
آنہ آنہ چندہ کر کے — ان کو لے کر گاڑی دے دو

بریلوی بیت المال کھلا ہے

پگڑی دے دو طرہ دیدو — چاقو دے دو چھرا دے دو
جلادی اسلام کو لائیں — نادر خاں کا کوڑہ دے دو

بریلوی بیت المال کھلا ہے

تمت بالخیر

خاکپائے اہلسنت وجماعت علماء دیوبند

سعید احمد قادری

بمقام ہتہ جھیڈو تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

۵ رشوال المکرم ۱۴۰۲ھ

تقریظ بخاری دوراں، امام المحدثین، شیخ المفسرین

جامع المعقولات والمنقولات حضرت علامہ مولانا محمد شریف کشمیری صاحب مدظلہ العالی

سابق استاذ الحدیث دار العلوم دیوبند وحال شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد

بر دو ہیں تاریخی شواہد سے ثابت ہوا ہے کہ اسلام کے چشمہ صافی اور توحید و سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے آب حیات شیریں کو ناپاک و مکدر کرنے والے ملاحدہ و ملاعنہ (خذلہم اللہ تعالیٰ الی یوم القیامہ) کی ایک اخبث الکائنات جماعت یا ہس نہج با متعدد جماعتیں محافظین چشمہ توحید و سنت کے ساتھ برسر پیکار رہیں۔ اور حاملین توحید و سنت کے خلاف اپنی پوری طاقت بروئے کار لاکر عوام الناس کو ان مردان حق سے بدظن کرنے کیلئے من گھڑت الزامات واتہامات کی سعی ناپید میں مشغول رہے۔ لیکن ان کی مساعی شرمندہ تعبیر ہو کر رہ گئیں۔ کیونکہ مقصود کائنات، فخر موجودات۔ سید المرسلین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لاتزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لایضرھم من خذلھم حتی یاتی امر اللہ ۔ (ترمذی شریف ص ۴۲ / ۲ ج)

اور مشکوٰۃ شریف میں مزید الفاظ یہ بھی مروی ہیں۔

لایضرھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک

(مشکوٰۃ ص ۵۸۳ / ۲ ج)

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک گروہ قیامت تک دین حق پر قائم و ثابت قدم رہے گا۔ اور ان کے مقابلے میں جو بھی آواز اٹھے گی اس سے ان علماء حق کے پائے ثبات کو معمولی جنبش بھی نہ ہوگی بلکہ وہ دشمنان اسلام اپنی موت

آپ مر جائیں گے۔

برادرانِ اسلام! ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد جب انگریز کو یقین ہو گیا کہ علماءِ ربانیین کا مقابلہ کرنا نہایت مشکل ہے تو اس نے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو منتشر کرنے کے لیے اپنے روحانی فرزند احمد رضا خاں بریلوی کو آڑے کار بنایا! جس نے اکابرینِ ملتِ اسلامیہ (جن پر فرشتے بھی رشک کرتے تھے) کو اپنی ناپاک زبان سے مختلف الزامات لگا کر بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اور ملتِ اسلامیہ کو علماءِ حقہ سے دور رکھ کے جہالت کے ظلمت کدوں میں لا کھڑا کیا۔

لیکن الحمد للہ ثم الحمد للہ، لکل فرعون موسٰی کے تحت اخبث الکائنات مشرکین کی سرکوبی کے لیے قدرت نے ایسے افراد پیدا کیے جو اپنے علم و فضل تقوٰی و طہارت توحید و سنت کی تلوار سے ان تمام اربابِ زیغ و الحاد کا دجل و تلبیس ظاہر کر کے امتِ مسلمہ کی رہنمائی کرتے رہے۔ اور ان شاء اللہ قیامت تک ان نفوسِ قدسیہ کے جانشین و متبعین حق و باطل کی جنگ میں باطل کی سرکوبی کے لیے سر دھڑ کی بازی لگاتے رہیں گے۔

اسی ضمن میں زیرِ نظر کتاب الموسوم "رضا خانی مذہب" مؤلفہ مولوی سعید احمد قادری معرضِ وجود میں آئی۔ جس میں بطریقِ احسن ذریتِ رضا خانیہ کے گمراہ کن عقائد کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔

حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کے ذریعے طالبانِ راہِ ہدایت کو ہدایت نصیب فرمائے اور اس کتاب کو مؤلف موصوف کی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

محمد شریف کشمیری عفا اللہ عنہ



تقریظ

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف الحافظ استاذ المحدثین، مقدام المفسرین

حضرت مولانا مفتی شمس الدین صاحب ظلہ العالی

سابق مدرس دارالعلوم دیوبند وحال شیخ الحدیث جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد

احقر نے مولانا سعید احمد قادری کی کتاب "رضاخانی مذہب" کے چند اقتباسات سُنے جس سے احقر اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس طرح کی کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے کے لیے اور کفر و شرک اور بدعات کی ظلمت کو مٹانے کے لیے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ اور ساتھ ہی اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کتاب کے مصنف ایک برگزیدہ محقق عالم ہیں۔ لہٰذا مسلمانانِ عالم سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب سے بیش از بیش استفادہ کریں۔

وما علینا الا البلاغ

احقر شمس الدین عفی عنہ



تقریظ

غزالیٔ دوراں، استاذ العلماء، رئیس المفسرین

حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی دامت برکاتہم

رکن مجلس شوریٰ پاکستان - و شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

برادرِ عزیز مولانا سعید احمد قادری کی کتاب "رضاخانی مذہب" دیکھی۔ الحمدللہ کتاب ٹھوس دلائل اور ناقابلِ تردید حوالوں اور دلائل پر مشتمل ہے۔ اس دورِ پُرفتن میں موصوف محترم کی یہ تالیف ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ اور اسلام میں تفرقہ ڈالنے والے فرقہ ضالہ کو پوری حقیقت کے ساتھ دنیا کے سامنے نمایاں کر دیا ہے۔

اسلام کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ بدعات و شرک توحید کے ساتھ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتا۔ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کے لیے شرک اور مشرکانہ عقائد کو سمجھے اور اور وہ فرقے جنہوں نے مشرکانہ عقائد اور رسوم کو دین بنا لیا ہے ان سے اجتناب و پرہیز کرے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے توحید و سنت کی اشاعت فرمائے اور مسلمانوں کو گمراہیوں سے بچائے۔ آمین

محمد مالک کاندھلوی

تقریظ

فخر الاصفیاء، سلطان العارفین، سراج السالکین، پیر طریقت رہبر شریعت

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی لاہور

برادر عزیز مولوی سعید احمد قادری صاحب جیسے باصلاحیت اور ہونہار نوجوان عالم دین نے جس محنت اور خلوص سے یہ مجالا نافعہ مرتب کیا ہے۔ اسے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی اس محنت کے نتیجہ میں لوگوں کو مسلک حقہ اہلسنت وجماعت (حنفی دیوبندی) اور ان کے بالمقابل بدعتی طبقات کو سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ برادران اہلسنت اس مفید و نافع کتاب کی کماحقہٗ قدر کریں گے۔ اور اس کی بکثرت اشاعت کرکے اپنی دینی فریضہ سرانجام دیں گے۔

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر اسے ان کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

احقر عبید اللہ انور



تقریظ

رازی زماں، جامع المعقول والمنقول، استاذ العلماء

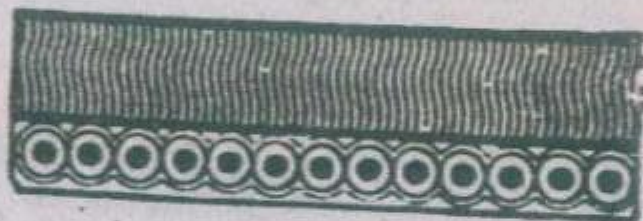
حضرت مولانا محمد موسیٰ خان صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم، حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد
عزیزم مولوی عزیز القدر سعید احمد قادری صاحب اہل بدعت کے خلاف نہایت بہادری و جانفشانی و خلوص سے کام کر رہے ہیں۔
اہل بدعت کے خلاف موصوف لساناً و قلماً و عملاً بڑی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید خلوص و توفیق نصیب فرمائے آمین

موصوف کی کتاب "رضا خانی مذہب" اس سلسلہ کی مفید و مدلل و بہترین کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ مقبول فرما کر مصنف کو ہر قسم کے شرور و آفات سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔

فقیر محمد موسیٰ عفی عنہ
استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور



تقریظ

عالم بے بدل، فقیہ بے مثال

حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم،

امت مسلمہ جس کا اولیں پروگرام وحدت امت کی آبیاری تعمیر و ترقی تھا اس میں گھن لگنا مقدر تھا۔ تو آئمہ مضلین (گمراہ لیڈر) پیدا ہوئے۔

رضاخانی مذہب اس سلسلہ افتراق امت کی بڑی کڑی ہے۔ اس مذہب کے بانی مولوی احمد رضا خاں کی تدلیس اور فریب کاری کا پہلا زینہ ہے کہ اس نے اکابر علماء اہل سنت کی واضح عبارات میں تحریف کر کے انہیں اپنے اختراعی کفری معانی پہنائے۔ زیر نظر کتاب "رضاخانی مذہب" میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ جو شخص دوسروں پر خدا اور رسول کی دشمنی کا گھناؤنا الزام دھرتا ہے۔ خود کس قدر درپردہ خدا تعالیٰ کی توحید و معرفت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منصب رسالت اور شان عصمت کا گستاخ ہے۔ اس نے خدا تعالیٰ جل وعلیٰ شانہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہلبیت کرام خصوصاً ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے بارے کتنی گھٹیا، ایمان سوز، شرم وحیا سے عاری بیباکانہ زبان استعمال کی ہے۔

اہل علم و شرع کے یہ بھی فریضے میں داخل ہے کہ غالی لوگوں کی تحریفات کا پردہ چاک کر کے اسلامی روپ میں ڈھلنے والی شخصیات کی درندوں یا فیوروں کو ان کے اصلی رنگ و روپ میں متعارف کرائیں۔ اس طرح باطل اور حق

ناشناس لوگوں کے اصل حقیقت پر پردہ ڈالنے کیلئے خود ساختہ حیلے اور بہانے باقی نہ رہنے دیں۔

تاکہ عامۃ المسلمین ان کے فاسد خیالات اور غلط عقائد و اعمال کی ریشہ دوانیوں سے امتِ واحدہ میں افتراق و انشقاق کی خبیث شجر کاری سے بچ سکیں۔

یہ اس سلسلہ کی بڑی اہم ضرورت ہے جیسے ہمارے عزیز دوست مولانا سعید احمد قادری دام فیضہ نے بطور فرض کفایہ اہل علم کی طرف سے ادا کر دیا ہے بندہ نے رضا خانی مذہب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اکثر و بیشتر مقامات مولانا موصوف سے سنے ہیں۔ حوالجات بالکل صحیح، استدلال قوی اور تبصرہ بے لاگ اور برمحل ہے۔ عام فہم، صاف و شستہ زبان میں مطالب کو سمجھایا گیا ہے۔

نفع اللہ بھذہ العجالۃ المسلمین و اصلح بھا لتصحیح العقائد والاعمال بالسلم۔ آمین

بندہ محمد عیسیٰ عفی عنہ
مفتی و مدرس نصرت العلوم گوجرانوالہ



تقریظ

فاضل جلیل عالم نبیل جامع المعقول و المنقول

حامی توحید و سنت قاطع شرک و بدعت

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد دین صاحب مدظلہ

صدر مدرس جامعہ فضلیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ط اما بعد

دین اسلام صرف دو امور کی اتباع کا نام ہے - ایک کتاب اللہ اور دوسرا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خلاف کوئی واقعہ وغیرہ ہو تو وہ مردود ہے ان دو امور کی صحیح خدمت کا حق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے فرزندوں اور متعلقین نے کی اس لیئے ان پر کئی مصائب آئے - ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ کام اکابرین علماء دیوبند سے لیا - دار العلوم دیوبند میں ایسے اکابر کا اجتماع جہاں مفسر بھی تھے - محدث بھی تھے - اور فقیہ بھی تھے - اور صوفیاء کاملین تو معقولات کے امام بھی تھے - اور ہر باطل شرک و بدعت کے خلاف مثل تیغ بے نیام تھے - اور انگریز حکومت کے خلاف جو کام ان اکابر نے دیوبند کی سرزمین سے لیا - یہ انہی کا حصہ تھا - ایسی اجتماعیت اس سے پہلے بھی ہوئی ہے - لیکن اس کے بعد ایسی اجتماعیت آج تک دیکھنے میں نہیں آئی -

انگریز نے دو مجدد پیدا کیئے - ایک مرزا غلام احمد قادیانی جس سے ختم نبوت کے خلاف کروا کر کفر کی تقویت کروائی - اور دوسرا مجدد احمد رضا خان بریلوی ہے - جس سے توحید اور سنت کے خلاف اور بدعات کو واقعات کاذبہ اور روایات موضوعہ کے ذریعہ تقویت دلائی اور اکابرین علماء دیوبند کے خلاف کفر کا طوفان اٹھایا اور نہایت اغلظ زبان استعمال کی اور علماء دیوبند کی تکفیر کو

اپنا ذریعہ نجات سمجھتا ہا تو اس سلسلہ میں "رضا خانی مذہب" تالیف مولانا سعید احمد قادری کو میں نے پڑھا۔ انداز بیان بہت شاندار ہے۔ مسائل کو پیارے انداز سے ذکر کیا ہے۔

اور یہ کتاب اپنے موضوع میں بے مثل ہے۔ نیز بریلوی کتب کا حوالہ دیکر رضا خانی امت کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔ بریلویین کے جتنے مسائل ہیں قرآن مجید اور احادیث نبوی کے سراسر خلاف ہیں اس لیے قادری صاحب نے ہر ایک کو ایک ضرب بھی لگا دی ہے۔ دعا ہے کہ عزیز کو خدا تعالیٰ دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا اور موقعہ عطا فرمائے۔ آمین

واللہ اعلم بالصواب

محمد دین

مدرس جامعہ حنفیہ عالی مسجد نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور



تقریظ

مفسرِ قرآن پروفیسر حضرت علامہ نور الحسن خان دامت برکاتہم

شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور

اس پر آشوب و پر فتن دور میں مولوی سعید احمد صاحب قادری جیسے نوجوان علماء کا وجود ہزار غنیمت ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے "رضاخانی مذہب" اس محنت اور کاوش سے ترتیب دیا ہے کہ اس خوبی سے استدلال اور استنتاج سے کام لیا ہے کہ بے ساختہ تحسین و آفرین کے کلمات زبان سے نکلنے لگتے ہیں انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کی ایمانیات اور عقائد صحیحہ ہیں۔ اور عقائد صحیحہ میں عقیدۂ توحید باری سر فہرست ہے۔ بایں معنی کہ اگر عقیدۂ توحید درست نہیں تو دوسرے عقائد لاحاصل اور بے نتیجہ ہیں۔

مولوی سعید احمد صاحب نے احمد رضا خاں صاحب کے عقائد کو ان ہی کی تالیفات سے نقل کر کے واشگاف اور پُر زور استدلال سے اُن کی تردید کی ہے، اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کی عمر دراز کرے اور عقائد صحیحہ و حقہ کی تبلیغ کی انہیں مزید توفیق دے۔

؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

نور الحسن خان

تقریظ

دامت فیضہ

خطیب اسلام عالم بے بدل حضرت مولانا الحاج محمد اجمل خان صاحب

خطیب اعظم لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اور مسلمانوں کی دین و دنیا میں کامیابی نبوت کے لائے ہوئے علم و عمل سے وابستگی میں ہے۔ عہد رسالت کے مسلمانوں کو آج کل کے مسلمانوں سے یہی چیز ممیز کرتی ہے

کہ ان میں اسلام کا شعور اور اس کا علم تھا۔ ان میں اسلام کی ایسی شدید محبت اور لگن تھی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے طریقوں سے سرمو انحراف پسند نہیں کرتے تھے۔ اور وہ اپنی کامیابی و کامرانی سنت نبوی کی اتباع میں سمجھتے تھے۔

عہد حاضر میں بھی اتباع سنت اور اجتناب عن البدعت نہایت ہی ضروری ہے۔ اور اس کی اشاعت تحریر و تقریر کے ذریعے عامۃ المسلمین تک پہنچانا ضروریات دین میں سے ہے۔ اسی جذبہ و ولولہ کے پیش نظر مولانا سعید احمد قادری نے "رضا خانی مذہب" نامی کتاب نہایت جانفشانی اور سعی و کاوش سے مدلل اور مکمل حوالوں سے مرتب کی ہے۔

اس دور پر فتن میں مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کی تشہیر و تبلیغ بہت ضروری ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو شرک و بدعت کے ظلمت کدوں سے نکال کر توحید و سنت کی راہ پر گامزن فرمائے۔

اور مؤلف موصوف کی سعی و کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے۔ اور عامۃ المسلمین کے لیے اسے مفید اور نافع بنائے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد

احقر الانام

محمد احمد غفرلہ ، لاہور

تقریظ

خطیب پاکستان، فاضل جلیل مناظر اہلسنت الحاج حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ قاسمیہ ، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم :

مولانا سعید احمد قادری ایک مستعد توحید پرست عالم دین ہیں۔ انہوں نے رضا خانی مذہب بلکہ کر اہل بدعت کے تابوت میں ایک مضبوط میخ ٹھونک دی ہے نوجوان علماء کا اہل بدعت کے خلاف دینی اور علمی محاذ اس دور میں قائم کرنا بہت بڑا جہاد ہے۔

مولانا موصوف اس سلسلہ میں جو کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں میں انہیں اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ان کی اس تصنیف کی مقبولیت کے لئے بارگاہ خداوندی میں دست بدعا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حقہ کی اشاعت و ترویج کے لیئے جانفشانی سے محنت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

محمد ضیاء القاسمی

خطیب ، فیصل آباد

